اُدم

# شری گیتا گیان امرت

## پانچواں بھاگ

از

بخشی نرسنگداس لوڈپٹی کنٹرولر ڈیفنس اکونٹس ریٹائرڈ

ڈیرہ دون

---

چاہ نہ کاہو کی کرے ۔ رہے پونیت اُداس
سب ارنبھن کو تجے ۔ رہے سویرے پاس

---

تعداد ایکہزار　　　　قیمت ایکروپیہ

کوہِ نُور پرنٹنگ ورکس الہ آباد میں چھپا

---

ملنے کا پتہ :- (۱) ۲۳۲/B بھانا ڈالن والا ۔ ڈیرہ دون
(۲) شری این ۔ ڈی لعل ڈپٹی سی ۔ ڈی ۔ اے ایرفورس ڈیرہ دون
(۳) سناتن دھرم سبھا 3 ایم ٹی لائین ۔ الہ آباد

# بھینٹ

برہم جگیاسوؤں کو

..........................................

داس

## آتم منگل

اہم نروکلپو نراکار رو پو وبھو دیاپی سروتر سرواندریانام
نوا بندھنم نیو مکتر نا بھاتی شن چدانند روپا شو وہم شو دہم

---

میں نراکار نروکلپ آتم سروپ ہوں۔ سرب اندریوں میں اور سب جگہ
دیاپک اور وبھو ہوں۔ میرے اندر بندھن اور مکتی کہیں دکھائی نہیں دیتے۔ میں
چدانند سروپ شو ہوں۔ ہاں میں کلیان سروپ شو ہوں۔

(بھگوان شنکر آچاریہ)

اوم

# شری گیتا گیان امرت

## پانچواں بھاگ

از

بخشی نرسنگ داس لو

ڈیرہ دون

دوہا۔ چاہ نہ کاہو کی کرے۔ رہے پونیت اُداس
سبھ آرنبھن کو تجے۔ رہے سو میرے پاس

تعداد یکہزار

قیمت۔ایک روپیہ

ملنے کا پتہ۔ (۱) 232/B پرانا ڈالن والا دہرہ دون
(۲) شری۔این ڈی۔ گو ڈپٹی۔سی۔ڈی۔اے ایرفورس دہرہ دون
(۳) سناتن دھرم سبھا۔ 3 ایم ٹی لاین الہ آباد ع۱

# بھینٹ

برہم جگیا سوؤں کو..........

داس

# آتم منگل

اہم نروکلپو نراکار روپو وبھو دیاپی سروتر سرواندریانام
نوابندھنم نیومکتر نابھاتی چدانند روپا شوہم شووہم

---

میں نراکار نروکلپ آتم سروپ ہوں۔ سرب اندریوں میں اور سب
جگہ ویاپک اور وبھو ہوں۔ مرے اندر بندھن اور مکتی کہیں دکھائی نہیں
دیتے۔ میں چدانند سروپ شو ہوں۔ ہاں میں کلیان سروپ شو ہوں۔

بھگوان شنکر آچاریہ

## شکریہ

سناتن دھرم سبھا 3 ایم ٹی لائین پریاگ الہ آباد نے ٹائیٹل کے لئے کاغذ اور چھپائی
کی سیوا کی ہے۔

# تمہید

پیارے ناظرین۔گیتا گیان امرت کا پانچواں بھاگ آپ کی سیوا میں پیش کیا جارہا ہے
اس میں ادھیائے گیارہ سے چودہ تک شرح لکھی گئی ہے۔ یہ تمام ادھیائے اپنی جگہ پر بہت
ادتم اپدیش کو لئے ہوئے ہیں۔ دسویں ادھیائے میں جب بھگوان نے ارجن کے سامنے اپنی
مکھ مکھ وبھوتیوں کا ورنن کیا تو ان سب کو سن کر ارجن کو شوق پیدا ہوا کہ بھگوان کے ان سب
روپوں کو کیونکر دیکھا جاوے۔ جب تک نہ دیکھوں اپنی نینی تب تک نہ مانوں گورو کی کہنی
کے مصداق وہ چاہتا تھا کہ میں دیکھوں بھگوان کیونکر یہ سب کچھ ہیں۔ سرو روپ ہیں۔
لہذا اس نے بھگوان سے وشو روپ درشن کی درخواست کر دی۔

۲- بھگوان نے ارجن کو وشو روپ کا درشن کرا دیا۔ لیکن ان چرم چکشوؤں سے نہیں
بلکہ دویہ چکشو دیکر یعنی گیان اور یوگ کی آنکھوں سے اس نے بھگوان کے وراٹ سروپ کو
دیکھا اس کی اچھا پوری ہو گئی لیکن وہ اس درشن کی تاب نہ لاکر گھبرا گیا۔ بھگوان کو اسی سومیہ
مورتی میں دیکھنے کی اچھا کی۔ اس مشاہدہ کی حالت میں اس نے کیا کیا دیکھا۔ یہ سب اس کے
مکھ سے کہلوایا گیا ہے۔ پاٹھک اس پر غور کریں اور ویسا ہی انوبھو پراپت کرنے کا یتن
کریں۔ بھگوان نے اپنے وراٹ سروپ کی مہما بیان کرتے ہوئے کہا۔ کہ یگ دان تپ اور
وید پاٹھ آدی سے اس سروپ کی پراپتی نہیں ہو سکتی۔ بلکہ وہ جو میری اننیہ بھگتی کرتے
ہیں وہ مجھ سے واصل ہوتے ہیں

۳- بھگوت پراپتی صرف اننیہ بھگتی سے ہو سکتی ہے یہ بات سنکر اس نے فوراً پوچھا
مہاراج آپ اس بھگتی کا سروپ بتلائیے۔ آپ نے میرے سامنے اپنے در سروپ ورنن
کئے ہیں۔ ایک نرگن نرا کار اور دوسرا سگن ساکار۔ ان میں سے کسی روپ کی بھگتی
آسان اور سکھ ہے۔ یہاں سے بارہواں ادھیائے شروع ہوتا ہے۔ بھگوان نے
ہی پرکار کے سادھن یہاں بتلائے ہیں۔ انھوں نے کہا۔ تم اپنا چت مجھے دیدو تاکہ تم چیتونا سے رہت ہو جاؤ تم فوراً

مجھے پاوگے اگر ایسا نہیں کر سکتے ابھیاس یوگ کا آشرہ لو۔ آہستہ آہستہ مشق کرنے نے تمہارا من میرے سروپ میں لیں ہو جائیگا۔ اگر ابھیاس بھی نہیں کر سکتے تو میرے ارپن کرم کر نیکی بدھی دھارن کر کے کرم پرائن ہو۔ اسطرح بھی سدھی کو پالیگا۔ اگر تو یہ بھی نہیں کر سکتا تو پھل اچھا رہت کرم کرتا ہوا کرم یوگ کا آشرہ گرہن کر۔ ابھیاس سے گیان سریشٹ ہے۔ گیان سے دھیان سریشٹ ہے۔ دھیان سے کرم پھل تیاگ سریشٹ ہے۔ کیونکہ تیاگ سے فوراً شانتی کی پراپتی ہوگی۔

۴۔ ارجن نے جب اس پرکار بھگتی پورن دیا کھیان شروع کیا تو اس نے جھٹ سے بھگت کے لکشن دریافت کئے جن کو بھگوان نے بہت سندر ڈھنگ سے بتلایا ہے۔ دوسرے ادھیائے کے ستھت پرگیہ کی طرح بھگت کا بھی خوب نقشہ کھینچا ہے۔ شائقین اسے غور سے پڑھکر آنندت ہوں اسکے بعد تیرھواں ادھیائے شروع ہوتا ہے جس میں بھگوان نے پھر آتما اور اناتما کا بھید جتلایا ہے۔ یہاں انھوں نے کھیتر اور کھیتر گیہ نام استعمال کئے ہیں۔ کھیتر میں کیا کیا اشیا شامل ہیں۔ ان کو مفصل بیان کیا گیا ہے تاکہ جگیاسوؤں کو غلط فہمی نہ ہو اور وہ کھیتر کھیتر گیہ کا وویک آسانی سے کر سکیں۔ اسکے ساتھ ہی گیان کے لکشن بہت وضاحت سے تبلائے ہیں اور جو گیان کے عین برعکس یا الٹ ہے وہ اگیان ہے۔ ایسا کہا گیا ہے۔ یہ باب خاص طور پر غور طلب ہے۔

۵۔ تیرھویں ادھیائے پر وچار کرنے سے جس گیان اور وویک کی پراپتی ہوتی ہے اسی کی درڑھتا کے ارتھ پرکرتی کے تین گنوں اور ان کے کاموں کا ورنن چودھویں ادھیائے میں ہوا ہے اور ثابت کیا گیا ہے کہ پرکرتی کے گن ہی گنوں میں برت رہے ہیں اور پرش اکرتا ابھوگتا درشٹا بھرتا انومنتا ہے۔ یا دوسرے شبدوں میں ایک ہی آتم ستا اپنے آپ میں دائم قائم ہے اور کوئی کاریہ سرشٹی یا رچنا آدی نہیں ہوا نہ ہو رہا ہے۔ اور وہ جو اننیہ یوگ سے اس آتم ستا میں جو من بانی سے پرے ہے رمن کرتے ہیں جنکی برتی برہم آکار ہو گئی ہے۔ وہی ان گنوں کو پار کر کے بھگوت سروپ کو پراپت ہوتے ہیں یعنی اُن کو ہی آتما کا ساکشات کار ہوتا ہے۔

۶۔ اس کے بعد بھگوان ارجن سے کیا کہیں گے۔ اس کا ورنن اگلی جلد میں کیا جاویگا۔ ناظرین انتظار فرمادیں۔ اوم

سیوک

نرشنگداس کو۔ $5\frac{11}{62}$

# گیتا گیان امرت (پانچواں بھاگ)

## گیارھواں ادھیائے

دوہا۔ موا اوپر کینی دیا۔ ادھیاتم پر گتائی
وچن تمہارے سنت ہی۔ موہ تو گیو نسائی (1 - 11)

---

بھاوارتھ۔ ہے بھگون۔ آپ نے میرے اوپر دیا کرکے جو ادھیاتم کے وشے میں اُپدیش دیا ہے۔ اسے سنکر میرا اگیان نشٹ ہو گیا ہے۔

(شرح) ارجن نے مانگ کی۔ بھگون۔ وہ کون کون سی آپ کی ایسی وبھوتیاں ہیں جنکا دھیان یا چنتن کیا جا سکتا ہے۔ آپ وستار پوروک بتانے کی کرپا کریں۔ بھگوان نے فوراً چراچر میں وشیش گن سمپن وستوؤں کی گنتی شروع کردی اور کافی تفصیل میں جاکر یہ ذہن نشیں کرانے کی کوشش کی کہ یہ سب کچھ میں ہی ہوں۔ میرے سوائے کچھ بھی موجود نہیں۔ چھوٹا بھی میں ہوں اور بڑا بھی میں ہوں۔ عاقل بھی میں ہوں اور جاہل بھی میں ہوں۔ نیک بھی میں ہوں اور بد بھی میں ہوں۔ جاندار بھی میں ہوں اور بے جان بھی میں ہوں۔ چیتن بھی میں ہوں اور جڑ بھی میں ہوں۔ چر اور اچر۔ ستھاور اور جنگم سب میں ہوں۔ اس لئے اے ارجن۔ تو مجھے ہر شے میں دیکھ۔ سبھی نام اور سبھی روپ میرے ہیں۔ اس دھارنا سے تو میرا بھجن کر۔ تو مجھے نمسکار کر۔ مجھ میں من والا ہو جس سے تو میرے سروپ میں ایکتو کو حاصل کر سکے۔

بھگوان کا یہ اُپدیش سنکر ارجن بڑا پرسن ہے۔ اس کی چشم باطن اب کھل رہی ہیں۔ جس سے وہ آنند کی جھلک اور ایک خاص بشاشت محسوس کر رہا ہے۔ جس سے اس کا شوق کا گھوڑا اور بھی تیز ہو رہا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ اس وقت بھگوان مجھ پر دیالو ہیں جو مانگوں

مجھے پالوگے اگر ایسا نہیں کرسکتے ابھیاس یوگ کا آشرہ لو۔ آہستہ آہستہ مشق کرنے نے تمہارا من میرے سروپ میں لیں ہو جائیگا۔ اگر ابھیاس بھی نہیں کرسکتے تو میرے ارپن کرم کرنیکی بُدھی دھارن کرکے کرم پراین ہو۔ اسطرح بھی سدھی کو پالیگا۔ اگر تو یہ بھی نہیں کرسکتا تو پھل اچھا رہت کرم کرتا ہوا کرم یوگ کا آشرہ گرہن کر۔ ابھیاس سے گیان سریشٹ ہے۔ گیان سے دھیان سریشٹ ہے۔ دھیان سے کرم پھل تیاگ سریشٹ ہے۔ کیونکہ تیاگ سے فوراً شانتی کی پراپتی ہوگی۔

۴۔ ارجن نے جب اس پرکار بھگتی یورن دیا کھیان شرون کیا تو اس نے جھٹ سے بھگت کے لکشن دریافت کئے جن کو بھگوان نے بہت سُندر ڈھنگ سے بتلایا ہے۔ دوسرے ادھیائے کے ستھت پرگیہ کی طرح بھگت کا بھی خوب نقشہ کھینچا ہے۔ شائقین اسے غور سے پڑھکر آنندت ہوں اسکے بعد تیرھواں ادھیائے شروع ہوتا ہے جس میں بھگوان نے پھر آتما اور اناتما کا بھید جتلایا ہے۔ یہاں انھوں نے کھیتر اور کھیترگیہ نام استعمال کئے ہیں۔ کھیتر میں کیا کیا اشیا سامل ہیں۔ ان کو مفصل بیان کیا گیا ہے تاکہ جگیاسوؤں کو غلط فہمی نہ ہو اور وہ کھیتر کھیترگیہ کا دویک آسانی سے کرسکیں۔ اسکے ساتھ ہی گیان کے لکشن بہت وضاحت سے تبلائے ہیں اور جو گیان کے عین برعکس یا الٹ ہے وہ آگیان ہے۔ ایسا کہا گیا ہے۔ یہ باب خاص طور پر غور طلب ہے۔

۵۔ ترھویں ادھیائے پر وچار کرنے سے جس گیان اور وویک کی پراپتی ہوتی ہے اسی کی درڑھتا کے ارتھ پرکرتی کے تین گنوں اور ان کے کاموں کا ووچن چودھویں ادھیائے میں ہوا ہے اور ثابت کیا گیا ہے کہ پرکرتی کے گن ہی گنوں میں برت رہے ہیں اور پرش اکرتا ابھوگتا درشٹا بھرتا انومنتا ہے۔ یا دوسرے شبدوں میں ایک ہی آتم ستا اپنے آپ میں دائم قائم ہے اور کوئی کاریہ سرشٹی یا رچنا آدی نہیں ہوا نہ ہو رہا ہے۔ اور وہ جو اننیہ یوگ سے اس آتم ستا میں جو من بانی سے پرے ہے رمن کرتے ہیں جنکی برتی برہم آکار ہوگئی ہے۔ وہی ان گنوں کو پار کرکے بھگوت سروپ کو پراپت ہوتے ہیں یعنی اُن کو ہی آتما کا ساکشات کار ہوتا ہے۔

۶۔ اس کے بعد بھگوان ارجن سے کیا کہیں گے۔ اس کا ورنن اگلی جلد میں کیا جاویگا۔ ناظرین انتظار فرمادیں۔ اوم

سیوک

نرشنگداس کو۔ 5 11/62

# گیتا گیان امرت (پانچواں بھاگ)

## گیارھواں ادھیائے

دوہا۔ موہ او پر کرپا کی دیا۔ ادھیاتم پر گتائی
وچن تمہارے سنت ہی۔ موہ تو گیو نسائی (1 -11)

---

بھاوارتھ۔ ہے بھگون۔ آپ نے میرے اوپر دیا کر کے جو ادھیاتم کے وشے میں اُپدیش دیا ہے۔ اسے سنکر میرا گیان نشٹ ہو گیا ہے۔

(شرح) ارجن نے مانگ کی۔ بھگون۔ وہ کون کون سی آپ کی ایسی وبھوتیاں ہیں جنکا دھیان یا چنتن کیا جا سکتا ہے۔ آپ وستار پوروک بتانے کی کرپا کریں۔ بھگوان نے فوراً چراچر میں وشیش گن سمپن وستوؤں کی گنتی شروع کر دی اور کافی تفصیل میں جا کر یہ ذہن نشیں کرانے کی کوشش کی کہ یہ سب کچھ میں ہی ہوں۔ میرے سوائے کچھ بھی موجود نہیں۔ چھوٹا بھی میں ہوں اور بڑا بھی میں ہوں۔ عاقل بھی میں ہوں اور جاہل بھی میں ہوں۔ نیک بھی میں ہوں اور بد بھی میں ہوں۔ جاندار بھی میں ہوں اور بے جان بھی میں ہوں۔ چیتن بھی میں ہوں اور جڑ بھی میں ہوں۔ چر اور اچر۔ ستھاور اور جنگم سب میں ہوں۔ اس لئے اے ارجن۔ تو مجھے ہر شے میں دیکھ۔ سبھی نام اور سبھی روپ میرے ہیں۔ اس دھارنا سے تو میرا بھجن کر۔ تو مجھے نمسکار کر۔ مجھ میں من والا ہو جس سے تو میرے سروپ میں ایکتو کو حاصل کر سکے۔

بھگوان کا یہ اُپدیش سُنکر ارجن بڑا پرسن ہے۔ اس کی چشم باطن اب کھل رہی ہیں۔ جس سے وہ آنند کی جھلک اور ایک خاص بشاشت محسوس کر رہا ہے۔ جس سے اس کا شوق کا گھوڑا اور بھی تیز ہو رہا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ اس وقت بھگوان کچھ پر دیالو ہیں جو مانگوں

ہو جائے گا۔ اس لئے وہ بھگوان سے پرارتھنا کرنیوالا ہے کہ آپ کیونکہ یہ سب کچھ ہیں۔ سچ مانتے ہوئے بھی میری بُدھی اس کو گرہن نہیں کرتی۔ اس میں شک نہیں کہ آپ نے میرے حال پر بہت رحم فرمایا ہے۔ اور مجھے آتما کے وشے میں گوڑھ رہسیہ بتلایا ہے۔ جس کو سنکر میرا اگیان دور ہو گیا معلوم ہوتا ہے۔ پھر بھی میری یقین کی پختگی کیلئے مجھے اس کا پرتیکش انوبھو پردان کریں میں آپ کا داس اور شاگرد ہوں۔ آپ کی شرن آیا ہوں ؎

کہا پھر یہ ارجن نے اے محترم ۔۔۔ کیا آپ نے مجھ پہ لطف و کرم
بتایا خفی ادھیاتم کا راز... ۔۔۔ گیا موہ آنکھیں ہوئیں دل کی باز

---

دوہا۔ جیوؤں کی اُتپت سُنی اور پر لے کی ریت
کہی جو تم بستار سوں۔ آتم کی شبھ نیت (۱۱ - 2)

---

بھاوارتھ۔ ہے کمل نین۔ بھوتوں کی اُتپتی اور پر لے آپ سے وستار سہت سنے ہیں۔ اور آپ کا اوناشی پربھاؤ بھی سنا ہے

---

دوہا۔ ایوں ہی جیوں کہت ہو ہر جی اپنے بھیو
دیکھوں چاہت ہوں ابھی روپ تہارو دیو (۱۱ - 3)

---

بھاوارتھ۔ آپ اپنے کو جیسا کہتے ہو۔ اے پرمیشور ٹھیک ایسا ہی ہے۔ پرنتو آپ کے گیان ایشوریہ شکتی بل ویریہ اور تیج والے روپ کو پرتیکش دیکھنا چاہتا ہوں۔

---

دوہا۔ دیکھن یوگ میرے جو۔ جانت ہو جدو رائے
انباشی نج روپ تم۔ دیکھو موہے بتائے (۱۱ - 4)

---

بھاوارتھ۔ اے پربھو۔ اگر میں آپ کے روپ کو دیکھنے کے قابل ہوں تو مجھے

اپنے اوناشی سروپ کا درشن کرا دیجئے۔

(شرح) اے بھگون۔ آپ نے مجھے اپنا ست سروپ بتلایا۔ جیووں کی اُتپتی اور پرلے کا پرکار بھی دکھلایا۔ آپ نے اپنی پرا اور اپرا پرکرتیوں کا حال بھی سنایا۔ اور آپ نے مایا کو آشرہ کرکے اپنا پرگٹ ہونا بھی بیان فرمایا۔ میں نے یہ بھی بھلی پرکار جان لیا کہ جب کبھی دھرم کی ہانی اور ادھرم کی وردھی ہوتی ہے تب آپ دشٹوں کے ناش کے لئے اور سادھو جنوں کے کلیان کے ارتھ یگ یگ میں اوتار دھارن کرتے ہیں۔ آپ جو کچھ بھی کہہ چکے ہیں اور جو اب کہہ رہے ہیں۔ میں اسے سب سچ مانتا ہوں۔ لیکن پھر بھی میں آپ کے ایشوریہ۔ گیان۔ شکتی اور تیج کو پرتیکش روپ سے انوبھو کرنا چاہتا ہوں۔ ہے پربھو اگرچہ یہ میرا بال ہٹھ ہی ہے۔ لیکن آپ کے لئے تو کوئی بڑی بات نہیں۔ میں نے آپ کے جن گنوں کو سنا ہے اور جس سروپ کا نقشہ میرے دل و دماغ میں کھنچا ہے اس کو ویسا ہی دیکھنے کیلئے اُتسک ہوں جب تک میں آپ کے سروپ کو دیکھ نہ لوں گا مجھے شانتی نہیں ہوگی۔ اس لئے میں پرارتھی ہوں کہ اگر آپ کا اوناشی ست سروپ دیکھنے کی شکتی مجھ میں ہے تو مجھے ضرور آپ اپنے نج سروپ کا درشن کرائیے۔

جس طرح سے گیتا کا اُپدیش ایک ادھیائے سے دوسرے ادھیائے میں آگے بڑھ رہا ہے۔ غور کرنے سے معلوم ہوگا۔ کہ جگیا سو کو قدم بقدم اونچا اُٹھایا جا رہا ہے۔ جس طرح ودیارتھی کو ہر سال ایک جماعت کا کورس پورا کرنے پر اگلی کلاس میں ترقی ملتی ہے اور جوں جوں اس کے گیان میں وردھی ہوتی ہے توں توں ہی وگیان اور اس کے بھید جاننے کے قابل ہوتا ہے اور پھر پرتیکش انوبھو کرکے نئی سے نئی معلومات پر حاوی ہوتا ہے۔ یہی حال برہم گیان کی پاٹھ شالہ میں جگیاسو کا ہے۔ اس پاٹھ شالہ میں جہاں بھگوان شری کرشن تو سوئم گورو آچاریہ ہیں اور ارجن ودیارتھی ہے جونہی ارجن پاٹھ شالہ میں داخل ہوتا ہے۔ سے پڑھائی اچھی نہیں لگتی اور وہ بھاگ جانا چاہتا ہے۔ جس طرح پہلے روز سکول میں

جاکر بچے فوراً ہی گھر لوٹ آنا چاہتے ہیں یا سکول میں رونے لگ جاتے ہیں۔ ارجن نے بھی تو رونے کا ساہی عمل دکھایا ہے۔ لیکن آچاریہ بہت نپُن اور تت پر ہیں۔ اس لئے انھوں نے فوراً ارجن کو پیار اور دلاسے سے بھاگ جانے سے روک لیا اور پہلی جماعت کا سبق دیا جس کے دو مول سدھانت تھے۔ آتما امر ہے اور شریر ناشوان ہے۔ ہم سب آتما ہیں۔ شریر نہیں۔ اس کے بعد دوسرا اُپدیش دیکر کام کرنے کا ڈھنگ بتلایا وہ گویا پہلے اُپدیش کا ہی عملی روپ ہے۔ اگر پہلا سبق ٹھیک طرح یاد ہو گیا ہو تو کام سوبھاوک ہونے چاہئیں۔ ان میں کرتا پن کا ابھمان نہیں ہونا چاہیئے۔ جب سوبھاوک کاموں کا سبق پکا ہو گیا تو پھر انہی سوبھاوک یا نشکام کرموں کا وبھاگ کرکے دکھلایا۔ کرم۔ وکرم اور اکرم۔ جو کام محض اپنے فرض کی مجبوری سے کیا جاوے وہ کرم ہے۔ اسی کام کو اگر دل لگا کر کیا جاوے تو وکرم ہے اور کرم پھل اچھا رہت اور کرم بُدھی نہ رکھ کر سوبھاؤ سے ہی کیا جاوے تو وہی اکرم ہے۔ اس طرح یہ تیسری جماعت کا تیسرا اُپدیش تھا۔ اس کے بعد چوتھی جماعت میں یہ اُپدیش دیا گیا کہ کرم اور گیان دو نو ایک دوسرے کی پورتی کرنے والے ہیں۔ کرم یوگ اور گیان یوگ یعنی پہلا اور دوسرا اُپدیش آپس میں متضاد نہیں ہیں۔ بلکہ ایک ہی منزل پر لے جانے والے ہیں۔ اس لئے مُدھیمان پنڈت ان کو دو نہیں بلکہ ایک ہی مانتے ہیں۔ اس شنک کو دور کرنے کے بعد اب ان تمام سادھنوں کا اُپدیش شروع ہوتا ہے جن کی پورتی سے وکرم اور اکرم دشا کی پراپتی ہوتی ہے۔ انہی کے انتر گت دھیان یوگ۔ گیان وگیان یوگ۔ اکشر برہم یوگ۔ راج گوہیہ یوگ اور وبھوتی یوگ کا ذکر ہوا ہے۔ اب کوئی سادھک پورے تعین کے بغیر سادھن میں تت پر تا سے نہیں لگ جاتا جب تک اُسے سدگورو سادھیہ اوستھا (سدھی) کا کچھ نہ کچھ انوبھو نہیں کرا دیتے۔ یہی پرتھم انوبھو سادھک کی سادھنا میں سہائیک اور رکھشک ہوتا ہے اور اس کی نراشا کو آشا میں تبدیل کرتا رہتا ہے۔ پہلے جو گورو ایکانت میں اُپدیش دیا کرتے تھے اس کا ایک مطلب یہ بھی تھا کہ وہ جگیا سو کو کچھ نہ کچھ پرتھم انوبھو اپنی یوگ

تسلکتی سے کرادیتے تھے جس سے اس کے یقین کی پختگی ہوتی تھی۔ بس یہی حال ارجن کا ہے
اب وہ اسی پرتھم الوبھو کیلئے یاچنا کر رہا ہے اور بھگوان سے یوں کہہ رہا ہے ؎

کنول نین میں نے سنا آپ سے — کہ اجسام کس طرح پیدا ہوئے
جو پیدا ہوئے ہونگے کیوں کر فنا — تمھیں کو ہے عظمت تمھیں کو بقا
کیا آپ نے حال جو کچھ بیاں — وہی سچ ہے پرمیسور بے گماں
ہے پروشوتم اب اشتیاق اسقدر — کہ دیدار حق دیکھ لوں اک نظر
پربھو آپ کا ہو اگر یہ خیال — کہ درشن کی ہے مجھ کو تاب مجال
تو یوگ ایشور لطف فرمائیے — مجھے لافنا روپ دکھلائیے

---

دوہا۔ ارجن اب تو دیکھ لے۔ شت سہسر مو رُوپ
بہت بھانت ہیں دِویہ جو۔ نانا ورن انوپ ( ۱۱ - 5 )

---

بھاوارتھ۔ اے پارتھ۔ اب تو میرے سیکڑوں تتھا ہزاروں نانا پرکار کے اور نانا ورن اور آکرتیوں والے الولک روپوں کو دیکھ۔

(شرح) ارجن کی پرارتھنا سویکار ہوگئی۔ بھگوان نے فوراً کہا۔ اچھا اگر تجھے ہمارا شدھ سروپ دیکھنے کی اسقدر چاہ ہے تو ہم کو کب انکار ہے۔ تو پھر تیار ہوجا۔ میرے دویہ الولک روپ سیکڑوں نہیں ہزاروں کی تعداد میں دیکھ۔ انیک پرکار کے یہ روپ ہیں۔ ان کی آکرتیاں بھی بھنّ بھنّ ہیں۔ مگر تو ساودھان ہو کر دیکھ۔ یہ بھگوان پرتگیا کے روپ میں ارجن کو کہہ رہے ہیں۔ انھوں نے کہا ؎

کہ ارجن نظر دیکھ میرے سروپ — مرے سیکڑوں اور ہزاروں ہیں روپ
مری پاک ہستی کے نیرنگ دیکھ — نئے روپ دیکھ اور نئے ڈھنگ دیکھ

---

دوہا۔ دیو رُدر آدتیہ وسو۔ اشون مروت موماہیں
اور اچرج روپ جے۔ پہلے دیکھت ناہیں

(۱۱-6)

بھاوارتھ۔ اے بھارت۔ میرے آدتیوں کو۔ وسوؤں اور رُدروں کو۔ اشونی کماروں اور مروت گنوں کو دیکھ۔ تتھا اور بھی بہت سے پہلے نہ دیکھے ہوئے آشچریہ مے روپوں کو دیکھ۔

دوہا۔ ایک ٹھور مو دیہہ میں چر اچر رہے سمائے
دیکھن چاہت جو کچھ سب کچھ دیوں بتائے (۱۱ 7)

بھاوارتھ۔ اے ارجن۔ اب میرے شریر میں ایک جگہ قائم چراچر جگت کو دیکھ۔ تتھا اور بھی جو کچھ دیکھنا چاہتا ہے۔ سو دیکھ۔

دوہا۔ ان نینن نہیں دیکھے ہے۔ دیوں دویہ درگ تو ہے
ایشوریہ یوگ سنجکت تو۔ جان سے دیکھے مو ہے (۱۱-8)

بھاوارتھ۔ پرنتو ان نیتروں سے تو بے شک مجھے نہیں دیکھ سکتا۔ اسی سے میں تجھے دویہ چکشو (چشم باطن) دیتا ہوں۔ تاکہ تو میرے ایشوریہ اور یوگ شکتی کو دیکھ سکے۔

(شرح) بھگوان ارجن سے کہہ رہے تھے۔ میں تمھیں اپنے سیکڑوں اور ہزاروں نئے نئے اور دویہ روپ دکھاتا ہوں۔ ان روپوں کے انترگت وہ کہہ رہے ہیں۔ آدتی کے بارہ پتروں (آدتیوں) کو آٹھ وسوؤں اور گیارہ رودروں کو تتھا دونوں اشونی کماروں کو اور اُنچاس مروت گنوں (وایو) کو دیکھ۔ اور بہت سے ایسے روپ بھی ہیں جو تو نے

پہلے نہیں دیکھے ان کو بھی دیکھ۔ ستھول سوکشم ستھاور جنگم سارا سنسار میرے شریر کے ایک کونے میں ٹھہرا ہوا دیکھ۔ اس کے علاوہ اب جو بھی تیری ابھلاشا ہے۔ اس کو بھی اسی میرے شریر کے اندر دیکھ۔ لیکن اے میرے پریمی بھیا۔ میں جانتا ہوں کہ تو میرے روپوں کو اپنی مادی آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتا۔ میں نراکار نرو کار اور اننت ہوں ان کو دیکھنے والی آنکھ بھی نراکار نرو کار اور اننت ہونی چاہئے۔ یہ چرم چکشو ساکار وکاروان اور سانت (انت والے) ہیں۔ اس واسطے ان میں مجھے دیکھنے کی سمرتھ نہیں۔ لہذا میں تمھیں تھوڑے عرصہ کیلئے چشم باطن (دویہ چکشو) عطا کرتا ہوں تاکہ تو ان کی وساطت سے میرے یوگ اور ایشوریہ بل اور ویریہ آدی کو اچھی پرکار دیکھ سکے۔

بھگوان کے اوپر کہے ہوئے وچنوں سے یہ صاف طور پر ظاہر ہو جاتا ہے کہ ارجن نے وشو روپ درشن اپنی مادی آنکھوں سے نہیں کیا۔ اور یہ آنکھیں اس درشن کے قابل نہیں ہیں اور جن آنکھوں سے وہ درشن ہو سکتا ہے ان کو "دویہ چکشو" کہا گیا ہے۔ چکشو تو محض اس لئے کہ دیکھنے کا کام آنکھ کرتی ہے اور درشن دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ جس بھی ذریعہ دیکھا جائیگا وہ چکشو کہلائیگا اور پھر ان چکشوؤں کو دویہ یا الوکک کہا ہے۔ یعنی غیر معمولی آنکھیں۔ ادھیاتمک بولی میں فارسی والے ان کو چشم باطن لکھتے ہیں۔ کوئی انہی چشم باطن کو ہی شوجی کا تیسرا اینتر کہتے ہیں۔ بہر حال یہ ماننا ہوگا کہ ارجن نے وشو روپ درشن ان آنکھوں سے نہیں کیا اور بھگوان نے اس کو ایک نیا آلہ عطا کیا جس کو "دویہ چکشو" کہا گیا ہے۔

نرندر سوامی وویکانند بننے سے پہلے جب پرم ہنس رام کرشن دیو کے پاس پدھارے اور ان سے ایشور کے سمبندھ میں پرشن کیا اور پوچھا کیا آپ مجھے بھی درشن کرا سکتے ہیں جس پر ان کو ادھکاری جان کر پرم ہنس نے نرندر کے سر پر ہاتھ رکھا اور انکی

اسی جگہ سمادھی لگ گئی۔ جس بھگوت درشن کے لئے انھوں نے سوال کیا تھا۔ اسی وقت ان کو وہ دکھلا دیا گیا۔ جس سے نرندر کی کایا پلٹ گئی۔ اس کا نتیجہ اڈول ہو گیا اور سمادھی سے اُٹھ کر ہی وہ ہر سمے اسی اوستھا کے لئے لالائیت رہتا تھا۔ اسی طرح مہاتما منگت رام جی نے کسی جگیاسو کو جنگل میں نراشا کی اوستھا میں پایا۔ وہ مارتھ میں ناکامیوں کی وجہ سے خودکشی پر تلا ہوا تھا۔ انھوں نے اُسے دھیرج دیا تو اس نے بھی اسی طرح درشن کی ضد کی تو اُسے بھی اُنھوں نے تھوڑے عرصہ کے لئے وہ اوستھا پردان کر دی تھی۔

بس یہی پرم ہنس کا نرندر کو اور مہاتما منگت رام جی کا اپنے شیشہ کو سمادھی اوستھا پردان کرنا ہی دیو چکشو دیتا ہے۔ اسی طرح بھگوان شری کرشن نے اپنے پیارے متر اور شیشہ کو ایکاگرتا کی وہ اُدتم اوستھا پراپت کر دی۔ جس کو سمادھی کہتے ہیں۔ دھیان یوگ کی سمادھی جس میں منش اپنے ستھول شریر سے بے خبر ہوتا ہے لیکن انتر میں پورا جاگرت ہوتا ہے اور جس طرح پرش سوپن اوستھا میں اپنا سوپن شریر بنا کر سوپن کے سنسار کا انوبھو پراپت کرتا ہے۔ اسی طرح سمادھی اوستھا میں بھی یوگی لوک لوکانتروں کا گیان پراپت کرتا ہے اور بھگوان جو ہر جیو کے پردے میں نواس کرتے ہیں۔ ان شری نواس بھگوان شری کرشن نے ارجن کو اسی کے اندر بیٹھکر وشو روپ کی فلم دکھانی شروع کر دی اور ارجن نے اُسے جی بھر کر دیکھا کیا۔ جس کا ورنن اب تو آگے ہونیوالا ہے بھگوان کے وچن ایک بار پھر سن لیں۔ انھوں نے کہا ؎

| | |
|---|---|
| دسو رُدر آدتیہ کی صورتیں | دو اشون بھی مارت کی بھی مورتیں |
| تو بھارت کے فرزند سب دیکھ لے | جو دیکھا نہیں تو نے اب دیکھ لے |
| جو کچھ چاہے تو دیکھ تن میں مرے | جہاں سب ہے ارجن بدن میں مرے |

یہیں سارا عالم نمودار دیکھ — تو ساکن بھی دیکھ اور سیار دیکھ
مری دید گر تجھ کو منظور ہے — تری آنکھ کا کب یہ مقدور ہے
میں دیتا ہوں تجھ کو خدائی بصر — مرے اس شہی یوگ پر کر نظر

دوہا۔ جو یوگیشور کرشن جی۔ بچن کہے یا تائیں
پرم ایشور سروپ جو۔ سو دینو پرگٹائی (۱۱-۹)

بھاوارتھ۔ سنجے بولا۔ ہے راجن۔ مہایوگیشور اور سب پاپوں کے ناش کرنیوالے شری ہری نے اس پرکار کہکر اپنا پرم ایشوریہ یکت سروپ ارجن کو دکھلایا۔

دوہا۔ بہو آنن لوچن بہت۔ دیکھے اچرج ہوت
بھوکھت نانا بھوکھن شستر انیکوں دوت (۱۱-۱۰)
دویہ ہار دویہ بستر۔ دویہ سگندھ لگائے
اگن روپ مکھ ہے تتے۔ شوبھت نانا بھائے (۱۱-۱۱)

بھاوارتھ۔ اس انیک مکھ اور نیتروں والے۔ انیک ادبھت درشنوں والے۔ دویہ زیوروں سے مزین ایک شستروں کو دھارن کئے ہوئے۔ دویہ مالا دویہ وستر اور دویہ سگندھی سہت۔ اشچریہ مئے۔ سیمارہت۔ وراٹ سروپ پرم دیو پرمیشور کو ارجن نے دیکھا۔

دوہا۔ سہنسر روی آکاش میں پور رہو سو جوت
دیپتا پربھو کی لکھے تا نہ سمتا ہوت (۱۱-۱۲)

بھاوارتھ۔ ہے ارجن۔ آکاش میں اگر ہزار سوریہ ایک ساتھ اُدے ہوں اور اُن سے جتنا بھی پرکاش ہو وہ بھی اس وشوروپ پرماتما کے اس پرکاش کی برابری نہیں کر سکتا۔

دوہا۔ بھن بھید جے جگت میں۔ دیکھے سب اک ٹھور

دیو دیو کی دیہہ میں۔ ارجن دیکھے اور (11 - 13)

بھاوارتھ۔ ایسے اشچریہ یکت روپ کو دیکھ کر ارجن نے انیک پرکا سے بھید یکت جگت کو اس دیووں کے دیو شری کرشن بھگوان کے شریر میں ایک جگہ قائم دیکھا۔

دوہا۔ تاکو تب اشچرج بھیو۔ روم ہرکھ سے کے دائے

دیو کو پرنام کرے۔ بولیو چت کے چائے (11 - 14)

بھاوارتھ۔ اس کے بعد وہ اشچریہ سے یکت ہوئے ارجن کے خوشی کے مارے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ وہ شردھا بھگتی سہت اس وشو روپ پرماتما کو پرنام کر کے ہاتھ جوڑ یوں گویا ہوا۔

(شرح) جب بھگوان ارجن سے وشو روپ دکھا نیکی پرتگیا کر چکے اور اس کے ساتھ ہی ارجن کو دویہ چکشو بھی دیدی تو اس کے بعد کا حال سنجے مہاراج دھرت راشٹر کو سناتے ہوئے کہتے ہیں۔ اے راجہ۔ جونہی بھگوان نے یہ وچن کہے۔ انھوں نے اپنا نج سروپ جو بل ویریہ شکتی اور ایشوریہ یکتا ہے ارجن کا دکھلانا آرنبھ کر دیا۔ میں سروپ کا زیادہ ورنن تو نہیں کر سکتا۔ لیکن پھر بھی جہاں تک بانی کی گمتا ہے۔ میں کہنے کا یتن کر رہا ہوں۔ ہے ارجن۔ اس سروپ میں مجھے انیک مکھ۔ انیک آنکھیں۔ انیک روپ ادبھت زیوروں سے سجا ہوا اور انیک پرکار کے شستروں اور استروں کو ہاتھوں میں اُٹھائے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں۔ دویہ پھول اور منی مالائیں ان کے گلے میں ہیں اور دویہ وستر ان کے شریر پر ہیں اور سارا دگرہ گویا دویہ سگندھی یکت پدارتھوں سے لپٹا ہوا ہے۔ اس پرم دیو پرمیشور کا وہ وراٹ شریر اس قدر لامحدود۔ آدانت مدھ سے رہت۔ ہیبتناک اور وشمے سے یکت ہے کہ دیکھا نہیں جاسکتا۔ اس کے علاوہ اس وراٹ سروپ سے جو پرکاش کی چھٹا نکل رہی ہے۔

اس کا مقابلہ ہزاروں سورجوں کی روشنی بھی نہیں کر سکتی۔ جس طرح چاند کی روشنی سورج کے سامنے ماند پڑ جاتی ہے۔ اسی طرح سورج دیو کی روشنی اپنے آدسروپ پرم پربھو کے پرکاش کے سامنے اس وقت ماند پڑ رہی ہے۔

ہے راجن۔ پھر اس وراٹ شریر میں ارجن نے اس انیک بھیدوں والے سنسار کو ایک استھان پر قائم دیکھا اور آشچریہ مگن ہو گیا۔ اس کو یہ سب کچھ دیکھ کر بہت حیرت ہوئی اور ہرش یکت ہو کر اُسے روماینچ ہونے لگا۔ اس وراٹ شریر کی مہما کو انو بھو کر کے اپنے آپ کو دین ہین جان کر اس نے وراٹ شریر کو ہاتھ جوڑ کر پرنام کیا اور سر جھکا کر یوں گویا ہوا۔ اس نے کیا کہا۔ یہ آگے دکھایا جاوے گا۔

مہاراج ارجن سے کہہ کر یہ بات ہری یعنی یوگیشور پاک ذات
دکھانے لگے شان عالی کا روپ تو ارجن نے دیکھا خدائی سروپ
انیک اس کی آنکھیں تو چہرے انیک نگاہیں انیک ان میں جلوے انیک
انیک اس کے پرنور زیور سجے خدائی وہ ہتھیار اُبھرے ہوئے
خدائی وہ کنٹھے خدائی لباس خدائی اُبٹنے خدائی وہ باس
وہ لا انتہائی کھڑی روبرو جو رُخ اس کا دیکھو تو رُخ چارسو
فلک پر نکل آئیں سورج ہزار بیک وقت مل کر ہوں سب نوربار
تو دھندلی سی سمجھو تم اس کی مثال مہا آتما کا تھا اتنا جلال
جو ارجن نے دیکھا کہ جلوہ نما ہے سب دیوتاؤں کا وہ دیوتا
اسی کے تنِ پاک میں ہے عیاں گروہوں میں غولوں میں سارا جہاں
تو ارجن کو اس درجہ حیرت ہوئی کہ سہما ذرا اور لگی کپکپی
حضورِ خداوند میں سر جھکا وہ یوں ہاتھ جوڑ کر کہنے لگا

دوہا۔ دیکھت ہوں تو دیہہ میں۔ سب سُر تھر چر سدھ
کمل آسن رکھی ایش پن۔ سرب ناگ سب بردھ ( ۱۱ - 15)

---

بھاوارتھ۔ ہے دیو۔ آپ کے شریر میں سمپورن دیوتاؤں کو سب بھوتوں کے سنگھات کو۔ کمل کے آسن پر براجمان برہما کو تتھا مہادیو شوجی اور سارے رشیوں اور دویہ سرپوں کو دیکھتا ہوں۔

(شرح) ارجن اب تک اسی سمادھی اوستھا میں ہے۔ اور اپنے اشٹ دیو کے ساتھ وارتالاپ کر رہا ہے۔ اس کی سمادھی نر بیج یا نروکلپ نہیں بلکہ بیبج اور ساوکلپ ہے اس لئے ارجن اپنے دھیہ بھگوان شری کرشن کو وشنو روپ میں براجمان دیکھتا ہے۔ اور ان سے وارتالاپ کرتا ہے۔ بھگوان کے وراٹ سروپ کا جو جو انوبھو اس کو ہوا ہے۔ اب وہ اس کا ورنن کر رہا ہے۔ اس نے کہا۔ اے بھگون۔ بڑے اچنبھے کی بات ہے کہ تمام دیوتاؤں کو سنسار کے چراچر تمام بھوت پرانیوں کو۔ اس جگت کے اتپتی کرتا برہما کو جو کمل کے آسن پر براجمان ہیں کیلاش پتی شوجی کو اتھوا تمام رشی منیوں کو اور ناگوں کو میں آپ کے شریر کے انترگت دیکھ رہا ہوں۔ دراصل یہ سارا برہمنڈ ہی اس مہا پربھو پار برھم پرمیشور کا وراٹ شریر ہے۔ اس لئے ارجن کا بھگوان کے شریر کے اندر مندرجہ بالا اشیا کا دیکھنا قدرتی امر ہے۔

ہمارے پیکر میں دیو بھگون یہ دیوتا سب سمائے ہیں
انیک رنگوں میں جیو سارے گروہ بن بن کے آرہے ہیں
کنول کے آسن پر آپ برہما براجمان ہیں تمہارے اندر
رشی یا ناگ آسمانی سب اپنی صورت دکھا رہے ہیں

---

دوہا۔ بہت باہو اُدر بہت۔ بہو دیکھے میں سیس
آدانت ارمدھ نہیں۔ ایسے ہو تم جگدیش ( ۱۱ - 16)

بھاوارتھ۔ اے وشوپتی۔ آپ کو انیک ہاتھ پیٹ مکھ اور نیتروں والا اور انت روپوں والا میں دیکھتا ہوں مجھے آپ کا نہ آد دکھائی دیتا ہے اور نہ انت اور مدھ ہی دیکھتا ہے۔
(شرح) اے بھگوان۔ وشو کے سوامی۔ برہمنڈ نائک۔ آپ کے اس شریر کے انگوں کی کوئی گنتی نہیں ہو سکتی۔ آپ کے ہاتھ۔ پیٹ مکھ اور نیتر انیک (لاتعداد) ہیں آپ کے روپوں کا ہی کوئی ٹھکانا نہیں اور یہ وارٹ سروپ کہاں سے شروع ہوتا ہے کہاں انت ہوتا ہے یا اس کا مدھ بھاگ کون سا ہے۔ یہ بھی جانا نہیں جاتا۔ سہ

انیک بازو انیک چہرے۔ شکم انیک اور انیک آنکھیں
انت روپی تمہارے جلوے دسوں دشاؤں میں چھا رہے ہیں
تمہارا اول ہے اور نہ آخر نہ درمیاں ہے کوئی تمہارا
کہ وشو روپی جہاں کے مالک تمہیں میں عالم سما رہے ہیں

---

دوہا۔ مکٹ سیس کر چکر گدا روپ راس بھگوان
درگن چاؤ چت دت لگے ہو رہو اگن سمان (۱۱ - 17)

---

بھاوارتھ۔ اے وشنو بھگوان۔ میں آپ کے سر پر مکٹ۔ ہاتھوں میں گدا اور چکر لئے ہوئے سب طرف سے نور علیٰ نور تیج سروپ۔ روشن آگ اور سوریہ کے سمان دیکھنے میں کٹھن سب طرف سے اپرمیہ سروپ دیکھتا ہوں۔
(شرح) اب اپنے اشٹ دیو بھگوان وشنو کے سروپ کا ورنن کرتے ہوئے ارجن نے بھگوان کو وشنو نام سے خطاب کر کے کہا کہ میں آپ کو شنکھ چکر گدا اور پدم دھارن کئے ہوئے اور سر پر مکٹ لگائے دیکھ رہا ہوں۔ آپ کا شریر سب طرف سے گویا روشنی کا ایک بہت بڑا مینار ہے۔ آپ تیج کے بھنڈار معلوم ہوتے ہیں۔ خوب روشن اگنی اور سورج کو جس طرح دیکھنا مشکل ہوتا ہے۔ اسی طرح بھگوان آپ کے پرکاش سے آنکھیں چندھیا رہی اور

آپ کا دیکھنا مشکل ہو رہا ہے اور آپ کا سروپ کسی پرمان کی اپیکشا نہیں رکھتا۔ ہے
پربھو آپ کے اس سروپ کو نمسکار ہو ٥
مکٹ ہے پرنور گرز پر نور۔ اس پہ چکر ہے شعلہ افشاں
چمک رہے ہیں دمک رہیں جہاں کو بھی جگمگا رہے ہیں
ہو جس طرح آگ شعلہ افشاں ہو جیسے سورج کا روئے تاباں
وہ اپنی لاانتہا چمک سے جہاں کو خیرہ بنا رہے ہیں

---

دوہا۔ پرم اکشر تم ہی ۔ اور سرب جگت ندھان
انباشی رکھیک دھرم کو۔ میرو ایہہ متی مان (۱۱ - 18)

---

بھاوارتھ۔ ہے بھگون۔ آپ ہی پرم اکشر جاننے یوگیہ گئے پرش ہیں۔ اور آپ سب جگت کے پرم آشرے ہیں۔ تتھا آپ ہی دھرم کے رکھشک اور انباشی سناتن پرش ہیں
(شرح) پچھلے شلوک میں بھگوان کو وشنو کہہ کر ارجن نے خطاب کیا تھا جس سے جہاں یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ ارجن سے یہ وچن سمادھی اوستھا میں ہی کہلوائے جا رہے ہیں۔ وہاں یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانے میں ابھی تک بھگوان کے سری کرشن وگرہ کی اُپاسنا آدی کا رواج نہیں ہوا تھا اور لوگ وشنو شو آدی کا ہی پوجن اور دھیان کرتے تھے ۔
چنانچہ ارجن کو سمادھست ہو کر یکدم بھگون کے سروپ کا ساکشات ہوا۔ پرتیکش روپ میں بھگوان کا درشن کر کے ارجن اپنا انو بھو کہہ رہا ہے۔ اس نے کہا۔ اے بھگوان۔ میرے اشٹ دیو۔ اب میری یہ نشچت متی (بدھی) ہے کہ آپ ہی پرم اکشر وناش سے پرے پار برہم پرماتما ہیں۔ تمام برہمنڈ کے آپ ہی آشرہ اور ادھشٹان ہیں۔ آپ ہی دھرم کی رکشا کرنے والے ہیں۔ اور سناتن آدانت سے رہت انباشی پرش ہیں ٥

تمھیں ہو برتر بھی لافنا بھی۔ تمھیں سزاوارِ علم وعرفاں
تمھیں ہو بے اختتام مخزن۔ وہ جس میں عالم سمارہے ہیں
تمھیں قدیمی پرش ہو بھگون۔ پرش وہ جس کو فنا نہیں ہے
جو لافنا دھرم ہے اسے بھی تمہارے احسان بچا رہے ہیں

---

دوہا۔ آد انت مدھ رہت تم۔ روی ششی تورے نین
تیرے مکھ دیپت اگن ۔ سب ہی کو تپائین (۱۱ - ۱۹)

---

بھاوارتھ۔ ہے پرمیشور۔ میں آپ کو آد انت اور مدھ سے رہت تھا اننت سامرتھ والا اور انیک ہاتھوں والا اور چندر سوریہ روپ نیتروں والا اور روشن اگنی روپ منہ والا۔ تتھا اپنے تیج سے سب جگت کو تپائیمان کرتا ہوا دیکھتا ہوں۔
(شرح) ہے پربھو۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ کا نہ کوئی آد ہے نہ انت ہے اور نہ مدھ بھاگ ہی ہے۔ آپ اننت ہیں اور آپ کی شکتی بھی اننت ہے۔ آپ کے ہاتھ بھی اننت ہیں۔ چاند اور سورج گویا آپ کے دو نیتر ہیں۔ اس سنسار میں جو پرجولت اگنی ہے۔ وہی گویا آپکا مکھ ہے اور آپ کے تیج سے ہی سارا سنسار تپائیاں ہو رہا ہے۔ آپ کے ڈر سے ہی سورج روشن ہے۔ ہوا چلتی ہے۔ بادل برستے ہیں۔ بجلی چمکتی ہے۔ آکاش منڈل میں نکشتر قائم ہیں آپ کے حکم کا کوئی بھید نہیں پا سکتا ۵

نہ ابتدا سے نہ انتہا سے نہ وسط سے واسطہ ہے تم کو
تمہارے لاانتہا ہیں باز۔ جو زور وطاقت دکھا رہے ہیں
تمہاری آنکھیں ہیں چاند سورج تمہارا چہرہ ہون کی اگنی
تمہارے جلوہ میں شعلہ افشاں جو کل جہاں کو تپا رہے ہیں

---

دوہا۔ گگن بھوم میں سرب دشا و یاپی تم ہے ایک
ادبھت روپ سوا گر لکھ۔ لوک ترے بھے بھیت (11 - 20)

بھاوارتھ۔ ہے مہاتمن۔ سورگ اور پرتھوی کے بیچ کا سارا آکاش اور سب دشائیں ایک آپ ہی سے پورن ہو رہی ہیں۔ نیز آپ کا ادبھت اور بھینکر روپ دیکھ کر تینوں لوک بھے بھیت ہو رہے ہیں۔

---

دوہا۔ بیٹھے دیو تم میں سبھی استت کرت بھے مان
رکھ اور سدھ مہاتما۔ نوت جو لتو کو جان (11 - 21)

---

بھاوارتھ۔ ہے گووند سارے کے سارے دیوتاؤں کے جھنڈ آپ میں ہی پرویش کرتے ہیں اور کئی ڈر کر ہاتھ جوڑے ہوئے آپ کے نام اور گنوں کا اُچارن کرتے ہیں۔ رشی مہرشی اور سدھ سوستی واچن کرتے ہوئے اتم ستوتروں سے آپ کی ستتی کرتے ہیں۔

---

دوہا۔ رودر سادھ آدت وسن اشون سُت اور وائی
سدھ یگیہ گندھرب سُر۔ دیکھت اچرج بھائی (11 - 22)

---

بھاوارتھ۔ ہے پرمیشور۔ گیارہ رودر۔ بارہ آدتیہ۔ آٹھ وسو دیوتا۔ سادھ گن۔ وشو دیو۔ اشونی کمار۔ مرت گن۔ پتروں کے جھنڈ۔ نیز گندھرب یکش۔ راکھشس اور سدھوں کے جو یہ جھنڈ ہیں۔ یہ سب آپ کو چشم حیرت سے دیکھتے ہیں۔

---

دوہا۔ روپ بڑو بہو نین مکھ بھجا بہو بہو پاد
بہودر بھیانک داڑھ پیکھت کون سماد (11 - 23)

بھاوارتھ۔ ہے مہاباہو۔ آپ کے بہت مکھ اور نیتروں والے بہت ہاتھ اور

پیروں والے بہت سے پیٹوں اور بہت ہی بھیانک داڑھوں والے وشال اور
مہان روپ کو دیکھ کر سب لوگ میرے سمیت ویاکل ہو رہے ہیں۔

دوہا۔ پائے بھوم آکاش بہر درگ دیرگھ مکھ بھائے
ایسے تم کو دیکھ کے۔ مم دھیرج گیو نسائے (۱۱-24)

بھاوارتھ۔ ہے وشنو بھگوان۔ آکاش کو چھونے والے آپ کے انیک پرکاشمان روپوں
اور پھیلائے ہوئے مُنہ اور نورانی وشال آنکھوں والے آپ کے سروپ کو دیکھ کر ویاکل
من والا میں دھیرج اور شانتی کو نہیں پا رہا ہوں۔

دوہا۔ کال اگنی سم داڑھ تم۔ تاں دیکھے بھے بھیت
دشا بھولی سکھ ہی گیو۔ اب کیجو پربھ پریت (۱۱ 25)

بھاوارتھ۔ ہے بھگون۔ آپ کے وکرال داڑھوں والے۔ پرے کال کی آگ کے
سمان پرجولت مکھوں کو دیکھ میں دشاؤں کو بھی نہیں جانتا ہوں اور سکھ بھی نہیں
محسوس کر رہا ہوں۔ اس لئے ہے دیویش جگن نواس۔ آپ پرسن ہو ویں۔

دوہا۔ پوت سبے دھرت راشٹر کے سب نرپ تن کے سنگ
کرن ورون بھیکھم جتے یودھا ہیں مکھ انگ (۱۱-26)
جلت تمہارے بدن میں سبھی پرت ہیں آئے
کوئی داڑھن دل ملے۔ کیشو رہے لپٹائے (۱۱-27)

بھاوارتھ۔ میں دیکھتا ہوں کہ دھرت راشٹر کے سب پترسہ راجاؤں کے
تمہارے شریر میں پرویش کر رہے ہیں۔ بھیشم درونا چاریہ۔ کرن اور ہمارے

مکھ یودھا سب کے سب جلدی جلدی آپ کے بھیانک داڑھوں والے
مکھ میں پرویش کرتے ہیں اور کئی ایک پسے ہوئے سروں سمیت آپ کے دانتوں
کے بیچ لٹکے ہوئے دیکھتے ہیں۔

---

دوہا۔ جیوں سرتا در کھا رُتی پرت سندھو میں دھائے
تیوں نرپ تمرے بدن میں پرت پرت ہیں آئے (۱۱-28)

---

بھاوارتھ۔ ہے وشو مورتی بھگون۔ جس پرکار ندیوں کے جل پرواہ ویگ
سے سمندر کے مکھ میں دوڑتے جاتے ہیں اسی طرح شور بیر منشوں کے جھنڈ بھی
آپ کے وشال مکھ میں پرویش کر رہے ہیں۔

---

دوہا۔ جیوں پتنگ پردیپ میں۔ لیت آپنو ناس
تیسے نرپ سب پرت ہیں۔ تیر و مکھ کے پاس (۱۱- 29)

---

بھاوارتھ۔ جس طرح پتنگے اپنے ناش کے نمت روشن آگ کے اندر بڑی
تیزی کے ساتھ پرویش کرتے ہیں اسی طرح یہ سب لوگ بھی اپنے ناش کیلئے
ہی آپ کے شری مکھ میں پرویش کر رہے ہیں۔

---

دوہا۔ گرست لوکن کو تم ہی رسنا سوں لپٹائے
کرانت راوری جگت میں دیپ تاپ ہو بھائے (۱۱- 30)

---

بھاوارتھ۔ آپ ان سمپورن لوگوں کو اپنے پرجولت مکھ میں گراس کرکے سب
طرف سے چاٹ رہے ہو۔ ہے وشنو۔ آپ کا اُگر پرکاش سارے جگت کو تیج سے

تیار رہا ہے۔

---

دوہا۔ اُگر روپ تم کون ہو۔ موسو کہئے دیو
جانیو چاہت ہوں تمہیں تو آتم کو بھیو (11-31)

---

بھاوارتھ۔ ہے بھگون کرپا کر کے بتلائیے۔ کہ آپ اُگر (بھیانک) روپ والے یہ کون ہیں۔ ہے دیو سریشٹ آپ کو نمسکار ہو۔ آپ پرسن ہو جئے۔ میں آپکے آد سروپ کو تتو سے جاننا چاہتا ہوں۔ کیونکہ میں آپ کی پرورتی کو نہیں جانتا۔

---

دوہا۔ کال روپ ہوئے میں بڑھیو سب کو مارن ہار
تو بن سب جودھان کو بھکھو جاؤں نردھار (11-32)

---

بھاوارتھ۔ ارجن کے سوال کرنے پر سے پربھو آپ یہ اُگر روپ والے کون ہیں۔ بھگوان اسی سمادھی اوستھا میں ہی ارجن کو جواب دے رہے ہیں۔ انھوں نے کہا اے ارجن۔ میں لوکوں کا ناش کرنیوالا بڑھا ہوا مہا کال ہوں۔ اس سمے ان لوکوں کو نشٹ کرنے کے لئے پرورت ہوا ہوں۔ اس لئے جو تیرے مقابلے میں سینا کے بڑے بڑے جودھا ہیں وہ تیرے بنا بھی ناش کو پراپت ہو جاوینگے۔

---

دوہا۔ تاں تے اُٹھ رن جیت کر لے کیرت اور راج
میں نے راکھے مار نرچی۔ ایہہ سب تیرے کاج (11-33)

---

بھاوارتھ۔ اس لئے اے ارجن۔ اُٹھ اور یدھ کر یش کو پراپت کر۔ شتروں کو جیت اور راج کی سمردھی کو بھوگ۔ یہ سب شورویر پہلے ہی میرے دوارہ مارے جا چکے ہیں۔ تو کیول نمت ماتر ہو جا۔

دوہا۔ بھیشم درونا جیدرتھ۔ آدجو یودھا اور
مجھے تج ارجن یدھ کر۔ ارِین ماریا ٹھور (11 - 34)

بھاوارتھ۔ ان بھیشم درونا چاریہ جیدرتھ۔کرن اور دوسرے یودھا جو میرے دوارہ مارے جاچکے ہیں ان کو تو مار اور بھے مت کر۔ بے شک تو یدھ میں فتح پائے گا۔ اس لئے یدھ کر۔

دوہا۔ بچن سنے سری کرشن کے۔ کپنی ارجن دیہہ
تب پربھ کے پائے لاگ کے۔ بولیو بچن سندیہہ (11 - 35)

بھاوارتھ۔ اس کے بعد سنجے نے دھرت راشٹر کو میدان جنگ کے حالات سناتے ہوئے پھر کہا۔ ہے راجن۔ بھگوان کیشو کے وچن کو سن کر ارجن ہاتھ جوڑ کر کانپتا ہوا ایکھے بھیت ہو کر نمسکار کرتا ہوا گدگد بانی سے پربھو سے یوں گویا ہوا۔

دوہا۔ سب جگت کو یہ یکت ہے تم ہردے انوراگ
سدھ نوت تم کو سدا راکش جات ہے بھاگ (11 - 36)

بھاوارتھ۔ ہے بھگون۔ یہ ٹھیک ہی ہے کہ آپ کے نام اور لیلا کے کیرتن سے جگت آنندت ہوتا ہے اور انوراگ کو پاتا ہے۔ نیز راکھش لوک ڈر کر دشاؤں میں بھاگ جاتے ہیں اور سدھ تمھیں نمسکار کرتے ہیں۔

دوہا۔ کیوں نہ نوے تم کو۔ جو برہما کے کرتار
جگت ایش اکشر اننت۔ تم سب سے ہو پار (11 - 37)

بھاوارتھ۔ ہے مہاتمن۔ آپ برہما کے بھی کرتا ہیں اور سب سے بڑے ہیں۔ آپ کو وہ کیونکر نمسکار نہ کریں۔ کیونکہ ہے اننت۔ دیویش۔ جگن نواس۔ ست است سے پرے اکشر پرش جو سچدانند برہم ہے وہ آپ ہی ہیں۔

دوہا۔ پُرکھ پراتن آد ہو۔ تم ہی جگت ندھان
تم ایہہ جگت بستھار ہو۔ جانت تم ہی گیان (38 - 11)

بھاوارتھ۔ ہے پربھو۔ آپ آدی دیو اور سناتن پرش ہیں۔ آپ اس جگت کے پرم آشرے۔ جاننے والے اور جاننے یوگیہ پرم دھام ہیں۔ ہے اننت۔ یہ سب آپ سے ہی ویاپت ہے۔

دوہا۔ وائی پرجاپتی اگن یم۔ ورن چندر تم روپ
بار سہنسر تم کو کرت۔ نمسکار جو انوپ (11 - 39)

بھاوارتھ۔ ہے ہری۔ آپ وایو یم راج اگنی ورن چندرما اور برہما کے بھی پتا ہیں۔ آپ کو ہزاروں بار نمسکار ہووے۔ بار بار نمسکار نمسکار ہووے آپ کیلئے پھر بھی نمسکار نمسکار ہووے۔

دوہا۔ آگے تے تم کو نوت۔ پاچھے تے جو اننت
سرب دِشن تم کو نوت۔ امرت سروپ بھگونت

بھاوارتھ۔ ہے اننت شکتی والے پربھو۔ آپ کے لئے آگے سے اور پیچھے سے بھی نمسکار ہووے۔ آپ کو سب طرف سے نمسکار ہووے۔ کیونکہ آپ اننت پراکرم والے سارے سنسار کو ویاپت کئے ہوئے ہیں۔ اس لئے آپ سرو روپ ہیں۔

دوہا۔ رتن جان جو میں کہیو سو چھمئے ہے دیو
جانو کہا جو باپرو۔ تم مہما کو بھیو (۱۱ - 41)

بھاوارتھ۔ ہے پرمیشور۔ آپ کے پربھاؤ کو نہ جانتے ہوئے۔ آپ کو سکھا مان کر پریم سے یا پرماد سے ہے کرشن ہے یادو ہے سکھے اس پرکار جو کچھ ہٹھ سے کہا گیا ہے وہ معاف کریں

دوہا۔ بھوجن شین وہار میں۔ کئے انادر بھائی
تے جو چھما سب کیجئے۔ ہے پربھ کیشو رائے (۱۱ - 42)

بھاوارتھ۔ ہنسی کیلئے وہار شیا آسن اور بھوجن آدگ میں جو آپ کا انادر مجھ سے ہوا ہو۔ ہے بھگون آپ اُسے کھشما کردیں۔ کیونکہ آپ اپرمے سروپ، اچنتہ پربھاؤ والے ہیں۔

دوہا۔ پتا جو سنسار کے۔ تم ہی ہو گورو ایس
تم سم کوڈ ناہیں۔ کون کرے تم ایس (۱۱ - 43)

بھاوارتھ۔ ہے وشویشور۔ آپ اس جگت کے پتا اور گورو سے بھی بڑے گورو ہیں۔ پوجنیہ ہیں۔ تینوں لوکوں میں آپ کے سمان کوئی دوسرا نہیں۔ پھر ادھک کہاں سے ہووے۔

دوہا۔ لو ہے ڈنڈوت پرسن ہو۔ چھمو دکھ پربھو موہے
جیوں پت شت گور سکھ ہے رتن رتن کو جو ئے (۱۱ - 44)

بھاوارتھ۔ میں اپنے شریر کو آپ کے چرنوں پر رکھ کر پرنام کرتا ہوا استتی کرتا ہوں۔

آپ پرسن ہو جائیے اور پرارتھنا کرتا ہوں کہ جس طرح پتا پتر کے سکھا سکھا کے پتی پتنی کے ویسے ہی آپ میرے اپرادھ کو سہن کرنے یوگیہ ہیں۔

---

دوہا۔ روپ لیئو یہ رادرو۔ موہے ہرکھ بھے ہوئی
پہلو روپ دکھائیے۔ پربھو پرسن جے ہوئی (11-45)

---

بھاوارتھ۔ ہے بھگون۔ پہلے نہ دیکھے ہوئے آشچریہ مے آپ کے اس روپ کو دیکھکر آنندت ہو رہا ہوں اور من ویاکل بھی ہو رہا ہے۔ اس لئے اے دیو جگن نواس آپ پرسن ہوں اور مجھے وہی روپ دکھائیے۔

---

دوہا۔ مکٹ براجت سیس پر۔ شنکھ چکر تم ہاتھ
ایہہ بدھ موہے دکھائیے۔ پربھو تم جگن ناتھ (11- 46)

---

بھاوارتھ۔ ہے وشنو۔ میں ویسے ہی آپ کو مکٹ دھارن کئے ہوئے گدا اور چکر ہاتھ میں لئے ہوئے دیکھنا چاہتا ہوں۔ اس لئے ہے وشو روپ سہنسر باہو۔ آپ اُسی چتربھج روپ کو دھارن کریں۔

---

دوہا۔ تو ہے دکھایو روپ میں اتی پرسن چت ہوئی
آدانت مو تیج کو۔ دیکھ سکے نہ کوئی (11- 47)

---

بھاوارتھ۔ اس پرکار ارجن کی پرارتھنا سن کر بھگوان یوں بولے۔ ہے ارجن میں نے براہ مہربانی اپنی لوگ شکتی سے اپنا پرم تیج سروپ آدا و رانت رہت وراٹ روپ تجھ کو دکھلایا ہے۔ جو تیرے سوائے دوسرے سے پہلے نہیں دیکھا گیا۔

---

دوہا۔ ویدیگیہ تپ ارکریا۔ بہت کرے ہو دان
ایسے میرے روپ کو۔ نم بن لکھے نہ مان (48 - 11)

---

بھاوارتھ۔ ہے ارجن۔ منش لوک بیں میرے اس وشو روپ کو کوئی وید کے سوادھیائے یگیہ کرم اور تپ یادان آدی کریا سے نہیں دیکھ سکتا۔ جیسے تو نے دیکھ لیا ہے۔

---

دوہا۔ روپ بھیانک دیکھ کے۔ جن تو جیو ڈرائے
اب تو بھے کو ڈار دے۔ میرو روپ ہی چلائے (49 - 11)

---

بھاوارتھ۔ تاکہ میرا ڈراؤنا روپ دیکھ کر تجھ کو دیاکلتا نہ ہووے اور تو موڑھتا کو بھی پراپت نہ ہووے اور بھے سے رہت من والا ہووے اس لئے تو اب میرے پہلے چیتر بھج روپ کو دیکھ۔

---

دوہا۔ ارجن سے ایسے کہیو۔ پہلے وپو پر گٹائے
ساودھان بہو بدھ کیو۔ بھے تے لیو بچائے (50 - 11)

---

بھاوارتھ۔ سنجے نے کہا۔ ہے ارجن۔ واسودیو بھگوان شری کرشن نے ایسا کہکر فوراً ہی اپنے چیتر بھج روپ کو دکھایا اور پھر اس مہاتما کرشن نے سومیہ روپ ہو کر اُس بھے بھیت ارجن کو حوصلہ دیا۔

---

دوہا۔ روپ انوپ جو تم دھریو۔ تا روپ بیں دیکھ
ہمرکرت گئی ہے آپنی۔ ارچت بھیو وسیکھ (51 - 11)

---

بھاوارتھ۔ ارجن نے کہا۔ ہے جناردن۔ آپ کے اس شانت سروپ کو دیکھکر

اب میں شانت چت ہوا ہوں۔ اور اپنے سو بھاؤ کو پراپت ہو گیا ہوں۔

دوہا۔ دیکھیو پرت نہ روپ یہ۔ جو تے دیکھیو میت
تا سروپ کو دیوتا۔ دیکھن چاہت نیت (11-52)

بھاوارتھ۔ بھگوان نے کہا۔ ہے ارجن۔ میرا یہ روپ دیکھنے کو بہت دُرلبھ ہے جس کو تم نے دیکھا ہے۔ کیونکہ دیوتا بھی اس روپ کو دیکھنے کی نت اچھا رکھتے ہیں۔

دوہا۔ دان پن یگیہ تپ کئے۔ مو ہے نہ دیکھے کوئے
بن شرم پارتھ تو ہے۔ نے دیکھیو مو کو جوئے (11-53)

بھاوارتھ۔ ہے ارجن۔ ویدوں کے پاٹھ سے دان یگ اور تپ سے میرے اس روپ کو کوئی دیکھ نہیں سکتا۔ جیسا کہ تو نے بغیر محنت ہی مجھے دیکھ لیا ہے۔

دوہا۔ بھگت اننیہ جو کوئی کرے۔ سو دیکھے یا بھائے
نیکے جانے مو ہے سو۔ مو میں رہے سمائے (11-54)

بھاوارتھ۔ پرنتو اے ارجن۔ اننیہ بھگتی کے ذریعہ میں اس روپ سے پرتیکش دیکھا جا سکتا ہوں۔ تتو سے جانا جا سکتا ہوں اور اننہ بھگت مجھ میں ایکی بھاؤ کو پراپت ہو سکتا ہے۔

دوہا۔ مو ہت کر من کرے مدبھگت سنگ تج اَور
دیر نہ کاہو سے کرے۔ مو میں لئے سو ٹھَور (11-55)

بھاوارتھ۔ ہے ارجن۔ جو پرش میرے ہی لئے یگیہ دان تپ آدی سارے کرم کرتا

ہے بلا شرکت غیرے میرا بھگت ہے آسکتی سے رہت ہے۔ سمپورن پرانیوں میں
جسیے دیر بھاؤ نہیں ہے۔ ایسا اننیہ بھگت مجھ کو پراپت ہوتا ہے۔

---

(شرح) جیسا کہ پہلے کہا جا چکا ہے کہ وشوروپ درشن ستھول شریر کے ذریعہ
اور چرم چکشوؤں سے نہیں ہوا۔ بلکہ سوکشم شریر سے دویہ چکشوؤں کے ذریعہ
بحالت سمادھی ہوا ہے اور جو انوبھو کی باتیں ارجن کی زبان سے کہلوائی گئی
ہیں۔ وہ اپنے آپ سے جاننے یوگیہ انوبھو کا وشے ہے۔ اس لئے اس پر زیادہ
تشریح نہیں ہو سکتی ہے اور نہ یہ ہر شخص کے بس کا روگ ہے۔ اسی سلئے
شلوک وار شرح نہیں دی گئی۔ ویسے جو کچھ ارجن نے اپنا انوبھو ورنن کیا
ہے وہ صاف ہے اور کوئی مشکل نہیں۔ مشکل وہاں کھڑی ہوتی ہے۔
جہاں ہمارے سادھارن بھگت جن پر سنگ انوسار نہ دیکھ کر یہ خیال
کرنے لگتے ہیں کہ بھگوان کرشن نے اپنے شریر کو ہی بہت بڑا بنا لیا ہو گا اور
اس کے انترگت ساری سرشٹی دکھلائی گئی ہے۔ اسی وجہ سے معاملہ ان کی سمجھ
سے باہر ہو جاتا ہے۔ حالانکہ واقعات یوں ہیں اور یوگ کے سادھک جانتے
ہیں کہ ابھیاس کے دوران میں سادھک کو کئی پرکار کے تتوؤں کے۔ انگوں
کے۔ روشنیوں کے۔ سدھوں کے اور کئی سرشٹیوں کے درشن ہوتے ہیں۔
گو سب کے انوبھو ایک سے نہیں ہوتے لیکن ان کو ان میں کچھ نہ کچھ ضرور انوبھو
ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ بھی علین درست ہے۔ ایکاگرتا کی اوستھا میں جو جو
سنکلپ درڑھ ہوتے ہیں ان کے انوسار بھی انوبھو ہوتے ہیں اور اشٹ
دیو سے باقاعدہ وارتالاپ بھی ہوتا ہے جو شک یا اچھا لیکر ابھیاس کیا جاتا
ہے وہ شک ان اشٹ دیو دوارہ دور کیا جاتا ہے اور اچھا پوری کا سادھن

بتایا جاتا ہے۔ آئندہ کی باتیں جن کو بھوشیہ بانی کہتے ہیں وہ بھی وہاں اس اوستھا
میں سوجھ آتی ہیں۔ یہ سمادھی کی وہ اوستھا ہے جہاں دھیاتا دھیان دھیے کی ترپٹی
قائم رہتی ہے اور تمام کارروائی سوکشم شریر کے ذریعہ بالکل اسی طرح ہوتی ہے
جس طرح سوپن اوستھا میں ہوتا ہے۔ فرق صرف اتنا ہوتا ہے کہ سوپن میں
ہم بالکل بے خبر ہوتے ہیں اور جگ کر اکثر بھول جاتے ہیں۔ سمادھی میں ہم
باخبر با ہوش ہوتے ہیں اور سمادھی سے اٹھ کر اپنے انوبھو بھول نہیں پاتے۔

اب یہ سمجھ لیں کہ جب بھگوان نے ارجن کو وشو روپ درشن کا اقرار کیا تو
فوراً انھوں نے اُسے سمادھی اوستھا پراپت کرا دی اور خود جو پہلے پار برہم پرمیشور
اور پرم یوگیشور ہیں اس کے اشٹ دیو بھگوان وشنو کا روپ دھارن کر اس
ہردے میں براجمان ہو گئے۔ ستھول شریر سے وارتالاپ بند ہو گیا۔ اب سوکسم
شریر سے ارجن کے ہردے آکاش میں ایک انوپم سنما ہال رچا گیا جس میں وشو
روپ کی فلم بھگوان انتریامی نے دکھانی شروع کر دی۔ سب سے پہلے انھوں نے
اپنا سومیہ سندر سروپ دکھلایا۔ پھر آہستہ آہستہ وہ وشال ہوتا گیا اور وکرال
بن گیا۔ ساری سرشٹی اور رچنا کو اس نے اپنے گھیرے میں لے لیا۔ سب کچھ اس کے
اندر دکھائی دیا۔ ایک طرف تو ارجن خوش ہو رہا تھا کیونکہ اس کی منو کامنا پورن
ہو رہی تھی۔ دوسری طرف وہ ڈر بھی رہا تھا۔ اس وقت جو جو اس نے محسوس کیا
اس کا ورنن اوپر کے شلوکوں میں ہوا ہے جن کو دُہرانے کی چنداں ضرورت نہیں
ہاں اتنا جتلانے کی ضرورت ہے کہ جہاں ارجن کو اس سے شردھا اور نشچیہ کی درڑھتا
پراپت ہوئی وہاں اس کو جنگ کے نتیجہ کی خبر بھی پہلے مل گئی۔ اسی وشو روپ
درشن سے ارجن کو بھگوان شری کرشن کی مہانتا اور برہم روپتا کا بھی یقین آ گیا۔
چنانچہ اس نے ان سے معافی مانگی کہ میں نے اکثر بھوجن شین اور وہار میں آپکا

اناد راور ایمان کیا ہے۔ آپ کو یادو اور کرشن کہہ کر پکارا ہے۔ آپ میرے اس اپرادھ کو کھشما کر دیں جس طرح باپ بیٹے کو۔ متر متر کو۔ پتی پتنی کو اور گورو شیشہ کو معاف کر دیتے ہیں۔

ارجن کے دریافت کرنے پر "آپ یہ وکرال سروپ والے کون ہیں" بھگوان نے اپنے آپ کو لوگوں کا ناش کرنیوالا مہا کال بتلایا۔ بے شک اس وقت وہ مہا کال کا ناٹک کھیل رہے تھے لیکن یہ سمجھنا ٹھیک نہ ہوگا کہ بھگوان کرشن پار برہم کے کال سروپ کے اوتار تھے۔ دیال سروپ کے اوتار نہیں تھے۔ گویا کال اور دیال برہم کے دو جدا گانہ سروپ ہیں۔ بہ لحاظ موقعہ و محل جو جو کاریہ کرنے ہوتے ہیں ان کے مطابق ہی گن کرم کا اظہار ہوتا ہے اور لوگ انہی گنوں سے نام رکھ لیتے ہیں۔ ورنہ برہم ستا جو ایک اُچیت اکھنڈ ایک رس ہے۔ اس میں کال اور دیال آدی کا وبھاگ ایکت پرتیت ہوتا ہے۔ بھگوان کرشن مہا یگیشور اور اوتاری پرش تھے۔ جنہوں نے اس وقت کے مطابق سنگھار کا کاریہ پورا کر دیا۔ جو کہ ان کے اوتار کا مشن تھا۔

اپنے سروپ کی مہما خود بھگوان نے کی ہے اور کہا ہے کہ یہ وید پاٹھ۔ یگ دان اور تپ سے پراپت نہیں ہو سکتا اور جو کچھ ارجن نے دیکھا ہے وہ پہلے کسی نے نہیں دیکھا اور ہر کسی کو دیکھنے کی سامرتھ بھی نہیں اور نیز دیوتا سدا ہی اس درشن کے ابھلاشی رہتے ہیں۔ یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر بھگوان کے شدھ بودھ سروپ کی پراپتی یگ دان تپ آدی سے نہیں ہو سکتی تو کیونکر ہو سکتی ہے۔ ارجن کے بارے میں یہ ٹھیک ہے کہ اس نے فی الفور کوئی یگیہ دان آدی نہیں کیا تھا اور محض خواہش کرنے پر بھگوان نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا یا سنکلپ کیا اور اُسے درشن ہونے لگے۔ لیکن ایسا خوش قسمت سب کوئی تھوڑے ہی ہو سکتے

ہیں۔ بھگوان نے خود ہی اس کا جواب ادھیائے کے آخری دو شلوکوں میں دیا ہے۔ ۵۰ ویں شلوک میں ارجن کی پرارتھنا پر بھگوان نے سومیہ روپ دھارن کر لیا اور پھر ارجن کو دھیرج دیا۔ تاکہ اس کا ڈر اور ویاکلتا دُور ہو جاویں اور ۵۱ شلوک میں ارجن جب شانت چت ہوا ہے تو اس کا سمادھی سے بھی اُتھان ہوا ہے۔ اور وہ اپنے سابق سوبھاؤ کو پراپت ہو کر ساودھان ہو گیا ہے۔ بھگوان نے کہا۔ اے ارجن۔ اگر کوئی مجھے تو سے جاننا چاہے میرے سروپ کے دیدار کی خواہش رکھتا ہو یا میرے ساتھ واصل ہونا چاہتا ہو۔ تو وہ اننیہ بھگتی سے ایسا کرتا ہے۔ پیشتر اس کے کہ ارجن سوال کر دیتا کہ بھگوان یہ اننیہ بھگتی کیا ہوتی ہے۔ ذرا کھول کر سمجھائیے۔ بھگوان نے خود ہی کہنا شروع کر دیا۔ اے پیارے تم جلدی نہ کرو۔ ہم تمہارے سارے شک رفع کئے دیتے ہیں۔ تم ہمارے پرم سکھا اور متر ہو۔ ہم تمہاری ہر من چاہی بات پوری کریں گے۔ گنگا میں ڈُبکی لگانے والے کا چت جس طرح شانت اور شیتل ہو جاتا ہے۔ ہمالیہ کی پاون گپھا میں ابھیاس کرنیوالے کا من جسطرح شانت اور ہرشت ہوتا ہے۔ ہماری قربت میں آکر تمہارے شک دور ہو کر تمہارا ہرویہ شانت اور آنندت ہو جائیگا۔ آج تمہارے جیسا خوش قسمت کون ہے۔ میں خود پاربرہم پرمیشور تمہاری بلائیں لے رہا ہوں۔ تمھیں گویا اپنی گود میں کھلا رہا ہوں۔ بچوں جیسے لاڈ لڈا رہا ہوں۔ کیونکہ تم میرے پیارے ہو۔ میں پریم کا بھوکا ہوں۔ پریم کا پوجاری ہوں۔ پریم کا بھکاری ہوں۔ پریم کا ادھکاری ہوں۔ اور پریم کا داتاری ہوں۔ پریم میرا سروپ ہے۔ میں تمہارے پریم کا ہی دراصل باندھا ہوا ہوں۔ اے ارجن اننیہ بھگتی کیا ہوتی ہے تو اس کے بارے میں اب میرے وچار سن۔

ہے سکھے۔ میں تو چن ماتر ستا سرب روپ آتما ہوں۔ دیش کال وستو کی قید سے بہت بالاتر ہوں۔ جو منش نت ہی اپنے آتم سروپ کو یاد رکھتے ہیں اور کبھی برباد نہیں کرتے۔ اناتم میں آتم ابھمان نہیں رکھتے۔ مجھ آتما کو ہر شے میں ہر سمے دیکھتے ہیں۔ ایسے مجھ

سرو یا پی کو جان کر جن کا ابھمان چور ہو چکا ہے ۔ جو اتی نمر ہیں ۔ دیگر بھوت پرانیوں میں مجھے الو بھو کر کے سیوا پرائن رہتے ہیں ۔ دوسروں کی پیڑا ہرنا اور سکھ دینا جن کا شیوہ ہے وہی میرے اننیہ بھگت ہیں ۔

جو شریر کے سکھ سے سکھی اور ڈکھ سے دکھی نہیں ہوتے ہیں ۔ بھوک پیاس مان اپمان آدی دوندوں میں سدا سم بھاؤ سے رہتے ہیں ۔ شریر کو ناشوان اور سنسار کو است اور متھیا جانتے ہیں ۔ کوئی بھی خواہش نہیں رکھتے ۔ سدا ترپت اور پرسن رہتے ہیں ۔ جاندار اور بے جان سب کو میرا ہی روپ دیکھتے ہیں اور دیکھ دیکھ کر خوش ہوتے ہیں ۔ میرے سوائے اُنھیں کوئی دوسرا دکھائی ہی نہیں دیتا ۔ جس طرح پتی برتا ناری کو سارے سنسار میں اپنے پتی کے علاوہ اور کوئی پُرش خیال میں ہی نہیں آتا ۔ اس طرح جو میری طرف ہی ٹکٹکی لگائے رہتے ہیں ۔ جن کے تصوّر اور دھیان کا وشئے سوائے میرے دوسرا نہیں ہے وہی میرے اننیہ بھگت ہیں ۔

اے ارجن ۔ ایسے جو میرے پریمی بھگت ہیں ۔ اُن کا سارا جیون ہی بھگتی سے ہے ۔ ان کی تمام کریا گویا اس بھگتی کے انگ ہیں ۔ ان کے سانس لینے سے گویا بھگتی زندہ رہتی ہے ۔ اُن کا بولنا ہی سمرن ہے ۔ ان کا سننا ہی نام شروَن بھجن ہے ۔ ان کا لیٹنا ڈنڈوت پرنام ہے ۔ ان کا سونا ہی سمادھی ہے ۔ ان کا چلنا ہی پرکرما ہے ۔ ہے ارجن میں ایسے پریمیوں کا سدا ہی دست بستہ غلام ہوں ۔ وہ آگے آگے مدماتے ہو کر چلتے ہیں ۔ میں ان کے پیچھے چلتا ہوں ۔ میں ان کی بلائیں لیتا ہوں ۔ وارے نیارے جاتا ہوں ۔ جنھوں نے میری خاطر سارے سنسار کو سنسار کے سکھوں کو ۔ پریوار کو اور خود اپنے شریر کو لات مار دی ۔ جنھوں نے اپنا سب کچھ مجھے دیدیا یا جن کا سب کچھ میں ہی ہو گیا ہو ۔ یہ بھی کہنا ہی نہیں بنتا کیونکہ درحقیقت ہے پریمی ۔ اُن میں اور میرے میں کوئی انتر رہ نہیں گیا ہوتا ۔ بلکہ وہ میرے ساتھ ایکی بھاؤ کو پراپت ہو میرا ہی سروپ

ہو گئے ہوتے ہیں۔ جہاں میں تو اور وہ کی تفریق باقی نہیں رہ جاتی۔

تھوڑے میں یوں سمجھو کہ جس کی ساری کریا تپ یگ دان وغیرہ میری خاطر ہوتی ہیں۔ یعنی جو سارے کرموں کو میرے ارپن کر دیتا ہے خود کرتا پن کی بدھی سے فارغ رہتا ہے۔ ہر پرکار کی آسکتی سے رہت ہے۔ کوئی اچھا نہیں رکھتا۔ مجھے سدا چاہتا ہے۔ ہر سمے مجھے یاد کرتا ہے یہ سب میں مجھے دیکھ کر نہ کسی سے ویر کرتا ہے۔ نہ کسی کو بیگانہ جانتا ہے۔ وہ ضرور مجھی کو پراپت ہوتا ہے۔ وہی میرا سچا بھگت ہے۔

شریمد بھگوت گیتا کا گیارہواں ادھیائے سماپت ہوا۔ داس

27 10/60

---

# بارہواں ادھیائے

دوہا۔ جو سیوت تم کو سدا۔ کر کر من کو ساج
اکشر برہم ہی جو بھجے۔ کون بڑو کہو راج (12 - 1)

---

بھاوارتھ۔ ارجن نے کہا۔ ہے من موہن۔ جو اننیہ بھگت او پر کہے ہوئے پرکار سے سدا تمہارا بھجن دھیان کرتے ہیں اور سریشٹھ بھاؤ سے اُپاسنا کرتے ہیں اور وہ پریمی جو اکشر اناشی سچدانند نرگن برہم کی اُپاسنا کرتے ہیں۔ ان میں اوتم یوگی کون ہیں۔

(شرح) ارجن نے ابھی ابھی بھگوان کا ساکشاتکار کیا ہے اور ان کے وشوروپ کے درشن کئے ہیں۔ اور پھر بھگوان کے مکھ سے یہ بھی جانا ہے کہ اننیہ بھگتی سے میرا اس پرکار درشن ہوتا ہے۔ یگ دان اور تپ سے یہ درشن نہیں ہو سکتے۔ اب تک نرگن برہم کے وشے میں

اُپدیش چل رہا تھا۔ ساتویں آٹھویں ادھیائے میں نرگن برہم کے وشئے میں اُپدیش ہوا۔ نویں اور دسویں میں سگن ساکار پرمیشور کے سروپوں کو ورنن کیا گیا اور گیارھویں میں ارجن نے سگن ساکار کے درشن بھی کر لئے اور اس کی پراپتی کا سرل اُپائے بھی جان لیا۔ اب قدرتی طور پر اس کو یہ خیال آیا کہ سگن اور نرگن کے اُپاسکوں میں بھید کیا ہے اور ان کے پھل پراپتی میں بھی کوئی انتر ہے یا نہیں۔ اس غرض سے اس نے اب بھگوان سے یوں کہنا شروع کیا۔

ہے بھگت وتسل۔ آنند کند۔ مدن موہن۔ کرپا کر کے یہ تو بتائیں کہ آپ کے اننیہ بھگتوں میں اوتم پرکار کا بھگت کون ہے۔ میں دیکھتا ہوں ایک تو وہ لوگ ہیں جو آپ کے سگن روپ کی اُپاسنا کرتے ہیں جیسا کہ آپ نے ابھی ابھی بتلایا ہے۔ اپنے آپکو اُپاسک اور آپ کو اُپاسیہ جانتے ہیں۔ آپ کو سوامی اور اپنے کو داس مانتے ہیں۔ اپنے کو بندہ اور آپ کو خداگر دانتے ہیں۔ اپنے کو محدود اور آپ کو لاانتہا پہچانتے ہیں۔ اور اس قسم کے بھاؤ لیکر نمر بھاؤ سے آپ کی بھگتی کرتے ہیں۔ شردھا پوربک آپ کا بھجن دھیان کرتے ہیں۔ دوسرے وہ لوگ ہیں جو آپ کے اکشر اناشی سروپ کی اُپاسنا کرتے ہیں۔ جو نرگن ہے نراکار ہے۔ ست چت آنند سروپ ہے جس کا ورنن بہت پہلے کر چکے ہیں جسے وید چھُرے کی دھار کی طرح تیز بتلاتے ہیں۔ ان دونوں میں ہے بھگوں آپ بتلائیں کہ اوتم یوگی کون ہے

جو اس طرح بھگتی میں سرشار ہیں — فقط آپ ہی کے پرستار ہیں
وہ یوگی ہیں بہتر کہ باطن پرست — خفی لم یزل ذاتِ عالی کے مست

---

دوہا۔ جو موہیں من راکھ کے سیوت سیوک بھائے
بہو سردھا سیوں یکت جو۔ سو سب سے ادھکائے (2-12)

---

بھاوارتھ۔ اے ارجن۔ مجھ میں من کو ایکاگر کر کے نرنتر میرے بھجن دھیان میں لگے ہوئے جو بھگت سریشٹھ شردھا سے یکت ہو کر میری اُپاسنا کرتے ہیں۔ میرے خیال میں وہ یوگیوں میں اُتم یوگی ہیں۔

(شرح) ارجن نے پوچھا تھا کہ سالک یا عابد لوگ اچھے ہیں یا گیانی اور عارف لوگ۔ اس کے جواب میں بھگوان یوں فرما رہے ہیں۔ اے ارجن۔ میں ان لوگوں کو اعلیٰ قسم کا یوگی مانتا ہوں جو بہت اوتم پرکار کی شردھا والے ہیں جن کے من میں سنشے ورتی اُتپن ہی نہیں ہوتی اور جو اپنے من کو میرے سروپ میں ایکاگر کرنے کا ابھیاس کرتے ہیں۔ اس طرح سدا ہی میرے بھجن اور دھیان میں جڑے رہتے ہیں۔

اس شلوک میں بھگوان داسیہ بھاؤ (یعنی سوامی سیوک کا رشتہ سمجھ کر بھگوان کی سیوا کرنا) جو نو پرکار کی بھگتی میں سے ایک پرکار ہے۔ اس کا ورنن کر رہے ہیں۔ اس میں دو شرطوں کو مکھ رکھا گیا ہے۔ ایک اوتم شردھا یعنی حد درجے کا وشواس یا یقین۔ جس میں شک کی گنجائش نہ رہ جائے۔ ہر پرکار سے سنشے سے رہت جو بدھی کا نتیجہ ہوتا ہے وہی درڑھ ہوتا ہے اور اس کے انوسار جو کارروائی کی جاتی ہے۔ وہ بہت جلدی پھلی بھوت ہوتی ہے۔ اس لئے سادھک اپنے تمام شکوک رفع کر چکنے پر درڑھ نتیجہ والا ہو کر جب شردھا یکت ہوتا ہے تو بھگتی کے راستہ پر گامزن ہو سکتا ہے۔ اس کا راستہ بہت صاف ستھرا ہی نہیں سہاونا ہو جاتا ہے۔ اس کی شردھا اُسے راستہ کی کڑی منزلوں کی کٹھنائیاں محسوس ہی نہیں ہونے دیتی۔ اسی واسطے بھگوان پہلے کہہ چکے ہیں۔ شردھاوان ہی گیان کو حاصل کرتے ہیں اور بھگوان کا سروپ گیان ہے۔ گویا شردھا سے سوئم بھگوان کی پراپتی ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ یہ جگت ہری کا روپ ہے۔ بھگوان کا مندر ہے۔ وراٹ کا شریر ہے۔ پرماتما اس کے کن کن میں وراجمان یا ورتمان ہیں۔ لیکن عام طور پر ایسا دکھائی کیوں نہیں دیتا۔ ان کے واسطے ہمارا یہ کہنا

ہے کہ وہ روپ ریکھ سے نیارہ اننت روپوں والا دیکھتا ہوا بھی نراکار کا نراکار ہی ہے
جس طرح پانی کا اپنا کوئی رنگ روپ نہیں ہے۔ جس رنگ کے ساتھ میل کھاتا ہے
اسی رنگ کا ہو جاتا ہے۔ جس روپ کی شیشی بوتل یا برتن میں رکھا جاتا ہے۔ وہی
روپ اس کا دکھائی دیتا ہے۔ یہی حال پیارے پریتم کا ہے۔ اس کو جس بھاؤنا سے
جس درشٹی سے۔ جس کامنا سے یا دوسرے لفظوں میں جس رنگ کی عینک لگا کر
دیکھتے ہیں ویسا ہی دکھائی دیتا ہے اور اگر شردھا اس جاسو نے پر سہاگے کا کام کرتی
ہے۔ جس کے من میں پورن شردھا اُتپن ہو گئی۔ اس کی آدھی منزل تو ویسے ہی کٹ
چکی اور باقی آدھی آسان ہو جاتی ہے۔ کیونکہ شردھا کی عینک سادھک یا بھگت
کی درشٹی کو ایک نیا روپ دیدیتی ہے وہ ہر جا الہٰی نظارے دیکھتا ہے الہٰی گیت
سنتا ہے۔ الہٰی صورتوں سے ملتا ہے۔ الہٰی خوشبو سونگھتا ہے۔ امرت رس پان کرتا
ہے۔ گویا اس کا رہن سہن اور بود و باش تمام نور الہٰی کے اندر ہوتی ہے۔ یہاں تک
کہ یہی اوستھا اس کی دھارنا بن کر دھیان کو پراپت کرا دیتی ہے اور دھیان اُسے
سمادھی روپی محل میں لے جا کر شہنشاہِ دو عالم سے بھینٹ کرا دیتا ہے۔ یہ ہے وہ
سرل و سہاونا مارگ جس پر چل کر شردھاوان بھگت بآسانی اپنی منزل مقصود کو
پا لیتا ہے۔

دوسری شرط جو بھگوان نے اس بھگتی کی پراپتی کے لئے بتائی ہے وہ ہے
"ہتھ کار ول۔ دل یار ول" یا "ہاتھ میں کام۔ دل میں رام"۔ یعنی ہمارا ستھول شریر
کسی بھی اوستھا میں ہو۔ خواہ کوئی کیسا ہی کام کیوں نہ کر رہا ہو ہمارا خیال اسی مالک
کے پوتر چرنوں میں لگا رہے۔ دل یار بار اُنہی کی یاد کرتا رہے۔ نت کا سمرن
ہو رہا ہو۔ سدا کی حضوری حاصل ہو۔ اس میں کتنا ادبھت رس ہے۔ وہ
جان پاتے ہیں جو اس کا تجربہ کرتے ہیں۔ کہنے سننے میں اور کر پانے میں بہت

بڑا انتر ہے۔ گاؤں کی عورتوں کو دیکھو۔ کیونکہ کوئیں سے پانی سے بھرے ہوئے چار چار برتن سر پر اٹھا کر باتیں کرتی ہوئی۔ ہاتھ ہلاتی ہوئی بڑی پھرتی سے چلی آتی ہیں۔ لیکن کیا مجال کہ ان کا دھیان برتنوں سے ہٹ جائے۔ سر کے اوپر برتنوں کے توازن کا ہردم خیال رکھ کر وہ چلتی ہیں۔ باتیں کرتی ہیں اور اپنے جسم کے سارے انگوں کو ہلا رہی ہیں۔ یہی حال بھگوان کے بھگت کا ہے۔ یہی "مجھ میں" من کا ایکاگر کرنا ہے جو ان دو شرطوں کو پورا کر پاتے ہیں۔ انھیں بھگوان نے ادتم یوگی کا نام دیا ہے۔

گیان یوگ کے مقابلہ میں بلحاظ آسانی بھگوان نے اسے بہتر بتلایا ہے اس لئے کہ جو لوگ گیان یوگ کا ادھکار نہیں رکھتے اور راج یوگ میں بھی جن کو دسترس حاصل نہیں ہو سکتی وہ بھی اس سرل مارگ سے بھگوان کو پالیں اور جنم مرن کے چکر سے مکت ہو جائیں۔ بھگوان ارجن کو بھگتی یوگ کی دیا کھیا کر کے سمجھا رہے ہیں۔ انھوں نے کہا ؎

ہوئے یوں کے بھگوان یوں گلفشاں ہیں بہتر وہی یوگ میں بیگماں

یقیں سے جو بھگتی کریں مستقل مجھی سے جو اپنا لگاتے ہیں دل

---

دوہا۔ دھیاوت ہے جو اکشر کو۔ پرگٹ نہیں جسے سروپ
دیاپے مایاتے پرے۔ اج اچیت انوپ (3-12)

---

بھاوارتھ۔ جو پرش اکشر اناشی ایک رس نت اچل نراکار سچدانند برہم کی اپاسنا کرتے ہیں جو مایا سے پرے اور سرو دیاپک اتی سوکشم تتو ہے۔

دوہا۔ سب اندر بن کو روک کے۔ سب کو لکھت سمان
سب جیون کو ہت کرت۔ موہے لکھت کر گیان (12-4)

بھاوارتھ۔ وہ پرش اپنی تمام اندریوں کو روک کر کے یا دش کر کے اپنی بُدھی کو ہر حال میں اڈول وسم رکھتا ہوا اور سارے سنسار کے بھوت پرانیوں کے ہت میں رت ہوا ہوا مجھے پراپت ہوتا ہے۔

(شرح) چونکہ بھگتی اور گیان یوگوں کا مقابلہ ہو رہا ہے۔ اس لئے بھگتی کا سروپ درشا کر اس کی سرلتا اور بہتری کو جتلانے کے بعد اب گیان مارگ کا ورنن کر رہے ہیں۔ اس میں کیا کیا مشکلیں ہیں اور کیونکہ یہ عام انسانوں کی دسترس سے باہر ہے یہ دکھلاتے ہیں۔ انھوں نے کہا۔ اے ارجن۔ جتنا بھگتی یوگ سرل ہے اتنا ہی گیان مارگ یعنی نراکار اُپاسنا کٹھن ہے۔ سگن ساکار اُپاسنا میں کسی آکار اور گن کا آشرہ کر کے شردھا اور پریم اُمڈ آتا ہے۔ لیکن جہاں کچھ دکھائی نہیں دیتا جہاں کچھ ہاتھ ہی نہیں آتا۔ جہاں آکاش ما یا جاتا ہے اور ہوا پکڑی جاتی ہے۔ ستھول شریر کے بوجھ کے باوجود جہاں اُڑانیں لگائی جاتی ہیں۔ جہاں جی جان کی بازی لگ جاتی ہے ایسی راہ میں چلنے والے بھلا کتنی مشکلوں کا سامنا کرتے ہیں۔ اس کا اندازہ ہی لگایا جا سکتا ہے۔ مطلب یہ کہ جو عاشق صادق نرگن نراکار کی اپاسنا کرتے ہیں وہ سب سے پہلے اپنی اندریوں کو قابو میں کرتے ہیں۔ وشے بھوگوں سے متنفر ہو کر اندریوں کو وشے سے الگ کر دیتے ہیں اور پھر اُن پر بڑی نگرانی رکھتے ہیں۔ من کو راگ دویش اور ہرش شوک سے صاف کرتے ہیں۔ بدھی کو سروتر ہر پرکار سے اڈول اور سم کرنے کا اڈگ پریتن کرتے ہیں۔ ایسا کرتے ہوئے وہ مجھ لافانی ذات کو جو کہ دائم قائم ہے۔ کوٹستھ ہے۔ اچل ہے سرو ویاپک

ہر جا حاضر و ناظر ہے - لازوال اور ست سروپ ہے - تمام مظہرات میں دیکھتے ہیں وہ شیدائی اس قدر مستانے ہو جاتے ہیں کہ جوش دیوانگی کو لئے ہوئے سب بھوت پرانیوں کے مفاد میں اپنے کو لین کر دیتے ہیں - نشکام سیوا ان کا مذہب ہو جاتا ہے ان کا نج اتنا وشال ہو جاتا ہے کہ ان کو صرف اپنا ایک شریر سمائی کھانے کے لئے ناکافی ہو جاتا ہے وہ اس تنگ و تاریک کوٹھری میں اب سما نہیں سکتے - اس لئے وہ انھیں بھول جاتا ہے - وہ آتم روپ سے سب شریروں میں موجود ہوتے ہیں - اور اس طرح سے میرے ساتھ ایکی بھاؤ کو پراپت کر لیتے ہیں ؎

مگر وہ جو پوجیں خفی پاک ذات — جو قائم ہے دائم ہے اور پر ثبات
خیال و ظہور و بیاں سے بلند — جو حاضر ہے ناظر ہے اور بے گزند
حواس اپنے قابو میں رکھیں تمام — سکون و لواز ان ہو دل میں مدام
ہر اک کی بھلائی سے مسرور ہوں — مجھی سے ہوں واصل نہ مہجور ہوں

---

دوہا - تن کلیش بہو ہوت ہے برہم لگائے چیت
روپ ریکھ جاں کے نہیں سو دکھ سے ٹیے نیت (12 - 5)

---

بھاوارتھ - مگر ہے ارجن - سچدانند برہم میں آسکت چت والوں کو کلیش ہی زیادہ ہوتا ہے کیونکہ دیہہ میں ابھمان رکھنے والوں کو اویکت کی پراپتی مشکل سے ہوتی ہے -

(شرح) جہاں بھگت کا مارگ بہت سیدھا اور آسان ہے کیونکہ وہ صرف شردھا اور پریم کے بل سے بھگوان کو پالیتا ہے - اپنے تمام کرموں کو یا تو بھگوت آگیا میں دیکھتا ہے یا دھرم یا فرض جان پھل اچھا رہت ہو کر نشکام بھاؤ سے کرتا ہے اور کرتا پن کے ابھمان سے رہت ہوتا ہے - وہاں گیانی کا راستہ اتنا سرل نہیں

کیونکہ جب تک شریر موجود ہے۔ شریر کا ادھیاس کچھ نہ کچھ بنا رہتا ہے اور جب تک شریر ادھیاس ہے تب تک سچدانند برہم جو کہ اتی سوکشم اور اویکت ہے۔ جس کا کوئی روپ ریکھ نہیں۔ کوئی چِن نہیں۔ اس میں ستھتی ہونی بہت مشکل ہے۔ اس لئے ایسی اوستھا کے حاصل کرنے کے لئے سادھنا بھی کٹھن ہی ہے۔ اس طرح پاربرہم کے عاشقوں کو زیادہ محنت زیادہ کوشش اور زیادہ دُکھ ہی برداشت کرنا پڑتا ہے۔ یہ نہیں کہ اُن کو کچھ زیادہ فائدہ مل جاتا ہے۔ انتم گتی اور ستھتی تو دونو بھگت اور گیانی کی ایک ہی ہے۔ کیونکہ ہے ارجن دونو ہی مُجھے پراپت ہوتے ہیں۔ فرق صرف ان کی بھاوُنا میں ہے۔ ایک تو مجھے اپنا سوامی مان سیوک بھاؤ سے میری سیوا میں پریم اور شردھا سے لگ جاتا ہے اور آخر کار میرے سروپ میں داخل ہوتا ہے اور دوسرا مجھے اپنا آتما جان کر باقی سب کچھ فراموش کر دیتا ہے۔ اس کا ہر یہ کار کا دیوہار میرے ساتھ ہوتا ہے وہ دوسرا دیکھنا ہی بھول جاتا ہے۔ سبھوا پریم شانتی اور آنند اس سے پھوٹ پھوٹ کر نکلتے ہیں۔ جو اس کے سمپرک میں آتے ہیں یا جن کے ساتھ اس کا سہہ واس ہوتا ہے وہ بھی شانت اور کرتیہ کرتیہ ہو جاتے ہیں۔ اس طرح سے وہ اپنا سروسو تیاگ کر کے اپنا دیہہ ابھمان ناش کر کے مجھ سرو آتما کو پراپت ہوتے ہیں۔ یعنی آتم پد میں ستھت ہوتے ہیں۔ اس لئے میں نے تمہیں کہا تھا کہ بھگت کا مارگ سرل ہے اور یہی بہتر ہے۔

آپ کو یاد ہوگا۔ ارجن نے گیان کو آسان جانا تھا اور کرم یوگ میں اس کو زیادہ مشکل دکھائی دیتی تھی۔ اس لئے وہ گیان اور سنیاسی کی باتیں کر رہا تھا۔ لیکن یہاں بھگوان نے گیان کے مقابلے میں بھگتی کو آسان اور بہتر یوگ قرار دیا ہے۔ کیونکہ گیان مارگ میں ادھکار بھید دیکھا جاتا ہے۔ ہر ایک منش اس مارگ کا

ادھکاری نہیں ہو سکتا جب تک وہ چند ضروری شرائط پوری نہ کرتا ہو۔ بھگتی مارگ میں ایسا کوئی پرتی بندھ نہیں بلکہ ہر پرانی اس بھگتی مارگ کا جنم سدھ ادھکاری ہے۔ جس کو اپنی موجودہ اوستھا میں سنتوش نہیں اور جیون میں دُکھ اور بندھن کی انوبھوتی ہوتی ہے اس لئے دکھ نورتی کیلئے اور پرم سکھ کی پراپتی کیلئے جگت کرتا پر بھو پرمیشور کو پراپت کرنا ہی ایک ماتر اُپائے ہے۔ ایسا جان کر شردھا پوربک جو ان پربھو کو یاد کرتا ہے سمرن کرتا ہے۔ دھیان کرتا ہے ان کے بنائے جیوؤں سے پیار کرتا ہے۔ ان کی سیوا کرتا ہے۔ اپنا سکھ تیاگ کرکے دوسرے پرانیوں کے دُکھ دُور کرنے کی چیشٹا کرتا ہے۔ پرماتما کو کرتا ہرتا جانتا ہے۔ اپنے اندر کرتا پن کا ابھمان نہیں رکھتا۔ ہر حال میں سمرن بُدھی رکھتا ہے۔ شریر کے سکھ دُکھ میں سم رہتا ہے۔ پربھو کے نام گن کیرتن میں سدا لین رہتا ایسے بھگت کا جیون بہت جلدی تبدیل ہو کر دیو بُدھی پراپت کرتا ہے۔ ان کے شریر کا بھی وکاس ہو جاتا ہے۔ اور وہ انوپم شکتی کے کیندر بن جاتے ہیں۔ یہی بھگتی روپی سرل مارگ کی مہما ہے۔ یہی اس کی سرلتا ہے اسی کو دھیان میں رکھ کر بھگوان نے ارجن سے کہا ؎

جو ذاتِ خفی میں لگاتے ہیں دل اُٹھاتے ہیں تکلیف وہ متصل
کہ ذاتِ خفی کا ہے مشکل شہود خفی کو سمجھیں گے اہلِ وجود

---

دوہا۔ جو سب کرمن کرت ہیں۔ ارپت موکو جان
دھیاوت کیول بھگتی سوں۔ بھو اُپاسنا دھیان (12 ـ 6)
مرت سہت بھو آد ہے۔ تاکو کرت اددھار
مو میں چت راکھیو تن۔ بہت بھانت نردھار (12-7)

---

بھاودار تھ۔ جو پُرش میرے پرائن ہو کر سارے کرموں کو مجھے ارپن کر کے مجھ پرمیشور کو ہی نیل دھارا وت اننیہ دھیان یوگ سے چنتن کرتے اور بھجتے ہیں۔ اں میرے میں چت لگانیوالے پریمیوں کا میں جلدی اس سنسار ساگر سے میں اُدھار کرتا ہوں۔

(شرح) بھگوان ارجن سے کہہ رہے تھے کہ میں شردھا سے یکت ہو کر مجھ میں من لگانیوالے اور نت نرنتر میرا بھجن اور دھیان کرنیوالے یوگی کو اوتم یوگی سمجھتا ہوں کیونکہ وہ بھی اپنی اٹوٹ شردھا۔ اننیہ پریم اور بھگتی کے کارن مجھی کو واصل ہوتے ہیں۔ جو کہ گیانیوں کی انتم گتی ہے۔ گیان مارگیوں کو صرف دُکھ اور تکلیف ہی زیادہ سہن کرنی پڑتی ہے۔ ورنہ وہ میرے بھگت سے کچھ زیادہ لابھ حاصل نہیں کرتے۔ چونکہ دیہہ میں نواس کرنے والے پرانیوں کیلئے نردیہہ نراکار سوکشم برہم ستا پر یقین لانا اور اس میں سختی حاصل کرنا مشکل معلوم ہوتا ہے۔ علم ادب کے ماہرین کو معلوم ہے کہ پرسنگ کے انوسار ہی مضمون کے کسی خاص موضوع کو زیادہ وضاحت دی جاتی ہے اور اس کی زیادہ خوبیوں کا بیان کرنا ضروری ہوتا ہے۔ چونکہ بھگوت گیتا کے مصنف شری ویاس اپنے وقت کے نہایت قابل استاد تھے اور نیز ان کو ویدوں اور شاستروں کا پورا پورا علم تھا۔ اور وہ گیتا کے اندر تمام ہندو شاستروں کا نچوڑ رکھ دینا چاہتے تھے اس لئے ان کو سنسار کے ہر پرکار کے جگیاسوؤں کا خیال رکھنا تھا۔ جہاں اوتم جگیاسوؤں کے لئے گیان اور نشکام کرم یوگ کا ویاکھیان ہوا۔ وہاں مدھم جگیاسوؤں کو راج یوگ کا اُپدیش دیا اور کنشٹ جگیاسوؤں کیلئے پرتیک اُپاسنا اور بھگتی کا بیان شروع کیا چونکہ اب پرسنگ بھگتی کا ہے اس لئے باقی تمام سادھنوں پر بھگتی کی فوقیت دکھلا رہے ہیں تاکہ عام انسانوں کو اس میں رُچی ہو سکے۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ویاس جی سادھنوں میں بھید مانتے ہیں۔ بلکہ تمام سادھن اپنی اپنی جگہ بہت اوتم ہیں۔ ایک جیسے قیمتی ہیں۔ ان میں کسی قسم کے درجے قائم کرنا بے سمجھی ہے۔ کیونکہ غرض تو بیماری کے دُور کرنے سے ہے

جس طرح ڈاکٹر کے دواخانے میں کئی دوائی کی شیشیاں ہیں۔ سب دوائیاں اپنی اپنی جگہ اچھی ہیں۔ جس قسم کا روگی ہوتا ہے اسی قسم کی دوائی اس کو ڈاکٹر دیتا ہے اور اگر وہ ٹھیک موافق بیٹھتی ہے تو ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہی حال جگیاسوؤں اور شروتری گوروؤں کا ہے۔ جو پورن سدگورو ہیں۔ وہ سب کو ایک ہی ہم دوریٔ (گورومنتر) یا سادھن نہیں دیتے بلکہ ہر شیشہ کی قابلیت دیکھ کر ہی اُسے راہ دکھلایا جاتا ہے اور یاد رہے کہ سنسار کے سارے پرانیوں اور جگیاسوؤں کی مانسک شکتی ایک جیسی نہیں ہوتی۔ لہذا سادھن کی اوچتا اور نیونتا (بڑائی اور چھوٹائی) کا وہم نہ کر کے اپنے دل کا معائنہ کر کے سادھن کو پکڑنا چاہیئے اور نہ ہی آسان اور مشکل بھاؤ سامنے رکھ کر سادھن کا فیصلہ کرنا چاہیئے۔ ورنہ سادھن سب ایک جیسے ضروری ہیں اور ایک ہی منزل مقصود کو لے جانے والی مختلف شاہ راہیں ہیں۔ ایسا جان کر اب جگیاسوؤں کو اسی قسم کا خیال کرنا لازم نہیں۔ کہ فلاں سادھک اوتم ہے فلاں مدھم ہے فلاں کنشٹ ہے۔ یہ درجے صرف بُدھی بھید سے پرانے استاد لوگوں نے مقرر کئے ہیں۔ بنظر حقیقت سب سادھک ایک جیسے راہ رَو ہیں۔ اور اُستاد کی نظر میں سب پیارے ہیں۔

اب یہاں بھگوان ارجن کو بھگتی کے وشئے میں بتلا رہے ہیں۔ بھگتی میں دویت لازمی ہے ایک طرف بھگوان سرو شکتیمان پرم پوجیہ جگت کرتا۔ کرم پھل داتا سوامی اور مہیشور ہیں اور دوسری طرف بھگت۔ سیوک۔ جیو۔ کرموں کا کرتا اور بھوگتا۔ بھگت روپی جیو الپ بُدھی الپ شکتی الپ گیان والا ہے۔ وہ شریر کو دھارن کر کے کرتاپن کے کارن اپنے اندر بہت خامیاں دیکھتا ہے اور یہ ہی اس کی واسناؤں میں کارن ہے۔ واسناؤں کی پورتی کے لئے گیان اور کرم اندریوں کے ذریعہ یتن پریتن کرتا ہے لیکن اس کی ترپتی نہیں ہوتی بلکہ واسنائیں بڑھتی جاتی ہیں اور ایوں واسناؤں کی اگنی میں جو تپش محسوس کرتا ہے۔ ایک جلن سی ہوتی ہے۔ دکھ اور پریشانی اس کے نصیب میں لکھی جاتی ہے۔ انیک پرکار کے سادھن

اور یتن کرنے سے بھی اس کو شانتی لابھ نہیں ہوتی بلکہ اُلٹا اشانتی ہی بڑھتی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔ اپنی منو کامنا کو پورا کرنے کے لئے وہ اب ان ہستیوں کے سامنے ناک مُنہ رگڑتا ہے جن کو اپنے سے زیادہ شکتیمان مانتا ہے۔ خواہ وہ کوئی مندر ہو۔ مسجد ہو۔ مڑھی ہو۔ مسان ہو۔ خانقاہ ہو۔ پیر ہو۔ فقیر ہو۔ ولی یا سنت ہو۔ دیوتا ہو یا پرمیشور ہو۔ ان تمام کو وہ صرف اپنی خواہشات نفسانی کے پورا کرنے کا ایک وسیلہ مان کر اُن کو پوجنا چاہتا ہے ورنہ اس کے علاوہ وہ ان سے کوئی سروکار نہیں رکھتا۔ جب اس کی پریشانی کی حد ہو جاتی ہے اور مندرجہ بالا ہستیوں سے بھی اس کے دل کی تسلّی حاصل نہیں ہوتی۔ اس وقت جیو کے دل میں ایک جذبہ نفرت پیدا ہوتا ہے کہ ساری عمر جن اشیا کے واسطے دھکّے کھایا کئے۔ جن کے لئے ہر طرح کا اپمان بھی سہا۔ نہایت کوشش بھی کی۔ ان کو پایا بھی۔ لیکن ان سے میری ترپتی نہ ہوئی وہ مجھے دھوکا دے گئیں۔ کوئی شے میرے پاس ٹک کر نہیں ٹھہری۔ دھوپ چھاؤں کی طرح سب اشیا جلدی جلدی روپ تبدیل کرتی جاتی ہیں اور دن رات اظہار اور اخفا کا کھیل جنم مرتیو کے روپ میں نئے نئے ناٹک پردہ پر دکھلاتا ہے۔ اس کے علاوہ جن بھوگوں کو اب تک ہم بھوگتے آئے ہیں۔ وہ بھوگ ہی ناشوان اور تبدیلی یکت نہیں بلکہ انھوں نے الٹا ہمیں ہی بھوگ لیا ہے۔ اب مرتیو سامنے دکھائی دیتی ہے۔ شریر جرجر ہو رہا ہے۔ شکتیوں کا ہراس ہو گیا۔ اب کریں۔ تو کیا۔ یہ تیر ویراگ کی ورتی وویک کو جنم دیتی ہے اور منش۔ ایشور کی طرف مکھ موڑتا ہے جس نے اس سرشٹی کو پیدا کیا۔ جو سب کا رازق اور نگراں ہے۔ جسے پاکر ہی شانتی مل سکتی ہے۔ بس وہی جذبہ نفرت از دُنیا ایشور پریم میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ جیو ایشور کو پانا چاہتا ہے۔ ایشور کے متعلق انیک پرکار کے تصور کی کلپنا کرتا ہے اور انہی تصورات سے اوپر اُٹھ کر عالم یکسوئی میں اپنے اشٹ کے درشن کرتا ہے۔ وارتالاپ کرتا ہے اور پرسن ہوتا ہے۔ پرکارڈھ ایکاگرتا ہو جانے پر جاگرت اوستھا میں بھی اپنے اشٹ کے سنمکھ رہتا ہے اور باتیں کرتا ہے جیسے مجذوب کی

بڑے کہتے ہیں۔ یہی بھگتی ہے جو جیو اپنے ایشور کو ملنے کے لئے اپناتا ہے اور جس کا بیان اب یہاں ہو رہا ہے۔

بھگوان کہتے ہیں۔ اے ارجن۔ جو لوگ میرے پرائن ہو جاتے ہیں۔ اپنے آپ کو میرے سمرپن کر دیتے ہیں۔ اپنا آپ چھوڑ بیٹھتے ہیں اور اپنے سارے کاموں کو میرے ارپن کر دیتے ہیں یعنی میرا آگیا جان کر سب کام کرتے ہیں۔ یا صرف اپنا فرض یا دھرم سمجھ کر کام کرتے ہیں اور اننیہ چت ہو کر تیل کی دھار کی طرح اٹوٹ پریم اور شردھا سے نت میرا دھیان کرتے ہیں اور بھجن اور اُپاسنا کرتے ہیں۔ میں ان اننہ چت پریمیوں کو بہت جلدی سنسار ساگر سے پار اُتار دیتا ہوں۔ موکش پردان کرتا ہوں۔

یہاں گیتا نے جو سنسار ساگر سے پار اُتارنے کا اقرار کیا ہے اس کا صحیح مفہوم کیا ہے اس کے جاننے کی اشد ضرورت ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ ساگر سمندر کو کہتے ہیں اور سنسار کو سمندر سے تشبیہ دی گئی ہے۔ سمندر کے اندر غوطے کھانا ایک شے ہے اور اس پر تیرنا بذریعہ کشتی یا جہاز سیر کرنا دوسری شے ہے اور اس سے باہر نکل کر ساحل پر آجانا یہ تیسری حالت ہے۔ اب دیکھئے سنسار کے کیا معنی ہیں۔ لفظی معنی سے جو سرکتا جاوے وہ سنسار ہے۔ حقیقت میں سنسار سے مراد جیو سرشٹی سے ہے۔ ایشور سرشٹی سنسار نہیں۔ وہ تو ایشور کا سنکلپ ایشور سروپ ہے یا دوسرے شبدوں میں بھگوان کا وراٹ شریر ہے ہر ایک جیو کا شریر ہی سنسار ہے کیونکہ شریر کو دھارن کر کے اہنکار یا اہنگتا کو اختیار کرتا ہے۔ اہنکار سے واسنا جنم لیتی ہے واسنا سے کرم پھل دوند راگ دویش اتیادی پیدا ہوتے ہیں۔ جیوں جیوں واسناؤں کو پورا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے توں توں کرم کا چکر بڑھتا ہے۔ کرم در کرم ہوتے ہیں اور اُن کے پھل سروپ واسناؤں میں بھی اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے جو جو واسنائیں اپورن رہ جاتی ہیں اور یہ شریر یاترا سمایت ہو جاتی ہے ان کی پورتی کے واسطے اور کئی شریر دھارن کرتا ہے۔ اس طرح سے جیو واسنا کے

انادی چکر میں انیک جنموں اور شریروں کو پاتا ہوا اوپر نیچے جونیوں میں چکر کاٹتا ہے یہی جیو کا سنسار چکر ہے اور ہر جیو کا سنسار اپنا اپنا ہے۔ چونکہ اس سنسار کا کوئی آد انت دکھائی نہیں دیتا اس واسطے اس کو سنسار ساگر کہا گیا ہے۔

سنسار سے پار اُترنے کا مطلب شریر کی سماپتی ہی نہیں۔ کیونکہ ایک شریر کے ناش سے اور سریر پراپت ہو سکتے ہیں اور یہ سلسلہ انادی کال سے چلا آرہا ہے۔ جیو مندرجہ بالا سنسار ساگر میں غوتے کھا رہا ہے کیونکہ بے بس ہوا جنم مرن کے چکر میں گھمایا جاتا ہے پار اترنے کا مطلب صرف یہی ہے کہ اس سنسار کی جڑ جو اگیان یا اہنکار ہے اس کا ناش کیا جاوے جس سے واسناؤں کی شانتی ہو۔ واسنا کے ناش سے من کا ناش ہو گا اور شریر اُتپتی کا کوئی کارن شیش نہیں رہے گا۔ اگر اس شریر کے ہوتے ہوئے نر اہنکار ہو کر زندگی گذار لیا تو سمجھ لو کہ سنسار ساگر کو تیرنے کے لئے جہاز ہی حاصل کر لیا۔ باقی عمر سنسار ساگر کی سیر ہو گی جو ناؤ کے کنارے لگنے پر سماپت ہو گی۔

اہنکار کی شانتی کیونکر ہو گی۔ اگیان کس طرح دُور ہو گا۔ اس کا جواب بھگوان دے رہے ہیں۔ جب منش اپنے آپ کو شکتی رہت جان لیتا ہے اور کلہم اپنے تئیں ایشور کے حوالے کو دیتا ہے سمرپن بُدھی سے سارے کام کرتا ہے اور نت ہی ایشور کا سمرن بھجن دھیان آدی کرتا ہے جس سے وہ اپنے شریر میں رہنے والے اہنکار کو بھول جاتا ہے اور اُس کی جگہ وہاں اپنے ہر دلیشور پورن سچدانند پرمیشور کو براجمان اور کارکنان دیکھ لیتا ہے اس وقت اس کا اگیان اور اہنکار دونو ناش ہوتے ہیں۔ اور ست وستو کا شدھ گیان پراپت ہوتا ہے۔ یہی بھگت کا سنسار ساگر سے پار اُترنا ہے۔

اس لئے بھگوان نے ارجن سے یوں کہا ؏

| | |
|---|---|
| جو اعمال سب مجھ پہ قرباں کریں | پرستش مری بادل وجاں کریں |
| جو مقصود اعلیٰ مجھی کو بنائیں | فقط میرے ہی دھیان میں دل لگائیں |

میں کرتا ہوں ارجن اُنھیں کا مگار　　　تناسخ کے فانی سمندر سے پار
دل اپنا جو مجھ میں لگاتے رہیں　　　مجھی سے نجات اپنی پاتے رہیں

---

دوہا۔ تاں تے ارجن بُدھ من۔ موہی میں تو راکھ
یا آگے مو دیہہ میں۔ بسے تو ابھلاکھ　(12 - 8)

---

بھاوارتھ۔ اے ارجن تو میرے میں من اور بُدھی کو لگا۔ اس کے بعد تو میرے میں نواس کریگا۔ اس میں ذرا بھی شک نہیں ہے۔

(شرح) اے ارجن میں اننہ چت اُپاسکوں کو بہت جلدی سنسار ساگر سے پار کر دیتا ہوں اسلئے تو بھی اپنا من اور بدھی میرے ارپن کر دے اور دیکھ یہ من اور بُدھی تیرے نہیں میرے ہو جائیں گے۔ تو اپنی اِچھّا سے کوئی کام نہیں کر پائیگا۔ سدا کے لئے کرم پھل دوند سے مکت ہو جائیگا۔ نہ اہنکار رہیگا نہ واسنا اُتپن ہوگی۔ اس طرح سے میں تیرے شریر کے اندر باہر بھر جاونگا اور تو اپنے آپ کو میرے اندر محصور محسوس کریگا۔ یعنی تو میرے میں نواس کرے گا۔ میں بالکل ٹھیک کہتا ہوں شک نہ کر۔

مہاراج جنک نے رشی اشٹاوکر سے کہا تھا کہ آپ مجھے اتنی دیر میں برہم گیان دیدیں جتنی دیر میں گھوڑے پر سوار ہونے کے لئے ایک رکاب میں پیر رکھ دوسری رکاب میں پیر رکھا جاتا ہے۔ رشی نے جواب میں کہا۔ ایک شرط مانو تو ضرور دوں گا۔ انھوں نے کہا شرط یہ ہے کہ تم اپنا من ہم کو دیدو۔ ہم تمھیں آنکھ کے جھپکنے میں برہم کا گیان کرا دیں گے۔ راجہ نے شرط منظور کر لی۔ اشٹاوکر نے کہا اب تمہارا من میرا من ہو چکا ہے۔ تم کوئی سوچ وچار کا کام اس سے نہیں لے سکتے۔ سنکلپ شونیہ ہو جاؤ جب تک میں تمھیں دوبارہ من پر ادھکار نہ دیدوں کیا ہوا۔ فوراً راجہ کو نروکلپ سمادھی اوستھا پراپت ہوگی۔ گھوڑے پر سواری کا خیال بھی وہیں دھرا رہ گیا۔ اسطرح

من اور بُدھی بھگوان میں لگ جائیں تو پھر سنسار کہاں رہ سکتا ہے اور اہنکار کہاں ٹھہر سکتا ہے اور جب اہنکار ہی نہ رہا تو یہی ایک پردہ تھا جو ہم کو اپنے مالک سے جدا کئے ہوئے تھا ورنہ پرماتما تو پہلے ہی ہر دیہ میں موجود تھے اہنکار کی وجہ سے پرتیت نہیں ہوتے تھے اور ہم اپنے آپ کو کچھ اور کا اور مان بیٹھے تھے۔ جب من بدھی کو بھگوت ارپن کر دیا۔ اہنکار کا پردہ ہٹا تو بھگوان کو دیکھا جو اپنا آپ (آتما) ہی نکلا۔ یہی پرماتما آتما کا میل ہوا۔ پرماتما میں نواس کہو۔ سچ کھنڈ واس کہو۔ یا پرم دھام (پراپتی) کہو۔ مطلب ایک ہی ہے۔ یاد رہے کہ برہم لوک ست کھنڈ پرم دھام کوئی خاص مقام نہیں ہے۔ جہاں روحیں آرام کرتی ہیں یا مالک سے ملتی ہیں بلکہ سادھنا کی انتم اوستھا اور پرم گتی کا نام ہے۔ اسی لئے بھگوان نے ارجن سے یوں کہا ؎

لگائے تو مجھ میں دل اپنا لگا | مجھی میں تو کر محو عقل رسا
تو پھر اس میں ہرگز نہیں کچھ کلام | تو پائیگا مجھ میں قیام و دوام

---

دوہا۔ جو تو مو میں نہ سکے چت اپنو ٹھہرائے
کر ابھیاس مو ملن کو۔ مو ہے نرنتر دھیائے (12 - 9)

---

بھاوارتھ۔ اگر تو من کو مجھ میں اڈول ستھر کرنے میں اسمرتھ ہے۔ تو ہے ارجن۔ ابھیاس روپ یوگ سے تو مجھے پانے کی اچھا کر۔

(شرح) سادھنا میں لگے ہوئے جگیاسو جانتے ہیں کہ من کو ایک شئے پر ٹکانا کسقدر مشکل ہے اور پھر ایشور جو بہت سوکشم وستو ہے اس میں اس کا لگ جانا یا رم جانا اور بھی مشکل ہے لیکن ایسا کیوں ہے۔ آپ سجن غور کریں کہ من کا سوبھاؤ منن کرنا۔ چنتن کرنا۔ کلپنا کرنا۔ یعنی کسی نہ کسی وشئے پر لگا رہتا ہے جس طرح بھنورا خوشبو کی تلاش میں پھول کی ہر پنکھڑی اور ہر کیاری میں چکر

کاٹتا ہے۔ اس لئے نہیں کہ چکر کاٹنا اس کا سوبھاؤ ہے بلکہ اس لئے کہ جس خوشبو کے بھنڈار کو وہ تلاش کرتا ہے وہ اُسے ملتا نہیں۔ جہاں اُسے ترپتی کی آشا ہوتی ہے۔ وہاں تو بالکل مست ہو کر لیٹ جاتا ہے اور اپنا آپ بھول جاتا ہے۔ یہی حال ہمارے من کا ہے۔ اس کو بھی آتمانند کی چاٹ لگی ہے اور اس کی کہیں ترپتی نہیں ہوتی۔ ہر جگہ اپنے سردت اور اُدگم ستھان (آتما) کے آنند کو ڈھونڈتا ہے۔ جہاں بھی آنند کے کچھ کن مل جاتے ہیں وہاں بدمست ہو جاتا ہے۔ اس لئے اِدھر اُدھر گھومنا اس کا خاصہ نہیں بلکہ ایک جگہ ٹھہرنا یا ٹکنا ہی چاہتا ہے۔ بشرطیکہ اس کو درست آشرہ یا ٹکاؤ کا استھان ملے۔ فی الحال یہ رسیک منی رام جہاں رس ملتا ہو وہاں ہی چلا جاتا ہے۔ اگر آپ اس کو بھگوت نام کا رس چکھا دیں تو پھر یہ کہیں بھی نہیں جائیگا۔ جن کے من کو ایک بار پربھو پریم کا رس ملا ہے۔ اُن کو دوسرا رس پھیکا ہو گیا ہے۔ کبیر صاحب نے کہا ہے

ع "جب ایہ رس آوا اوہ رس نہ بھاوا" اس لئے بھگوان ارجن سے کہتے ہیں۔

اے ارجن۔ اگر تیری بُدھی اور تیرا من ستھر اچل اور اڈول ہو کر مجھ میں نہیں ٹکتے تو پھر تُو ابھیاس یوگ کا آشرہ لے یعنی من کو ٹھہرانے کا بار بار ابھیاس کر۔ من کن کن طریقوں سے ٹھہرتا ہے۔ بھگوان اس وشے پر کافی روشنی ڈال چکے ہیں۔ ادھیائے ۶ تا ۱۰ من کو اڈول رکھنے کے سادھن ہی بتلاتے ہیں۔ انہی سادھنوں کا بار بار مشق کرنا ہی ابھیاس ہے اور اسی ابھیاس سے میں تجھے آملونگا تو ایسی آشا رکھ اور سادھن میں لگ جا۔ یہاں سجن نوٹ کرلیں کہ شریر کر کے بھگوان ارجن کے پاس ہیں۔ اور نت ساتھ رہنے سے پراپت ہیں۔ پھر بھی بھگوان اُن کو اپنی پراپتی کے طریقے بتلا رہے ہیں گویا وہ اب ملے ہوئے نہیں ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ یہ میل شریروں کا میل نہیں۔ جس کا ذکر بھگوان کرتے ہیں بلکہ چدآکاش اور

بچن ماتر ستا کے اندر ایکتا روپی ملاپ (میل) نہ ہے۔

جو قائم نہ تو رکھ سکے مجھ میں دل | نہ یکسو رہے دھیان میں مستقل
تو ابھیاس سے کر تلاش کمال | اسی یوگ سے ڈھونڈ ارجن دھمال

دوہا۔ جو ابھیاس نہ کر سکو۔ کرم سمر پن ہو ہے
میرے کرمن کرت ہی۔ سدھ ہو ویگی تو ہے (12-10)

بھاوارتھ۔ اور اگر تو ابھیاس میں بھی اسمرتھ ہے تو کیول میرے لئے کرم کرنے کے پرائن ہو۔ اس پر کار میرے ارتھ کرموں کو کرتا ہوا سِدھی کو پالیگا۔

(شرح) اے ارجن۔ اگر تو اپنے آپ ابھیاس کے قابل نہیں خیال کرتا ہے۔ تجھ سے نام جپ۔ تپ۔ سوادھیائے دھیان وغیرہ اگر نہیں ہو سکتے تو اس سے بہتر ہے کہ تو سمرپن بُدھی سے کرم کرتا چلا جا۔ یعنی جو جو کام تجھ سے سرزد ہو اُسے تو میرے ارپن کر دے۔ اپنا کرتاپن کا ابھمان دُور کر دے تو تجھے ہی کرتا جان اور اپنے کو محض ایک آلہ کار سمجھ۔ ایسا کرنے سے کرم تجھے چھو نہیں سکیں گے اور اُن کے نیک و بد پھل بھی تجھ کو نہیں بھوگنے پڑیں گے۔ تو کرم کرتے ہوئے سدا الپت رہیگا۔ دوسرے لفظوں میں کرم کرتے ہوئے تو نِشکرم ہوگا۔ اس طرح سے جب نشکام بُدھی سے کرم کرکے مجھے ارپن ہو جائیں گے تو انہی کرموں کے کرتے کرتے ہی تو میری پراپتی روپی سِدھی کو حاصل کرلیگا یعنی مجھے پالیگا۔

بھگوان نے سب پہلے ارجن کو بھگوان میں دل لگانے کا نسخہ بتلایا۔ اگر دل نہیں دیا جا سکتا تو پھر دل لگانے کا ابھیاس کرنے کو کہا۔ اگر ابھیاس نہیں ہو سکتا تو سمرپن بدھی سے کرم کرنے کو کہا۔ تاکہ جو بھی نسخہ ارجن کو پسند آئے وہی اپنا لے۔

تو ابھیاس کے ہو نہ قابل اگر — تو پھر میری خاطر سب اعمال کر
مرے واسطے ہی جو عامل ہو تو — تو اعمال سے مردِ کامل ہو تو

دوہا۔ جو تو ایہہ نہ کر سکے۔ موسرنی انوراگ
سرب کرم کے پھلن کو۔ ارجن دے تو تیاگ (12 - 11)

بھاوارتھ۔ اے ارجن۔ اگر تو یہ بھی نہیں کر سکتا تو جیتے ہوئے من والا ہو کر میرے یوگ کی شرن لے اور سب کرموں کے پھل کو تیاگ کر کرموں کو کر۔

(شرح) بھگوان نے ارجن سے کہا تھا کہ اگر تو ابھیاس نہیں کر سکتا۔ تیرے پاس وقت کی کمی ہے۔ یا جپ تپ اور سوادھیائے میں تمہارا جی نہیں لگتا۔ یا تمھیں یہ سب کارروائی مشکل معلوم ہوتی ہے تو اس سے آسان نسخہ بتلاتا ہوں جس میں کچھ کرنے کی آوشکتا نہیں ہوگی۔ اے ارجن تو بے شک کوئی خاص بھجن دھیان اتیادی نہ کر۔ اور خوب اپنے دُنیا کے دھندوں میں دل لگا کر کام کر۔ لیکن صرف ایک ہی شرط ہے کہ تو اپنے کو کرتا مت مان۔ تو کسی کام کا فاعل نہ بن کرتا پن کی بُدھی کا تیاگ کر۔ تیرے سب کرموں کا کرتا دھرتا کارن ایشور ہی ہے۔ تُو تو محض ایک اوزار کی حیثیت رکھتا۔ ایسا سمجھ۔ تو یہی جان کہ تو ہے ہی نہیں ایک ماتر بھگوان ہی تمہارے شریر میں واس کر رہے ہیں۔ وہی بولتے ہیں۔ وہی سنتے ہیں۔ وہی کھاتے پیتے اُٹھتے بیٹھتے سوچتے سمجھتے اور شریر سے کام لیتے ہیں یا وہ موجود ہیں یا شریر ہے۔

ان دو کے علاوہ تمہاری کوئی ہستی نہیں ہے۔ اس طرح سے پورن سمرپن بُدھی کو پراپت کرو اور اپنے تمام نیک و بد کام بھگوت ارپن ہونے دو۔ اس سے کرم تمھیں چھو نہیں سکیں گے اور اس طرح تم ایشور پراپتی روپی سِدھی کو فوراً

حاصل کرو گے۔ اس میں ذرا بھی شک نہیں ہے اور اگر تم اپنے آپ کو نفی نہیں کر سکتے۔ "میں نہیں ہوں"، کے نسخہ کو آپ کی رجوگنی بدھی گرہن نہیں کرتی تو کوئی حرج کی بات نہیں۔ میں اس کے علاوہ بھی کچھ اور علاج تجویز کرتا ہوں۔
اے پیارے ارجن۔ تم مجھے اتی پریہ ہو۔ اور میں چاہتا ہوں کہ تم جلد از جلد میری ذات لایزال میں وصال پاجاؤ اور آنند مگن ہو کر اپنی ڈیوٹی دھرم یا فرض کو پورا کرو۔ میں جانتا ہوں تم کھشتری ہو اور تمہارے لئے کرتاپن کا ابھمان چھوڑ دینا اتنا آسان کام نہیں ہے۔ اس لئے سنو۔ بیشک اپنے ورن آشرم کے انوسار دید دہت تمام کاریہ کرو لیکن اس میں بھی صرف یہ خیال رکھو کہ تم کسی وشیش پھل کی آشا سے یہ کام نہیں کر رہے۔ کام کا پھل اچھا ہو یا نہ۔ تمہارا اس سے کوئی سمبندھ نہیں ہونا چاہئے۔ تمہیں تو صرف کام ہی کرنا ہے اس کے علاوہ تم لاپرواہ رہو۔ دھرم شاستروں کے مطابق اور لوک آچار میں جو جو تمہارے دھرم ہیں ان کو خوب اچھی طرح دل لگا کر پالن کرو۔ لیکن اُن کے ساتھ اپنی آشا یا واسنا اتیادی ہرگز نہ رکھو۔ آپ کو کچھ بھی نہیں چاہئے۔ اس طرح سے سارے کرموں کے پھل کا تیاگ کر کے کرموں کو کرتے جاؤ اور اُس کے بعد ان سے کوئی واسطہ نہ رکھو۔

اے ارجن۔ تم اس میں ذرا بھی شک نہ کرو کہ یہ مشکل کام ہے یا نہیں بن پائیگا کیونکہ ایک دفعہ اگر تمہاری بُدھی اس وشے کو اچھی طرح گرہن کر لیگی تو پھر ساری کریائیں سوبھاوک ہو جاویں گی اور یہی واچھنیہ ہے۔ ذرا دھیان تو دو۔ جب تک یہ شریر جیوت ہے یعنی پران وایو اس کے اندر باہر چلتا ہے۔ تب تک اس کے سارے انگ اپنے آپ ہی ہلتے جلتے۔ کچھ نہ کچھ کرتے رہتے ہیں اور اس معاملہ میں یہ مجبور ہیں۔ اگر آپ ہٹھ پور وک کسی انگ کی حرکت یا کارروائی کو روک

دیں گے۔ تو وہ انگ بہت جلدی ناکارہ ہو جائیگا۔ اور اگر آپ اپنا ذاتی ارادہ اس میں شامل حال نہ کریں۔ صرف دیکھا ہی کریں۔ اپنا نج سروپ پراپت ساکشی پد کو گرہن کریں۔ تو حسب ضرورت اور حسب موقعہ سب انگ اپنا اپنا کام کریں گے۔ من بچار کرے گا بُدھی فیصلے دیگی اور گیان اندریاں باہر سے ہر پرکار کی خبریں لاکر مہیا کریں گی اور کرم اندریاں بُدھی کے فیصلے کی پورتی میں لگ جاویں گی۔ اور اس سے سوتہ سدھ کام ہو جائیگا آپ بے شک محض نگراں رہیں۔ اس طرح بغیر آپ کی وساطت کے اور کرتا پن آدی کی غلاظت کے جو کام ہو گا وہ نہایت درست اور من چاہا پھل لانے والا ہو گا۔ آپ اس سارے تماشے کو دیکھا کریں۔ اتنا ہی کافی ہے۔ اسی سے آپ کے سارے کرم سوبھاوک ہو جاویں گے۔ اور پھل تیاگ پورک ہو دیں گے۔ یہ کرم باندھنے والے نہیں ہونگے بلکہ مکتی کے داتا ہوں گے۔ اس لئے میں تمھیں بار بار زور دیکر کہتا ہوں۔ اے ارجن تم سارے کرموں کو پھل تیاگ کر کے کرو۔ اپنے من کو اپنے قابو میں رکھو۔ یعنی اس کے نگراں رہو۔ یہی پھل تیاگ کے کرم کرنا ہی میرا نشکام کرم یوگ ہے جس کے لئے تمھیں پریرنا کر رہا ہوں سے

| | |
|---|---|
| تو لے پھر مرے یوگ کا آشرا | ریاضت میں بھی گر تو بیٹھا رہا |
| کئے جا عمل چھوڑ دے ان کے پھل | تو رکھ دل یہ قابو کئے جا عمل |

---

دوہا۔ گیان بھلو ابھیاس سے۔ تاں تے دھیان وشیکھ
پھل تیاگ تاں تے بھلو۔ تیاگ شانت کو دیت (12-12)

---

بھاوارتھ۔ ابھیاس سے گیان سریشٹ اور گیان سے دھیان سریشٹ ہے۔ دھیان سے بھی سب کرموں کا پھل تیاگ کرنا سریشٹ ہے اور تیاگ سے فوراً پرم شانتی ملتی ہے۔

(شرح) اے ارجن۔ پھل اچھا رہت کرم کرنے کا ڈھنگ جو میں نے تم کو بتلایا ہے اور
جس کو میں نے نشکام کرم یوگ کا نام دیا ہے۔ میں اس کی کہاں تک تعریف کروں۔ صرف
تمہارے پیار کی وجہ سے بار بار تمہیں سمجھا رہا ہوں۔ وہ کون سا کام ہے۔ جو منش ابھیاس
سے نہیں کر سکتا۔ منش درڑھ نشچے کر کے اگر اُڑنے کی سدھی پانا چاہے تو وہ بھی اگر
ہمت نہ ہارے تو ضرور پا لیتا ہے۔ جس پرکار کی سدھی پانے کی اچھا ہو۔ اسی طرح کا
سادھن ابھیاس میں لگنا چاہئے اور نت نرنتر اسی ابھیاس میں لگے رہنے سے بہت
جلدی سدھی ملتی ہے۔ دیکھو۔ آکاش مارگ میں جو دایو یان سے اُڑتے ہیں۔ جو پربتوں
کو چیرتے ہیں۔ دریاؤں سے نہریں نکالتے ہیں۔ دریاؤں میں بندھ مارتے ہیں۔ بڑے
بڑے پُل بناتے ہیں۔ ریڈیو۔ بجلی۔ تار۔ وائرلیس۔ انیک پرکار کے شستر اور استر
اور طرح طرح کی مشینیں اور کلیں جو منش نے بنائی ہیں۔ یہ سب اس کے ابھیاس کا ہی
نتیجہ ہے۔ اسی ابھیاس سے اگر کوئی شانتی۔ سکھ کے ساگر پرمیشور کو ملنا چاہے تو کیا یہ
کوئی مشکل ہے۔ نہیں۔ یہ بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن اس میں صرف نشچے کی درڑھتا۔ ارادے
کی پختگی۔ شردھا اور ابھیاس کی ضرورت ہے۔ مشکلات سے آدمی گھبرائے نہیں اور راستہ
چلتا رہے تو ضرور منزل پر پہنچ ہی جاتا ہے۔ ابھیاس کی اتنی مہما ہے۔ لیکن اے ارجن یہ تو
یقین سے سمجھ گیان کے بغیر ابھیاس کی کوئی قدر نہیں۔ گیان سے ہی ابھیاس کی پورتی
ہوتی ہے۔ گیان کے بغیر محنت محض مزدوری کی مزدوری ہے جو محض کسی کے کہے پر عمل
کرتا ہے اور اس عمل کا ردِ عمل نہیں جانتا اور جو گیان کو حاصل کر کے خود ابھیاس کرتا
ہے اور دوسروں سے کام لیتا ہے۔ وہی گیان اور دگیان سمپن ہوتا ہے۔ اس لئے
ابھیاس سے گیان سریشٹ ہے۔ جب تک آدمی کسی تھیوری کو اچھی طرح ذہن نشیں
نہ کرے وہ اس سائنس یا مسئلے میں پوری دسترس نہیں حاصل کر سکتا۔ اسلئے تھیوری
کا جاننا بہت ضروری ہے۔ ہماری بڑی بڑی یونیورسٹیوں اور وشو ودیالوں و کالجوں

میں لڑکوں کو مختلف مضامین پر تھیوریاں ہی پڑھائی جاتی ہے اور پھر ان کا عمل اور ردّعمل بھی کچھ بتا یا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ وہی بچے جوان ہو کر ڈگریاں حاصل کر کے اپنے جیون کی پریوگ شالا (لیبارٹری) میں اسی تھیوری کے گیان کو ویگیانک کے روپ میں استعمال کرتے ہیں۔ جس سے ان کے سماج کو اور دیش کو فائدہ پہنچتا ہے۔ یہی حال ادھیاتمک جگت کا ہے۔ اے بھائی۔ جو لوگ مجھ پرم آتما کی کھوج میں لگ جاتے ہیں۔ ویراگ اور وویک کے ذریعہ میرے متعلق گیان حاصل کرتے ہیں۔ جہاں سے بھی یہ گیان ملے وہ تھوڑا تھوڑا جمع کرتے ہیں۔ ست شاستروں کا پاٹھ کرتے ہیں اور سنتے ہیں سنتوں اور مہاتماؤں کا ست سنگ کرتے ہیں۔ ان کے وچنوں کو سنتے ہیں۔ دوسرے جگیاسوؤں اور مہان آتماؤں کے جیون سے لابھ اُٹھانے کے لئے ان کے جیون چرتر پڑھتے ہیں۔ اس طرح سے وہ میرے گیان کو شرون کرتے ہیں اور پھر خوب منن کرتے ہیں۔ اے ارجن یہ لوگ بھی دھنیہ ہیں اور پہلے جن کو میں نے ابھیاس میں یُکت بتلایا ہے۔ ان سے یہ بہت سریشٹ ہیں۔ لیکن ہے متر۔ اس شرون اور منن سے ندھیاسن (دھیان) کی مہما بہت زیادہ ہے۔ اسی واسطے کہا ہے کہ گیان سے دھیان بہتر ہے۔ دھیان کسی وستو میں جس کو اپنا لکشیہ یا دھئے بنایا ہے۔ آپ کو اس طرح جوڑ دینا ہے کہ باقی تمام اشیا بھول جائیں اور کچھ نظر نہ آئے اور صرف اپنا دھئے ہی سامنے دکھائی دے۔ ایسی اوستھا کا نام دھیان ہے۔ یہی دھیان ہی اپنی پرگاڑھ اوستھا میں سمادھی میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ اسی دھیان کو ویدانت شاستر میں ندھیاسن کہتے ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ جس گیان کو ہم نے سن یا پڑھ کر حاصل کیا ہے اور جس کا منن کر کے ہم نے اپنے یقین اور نشچہ کا جزو بنایا ہے۔ اب اس کا بار بار چنتن کریں اور اُسے اپنا جزو زندگی بنالیں۔ وہی اصول فقہی باتیں محض ذہنی طور پر ہمارے دماغ تک ہی محدود نہ رہیں۔ محض کتھنی گیان نہ ہو۔ بلکہ وہ ہمارے رگ و ریشہ میں اُتر جائے۔ ہمارے جیون کی ہر گھٹنا سے سوبھاوک طور پر پرگٹ ہو۔ اس کو اُپدیش دے کر

زبان سے کہنے کی ضرورت نہ پڑے۔ بلکہ ہمارا وجود ہی اس کی جیتی جاگتی تصویر اور شہادت ہو جائے اور یہ تب ہو سکتا ہے۔ جب ہم تیل کی دھارا کی طرح اکھنڈ روپ میں ندھیاسن کریں اور کرتے ہی چلے جاویں۔ جب تک ہمارا سوبھاؤ ویسا ہی نہیں ہو جاتا۔ کیونکہ ندھیاسن سے ہی ساکشاتکار ہوتا ہے اس طرح اے ارجن آپ نے جان لیا کہ ابھیاس سے گیان اچھا ہے اور گیان سے دھیان بہتر ہے۔ اب ابھیاس سے شاستروں کا پڑھنا اور پڑھانا وغیرہ مطلب لیا جاوے تو ابھیاس سے شرون گیان۔ گیان سے مراد منن گیان اور دھیان سے ندھیاسن سمجھنا چاہئے۔ اس طرح سے یہ ایک ہی رستے کی تین منزلیں ہو گئیں گیان مارگ پر سب سے پہلے شرون ہوتا ہے۔ جس کو علم الیقین کہتے ہیں کیونکہ شرون محض سے ہمارا یقین ہمارے علم تک محدود ہوتا ہے۔ دوسری اوستھا منن ہے جس کو حق الیقین کہتے ہیں۔ اس حالت میں ہمارا یقین دماغ تک محدود ہوتا ہے ہم بدھی دوارا اپنے جانے ہوئے گیان کو ست مانتے ہیں۔ اس کی پرگاڑھ اوستھا کا نام ندھیاسن ہے جس کو عین الیقین کہتے ہیں۔ اس حالت میں ہمارا یقین ہماری ذات سے علٰحدہ نہیں رہ جاتا ہے سروپ بھوت ہوتا ہے۔ زندگی کا حصہ ہوتا ہے دل میں یقین گھر جاتا ہے۔ ہم اور ہمارا یقین عین ایک روپ ہو جاتے ہیں۔ اس طرح بھی شرون سے منن اچھا ہے اور منن سے ندھیاسن بہتر ہے۔

اب اے ارجن غور کریں کہ اس دھیان (ندھیاسن) سے بھی بہتر ایک شے ہے وہ ہے سوبھاوک کرم۔ پھل اچھا رہت ہو کر کرم کرنا۔ کام تو سب ہوں لیکن ان میں کسی پھل کی پراپتی کی خواہش نہ ہو دھیان کا پھل سمادھی ہے اور سمادھی بدھی کی اڈول سم اوستھا کا نام ہے۔ جیسا کہ یہ شبد ہی بتا رہا ہے۔ سم۔ دھی۔ بدھی کو دھی کہتے ہیں۔ سم برابر کو کہتے ہیں۔ اس لئے اے ارجن جب میں سمادھی کا نام لیتا ہوں تو میں دوسرے یوگیوں کی طرح جڑ سمادھی کی طرف اشارہ نہیں کرتا نہ میں اُسے چاہتا ہی ہوں۔ میں تو سہج سمادھی

سہج اوستھا۔ سہج یوگ کا استاد ہوں اور ہمیشہ اسی کی طرف تمہاری پریرنا کرتا ہوں۔ جس دھیان کو میں کہہ رہا تھا اس کے پھل سروپ تم کو سہج اوستھا پراپت ہوگی۔ جس میں من تمہارے قابو میں ہوگا۔ بُدھی سم ہوگی اور تم پورے چیتن سروپ ہو جاؤ گے۔ ہاں تمہارا متھیا دیہہ ابھمان ناش ہو جائے گا۔ تمہاری درشٹی تبدیل ہو جاویگی۔ وہ سرد تر سرب کال مجھ پار برہم کو دیکھے گی۔ اس وقت جتنے کام تم سے سرزد ہوں گے وہ سارے سوبھاوک کام ہوں گے ان میں نہ کوئی خودی (کرتاپن) اور نہ کوئی غرض ہوگی اور وہ کام تمہارے سمیت سرو بھوت پرانیوں کے ہت کے لئے ہی ہوں گے۔ اسی کو میں کرموں میں پھل اچھا کا تیاگ کہتا ہوں۔ اے ارجن۔ کیا اب بھی تمھیں شک ہے۔ پھل اچھا رہت کرم یوگ ہی سب سے سریشٹ ہے۔ جس اوستھا کے حاصل ہوتے ہی تت کال ہی آتم ساکشاتکار آتم لابھ روپی شانتی کی پراپتی ہوتی ہے۔ بار بار وچار کرو۔ پیارے۔ اگر تمھیں کوئی شک ہے تو ابھی بتاؤ۔ میں دُور کئے دیتا ہوں۔ ایک بار پھر سنو ؎

کہ افضل ہے ابھیاس کرنے سے گیان　　مگر گیان سے بڑھ کے ہوتا ہے دھیان
ہے ترک ثمر دھیان سے بھی فزوں　　کہ ترک ثمر سے ہو فوراً سکوں

---

دوہا۔ دویش نہ کا ہو سوں کرے۔ متر بھائے کر جوے
اہنکار ممتا کو تجے۔ دُکھ سکھ سم تاں ہوئے (12-13)

---

بھاوارتھ۔ اے ارجن۔ ایسا شانتی وان پرش سب بھوت پرانیوں میں کسی سے دویش نہیں کرتا۔ سب سے متر بھاونا رکھتا ہے اور سب پر دیا کرتا ہے۔ نیز اہم وہم یعنی اہنکار اور ممتا سے رہت ہوا دُکھ سکھ دونو کی پراپتی میں سمان اور کھماوان رہتا ہے۔
(شرح) بھگوان ارجن کو بتا رہے تھے کہ شرون سے منن اچھا ہے۔ لیکن منن سے ندھیاسن اچھا ہے اور ان تینوں کا پھل سروپ ساکشاتکار ان سب سے سریشٹ ہے۔ کیونکہ جن

لوگوں کو سروپ کا ساکشات کار ہوا ہے۔ وہی سچے نشکرمی ہو سکتے ہیں اور وہی پھل اچھا رہت کرم کرنے میں سمرتھ ہوتے ہیں اور اُنہی کو سچی شانتی کی پراپتی ہوتی ہے۔ ایسے شانتی کو پائے ہوئے پُرشوں کے لکشن کیا ہیں۔ وہ بھگوان اس شلوک میں درشا رہے ہیں۔ سب سے پہلے ادویشٹا یعنی دویش سے رہت کہا۔ عام طور پر انسان سنسارک پدارتھوں میں انوکول اور پرتی کول کی بھاؤنا رکھتا ہے۔ کچھ اشیا کو مرغوب اور مطلوب جانتا ہے اور کچھ دیگر کو نامرغوب اور غیر مطلوب مانتا ہے۔ اسی بھید بُدھی سے انوکول اشیا میں راگ اور پرتی کول پدارتھوں میں دویش ہو جاتا ہے۔ جس پُرش نے آتم ساکشاتکار کر کے اپنے آپ کو پرماتم روپ نشچے کیا ہے۔ اس کی بھید بُدھی جاتی رہتی ہے۔ اس کو "بن ترن پربت سب پار برہم" دکھائی دیتے ہیں۔ اس لئے ان کے لئے نہ کوئی مرغوب ہے نہ نامرغوب نہ کسی میں راگ ہے نہ دویش۔ اس لئے وہی سچے ویراگی ہیں اور وہی ادویشٹا۔ یعنی دویش سے رہت۔

اب جن کے ہردے میں راگ دویش نہیں ہے جو سب بھوت پرانیوں میں ایک پرماتم دیو پربھو کو دیکھتے ہیں۔ جن کی کیمیائی نظر برتنوں پر نہیں بلکہ مٹی تک دیکھتی ہے زیورات کو نہیں سونے کو دیکھتی ہے۔ شریروں کو نہیں بلکہ شریروں کے اندر واس کرنے والے انتریامی امرت آتما کو جانتی اور پہچانتی ہے۔ وہ بھید درشٹی نہ رہنے کے کارن سب سے مترتا کی بھاؤنا رکھتے ہیں۔ وہی نسوارتھی مترتا کی بھاؤنا والے وشوامتر ہیں اور اُن کی ہیتو رہت سوبھاوک دیا سب پر بنی رہتی ہے۔ وہ کسی پر غصہ نہیں کرتے بلکہ قصوروار کے قصور معاف کرتے ہیں۔ اُن کا جزوی اہنکار یعنی شریر ماتر میں اہم پن ختم ہو جاتا ہے اس لئے وہ اہنکار سے رہت ہیں۔ اور اسی لئے اُن کا اپنا بھی کچھ نہیں۔ وہ کسی شے میں میرا پن کا اطلاق نہیں کرتے یا تو سارا سنسار ہی اُن کا ہے یا کچھ بھی اُن کا نہیں ہے اس طرح "میں میری" سے رہت ہو کر وہ جب پھل اچھا رہت کرم کرتے ہیں۔ تو کرم پھل

دوندیعنی مان اپمان ۔ لابھ ۔ہان ۔ یش اپ یش ۔ دُکھ سکھ اتیادی میں یکساں حال رہتے ہیں ۔ ہرش یا شوک کو پراپت نہیں ہوتے ۔ اس طرح سمتا روپی سنگھاسن پر براجمان ہو کر وہ سدا ہی کھشما کی مورتی ہو کر دیا اور کھما کرتے ہیں ۔ دوسرے لفظوں میں ان کا پریم اس قدر اگادھ ہو جاتا ہے ۔ وہ اپنے پریتم پربھو سے اس قدر گھُل مِل جاتے ہیں ۔ کہ تو دیگر من دیگرم کا سنکلپ تک باقی نہیں رہ جاتا ۔ اور جہاں اکھنڈ اکھشے پریم اگر ڈیرہ ڈالتا ہے ۔ وہاں کرونا ۔ دیا ۔ مترتا ۔ مُدتا اور کھشما روپی پریوار بھی آبراجتا ہے ۔ اس طرح بھگوان کے بنائے ہوئے یوگ کا انوسرن کرنیوالا یوگی نت شانتی کو پاتا ہے ۔ کسی سے دویش نہیں کرتا ۔ سب کا متر ہے دیادان کھماوان دُکھ سکھ میں سمان اور اہنکار اور ممتا سے رہت سدا براجتا ہے ۔ اس آشے کو پرگٹ کرتے ہوئے بھگوان نے یوں کہا ہے

وہ انسان جو دُکھ سکھ میں ہموار ہے ۔ جو ہر اک کا ہمدرد و غمخوار ہے
کسی کا نہ بیری ہو بخشے قصور ۔ خودی سے بھی دُور اور تعلق سے دُور

دوہا ۔ سدا رہے سنتوکھ سے ۔ من راکھے نج ہاتھ
پران بُدھ مو میں دھرے ۔ بہو پیارو موہے بھاکھ (12 - 14)

بھاوارتھ ۔ جو یوگ یکت ہوا سدا سنتشٹ ہے اور من اندریوں سہت شریر کو وش میں کئے ہوئے ہے ۔ درڑھ نشچے والا ہے ۔ جھ میں ارپن کی ہوئی من بُدھی والا پرش مجھ کو بہت پیارا ہے ۔

(شرح) شری کرشن جی نے کہا ۔ اے ارجن ۔ شانتی مان پُرش کے اور لکشن سنو ۔ وہ اہنکار سے رہت 'نرمم' کسی سے دویش نہ کرنیوالا سب کے ساتھ یکساں متر بھاؤنا رکھتا ہوا سب کا پریمی اور کھماوان ۔ دُکھ سکھ میں سمان رہتا ہوا اور اپنا سودھرم کا پالن کرتے ہوئے سدا ہی میرے ساتھ لو لگائے رہتا ہے ۔ اس کرم یوگ سے یکت ہو کر وہ یتھا لابھ

سنتشٹ رہتا ہے۔ اپراپت کی پراپتی کے لئے اچھا نہیں اٹھاتا اور پراپت کو شاستر
ودھی کے انوکول استعمال کرتا ہے۔ حق اور ناحق کو خوب ودیک سہت جانتا ہے
ناحق یا پر حق کو چھونے تک کا خیال نہیں کرتا اور حق کو ہمیشہ مستحق لوگوں میں تقسیم کرکے
خوش ہوتا ہے۔ وہ خود نت ترپت رہتا ہے۔ تشٹی اور ترپتی اس کی اندرونی شانتی
کی شہادت پیش کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ شریر روپی نگری میں اس کا پورن ادھکار
ہے۔ وہ اس نگری کا راجہ ہے۔ بدھی اس کا مشیر اعلیٰ ہے۔ من اسکا سپہ سالار ہے
اندریاں اُس کے سپاہی اور کارندے ہیں۔ یہ سب اس شانتی مان پُرش کا حکم
مانتے ہیں۔ وہ اپنے یقین کا پکا ہے اور اپنی بات کا دھنی ہے وہ اپنے لئے نہیں
میرے واسطے سانس لیتا ہے۔ میرے واسطے سوچتا ہے۔ میرے لئے نشچے کرتا ہے
حتیٰ کہ اپنے تمام کاموں کو میرے ارپن کئے ہوئے ہے۔ ایسا پُرش ہے ارجن میرا
بھگت ہے اور مجھے بہت پیارا ہے ۵

جو صابر ہے اور عزم میں استوار | وہ یوگی جسے خود یہ ہے اختیار
وہی ہے مرا بھگت پیارا مجھے | دل و عقل جو مجھ پہ قرباں کرے

---

دوہا۔ کا ہوتے وہ ڈرے نہیں۔ بھے نہیں اوراں دے ای
ہرکھ کر ودھ دوؤ تجے۔ سو موکو پر یہ ہے ای (12-15)

---

بھاوارتھ۔ جس سے کوئی پریشان نہیں ہوتا اور نہ خود ہی جو کسی جیو سے
پریشان ہوتا ہے۔ تتھا جو ہرش امرش (حسد) بھے اور اُدویگ (پریشانی)
سے رہت ہے۔ وہ بھگت مجھ کو پیارا ہے۔
(شرح) اے ارجن۔ نشکام کرم یوگ کے ذریعہ شانتی کو پائے ہوئے پُرش کو
اپنے آپ پر اس قدر قابو حاصل ہوتا ہے کہ اس کے تمام اعضا جسمانی اپنا اپنا

سو بھاوک کام کرتے ہیں اور کرتا کو اس میں لیت نہیں کر پاتے وہ نہ کوئی واسنا اُٹھاتا ہے نہ کسی اپراپت وستو کی پراپتی کی اچھّا کرتا ہے۔ اور نہ ہی کرم پھل دوند میں گرفتار ہوتا ہے۔ اس کا من اس کے ایک ہی شریر کے سمبندھ میں نہیں سوچتا بلکہ وہ سب بھوتوں کے ہت کی باتیں سوچتا ہے۔ اس کی بُدھی سب کا بھلا چاہتی ہے اور سب میں اپنا ہی چمتکار دیکھتی ہے۔ ایسا مہا پرش وشو پریمی ہو جاتا ہے۔ "وشو میرا گھر ہے اور نیکی کرنا میرا دھرم ہے" یہ اس کا مقولہ ہوتا ہے۔ وہ وشوا متر سب کا سنیہی اور ہیتشی ہوتا ہوا کسی سے دویش نہیں کرتا۔ سب سے یکساں پریم کا برتاؤ کرتا ہے۔ نہ کسی کو پریشان کرتا ہے نہ کسی سے پریشان ہوتا ہے ؎

بھے نہ کاہو کو دیت ہے۔ نہ بھے کرمانت آن
کہو نانک ہری بھج منا۔ سو نر مکتا جان

جو نہ کسی کو بھے دیتا ہے اور نہ خود کوئی بھے مانتا ہے وہ واقعی مکت پُرش ہے اس میں ذرا بھی شک نہیں۔ وہ نت ترپت پرش ہرش اور شوک سے نیارا حسد بغض اور کینہ سے فارغ۔ ڈر اور پشیمانی سے دُور پورن شانتی مے ہے۔ وہی آنند مے ہے اور وہ مجھے بہت ہی پریہ ہے ؎

جو دُنیا کو آزار دیتا نہیں — جو دُنیا سے آزار لیتا نہیں
بری بغض و علیش و غم و خوف سے — وہی ہے مرا بھگت پیارا مجھے

---

دوہا۔ چاہ نہ کاہو کی کرے۔ رہے ہنیت اُداس
سب آرنبھن کو تجے۔ رہے سو میرے پاس (12 - 16)

---

بھاوارتھ۔ جو پُرش اچھّا سے رہت شدھ اور چترُ ہے۔ اُداسین ورتی (بے لاگ) اور چنچلتا سے رہت ہے وہ سب آرنبھوں کا تیاگی میرا بھگت مجھے پیارا ہے

(شرح) بھگوان شری کرشن ارجن کے پرتی بھگت کے لکشن بتا رہے ہیں۔ جوں جوں
وہ بھگت کے چتر کی کلپنا کرتے ہیں ان پر ایک پرکار کی خود مستی کی لہر سی چھائی جا رہی
ہے۔ وہ بے خود ہوئے جا رہے ہیں اور چاہتے ہیں کہ وہ ارجن کو بھی اس تصویر میں
دیکھ پائیں۔ لہٰذا بار بار بھگت۔ یوگی۔ ستھت پرگیہ۔ گیانی اتیادی نام رکھکر شبھ
گنوں کی سمپتی کا اوچارن کرتے ہیں۔ جہاں بھید ابھید کی تمام دیواریں ٹوٹ
جاتی ہیں۔ جہاں جنم مرن اور نرک سورگ کے جھگڑے طے ہو جاتے ہیں۔ جہاں
سارے کرم اکرم ہو جاتے ہیں۔ جہاں دھیاتا۔ دھیان دھییے اور گیاتا گیان
اور گییے کی ترپٹی لین ہو جاتی ہے۔ وہاں بھگت یوگی گیانی اور ستھت پرگیہ کے
شبد ایک ہی دشا اور اوستھا کو جتلاتے ہیں۔ شبدوں کے بھید سے ان میں دراصل
کوئی بھید نہیں ہو جاتا ہے۔ جو ستھت پرگیہ ہے۔ وہی گیانی ہے وہی یوگی ہے
اور وہی بھگت ہے اور وہ جونکہ بھگوان کے سروپ سے ایکتا کو پراپت ہوتے
ہیں۔ اسی لئے بھگوان اُن کو اپنا آتما کہتے ہیں۔ اور آتما یعنی اپنا آپ سب سے
زیادہ پیاری وستو ہے۔ باقی تمام اشیا آتما کی خاطر ہی پیاری ہوتی ہیں۔ میاں
بیوی بال بچے دیوی دیوتا دوست یار تمام کے تمام اپنی خاطر ہی پیارے ہیں
اور جونہی ان کے مفید مطلب ہونے پر شک ہو جاتا ہے۔ منش ان کا تیاگ
کر دیتا ہے۔ یہاں تک کہ اپنا شریر بھی اپنے آتما کے لئے پریہ ہے۔ جب یہ بھی
بہت دکھدائی ہو جاتا ہے تو ہم اس سے بھی خلاصی پانے کے لئے دعائیں کرتے
ہیں جس سے صاف ظاہر ہے کہ اپنا آپ (آتما) سب سے پیارا ہے۔ یہی
وجہ ہے کہ بھگوان بھگت کو بار بار "مجھے بہت پیارا ہے" کہہ رہے ہیں اور
اس کے گن اور لکشن بیان کرتے تھکتے نہیں۔ درحقیقت جس طرح کوئی اپنی
فوٹو کو دیکھ کر اس کے گنوں اور خوبیوں کا تذکرہ بار بار کرتا ہے اور خوشی محسوس

کرتا ہے۔ عین اسی طرح بھگوان اپنے بھگت کو اپنا فوٹو ہی سمجھتے ہیں اور اس کی تعریف کر رہے ہیں۔

اب تک بھگوان نے بھگت کے مندرجہ ذیل لکشن بتلائے ہیں۔ (۱) دویش سے رہت (۲) سب کا متر (۳) دیالو (۴) اہنکار اور ممتا سے خالی (۵) دُکھ سکھ میں سمان (۶) کھشما شیل (۷) سدا سنتشٹ (۸) من اندریوں اور شریر کو وش میں کرنے والا۔ (۹) درڑھ نشچے والا (۱۰) من بُدھی کو بھگوت ارپن کئے ہوئے (۱۱) نہ کسی کو پریشان کرنیوالا اور نہ کسی سے پریشان ہونیوالا (۱۲) راگ دویش سے رہت (۱۳) ایرشا کے بغیر اور (۱۴) چنچلتا یا چپلتا سے رہت۔ ان کے علاوہ اب کچھ اور لکشن بتایا چاہتے ہیں۔ انھوں نے کہا اے ارجن۔ میرے پیارے بھگتوں کے اور لکشن سنو (۱۵) وہ سرو پر کار کی اچھا اکھوا اسنا کا تیاگ کئے ہوتے ہیں۔ اُن کا نہ کوئی آپا رہتا ہے اور نہ اپنے لئے کوئی خواہش۔ وہ بے خواہشی کے میدان میں بے فکر ہو کر اور لمبی تان کر سوتے ہیں۔ نہ آئے کی خوشی نہ گئے کا شوک۔ ہر حال میں پرسن رہتے ہیں۔ پراربدھ انوسار جو ہن آوے اسی کو بھگوت آگیا جان شرودھاریہ کرتے ہیں۔ بھگوان پر پورن بھروسہ کرنیوالے متوکل۔ نہ ماضی کا غم نہ مستقبل کا فکر ہر حال میں سنتشٹ (۱۶) شدھ اور پوتر۔ صفائی کا یہ عالم کہ آہار کی شدھی۔ وچار کی شدھی۔ دیوہار کی شدھی۔ شریر کی شدھی۔ بُدھی۔ من۔ اور اندریوں کی پوترتا۔ حد درجے کے پوتر ہوتے ہیں۔

(۱) آہار شدھی سے مراد ذائقہ کی خاطر نہ کھانا۔ بلکہ بھوک کو مٹانے کے لئے کم از کم تردد سے حاصل شدہ اشیا کا استعمال جن سے کسی دوسرے کو کشٹ نہ پہنچے۔

(ب) وچار شدھی سے مراد صرف انہی وچاروں کا من میں آنا جن سے دوسرے بھوت پرانیوں کا بھلا ہوتا ہو اور اپنے شریر کے سمبندھ میں وہ وچار جن سے کسی کی ہانی نہ ہو۔ (ج) دیوہار شدھی۔ ست شاستر کے انوسار ست کا دیوہار کرنا۔ پورا تولنا۔ سچ بولنا

دھرم آچرن کرنا۔ بڑوں کا ادب۔ چھوٹوں سے پیار۔ کسی سے دویش نہ کرنا۔ تن من دھن سے سیوا کاریوں میں لگنا۔ وہ دیوہار جس میں جھوٹ چھل کپٹ نہ شامل ہو۔

(د) شریر شدھی۔ آشنان آدی سے اور صاف ستھرے کپڑے پہننے سے ہوتی ہے اور اس کے ساتھ اگر نمرتا شامل ہو جاوے تو سونے پہ سہاگہ کا کام ہو جاوے۔

(ڈ) بدھی کی شدھی۔ شریر اور آتما کے وویک کرنے پر اپنے کو آتما جاننا اور شریر کو محض ایک اوزار سمجھنا۔

(ڈ) من کی شدھی۔ ست سنکلپوں کا پھرنا۔ راگ دویش والے پھرنے کا بند ہو جانا دوسروں کی عیب جوئی نہ سوچنا۔ بلکہ اپنے عیب دیکھنا اور اُن کو دُور کرنے کے لئے سوچ فکر کرنا۔ ایشور کا چنتن کرنا۔ بیماری بڑھاپا اور موت کو یاد کر کے ان سے مکت ہونے کا چنتن کرنا۔ دوسروں کے ہت کی باتیں سوچنا۔

(ڈ) اندریوں کی صفائی۔ اندریاں اپنے وشیوں میں رمن کریں۔ لیکن لاگ پیدا نہ کریں۔ ہمیشہ ایک مناسبت قائم رہے۔ سدا شبھ کی طرف ان کا رُخ ہو۔ مثلاً زبان ہمیشہ سچ بولے۔ میٹھا بولے۔ ہری گن گائن کرے۔ دوسروں کو حوصلہ دینے والے شبد پرگٹ کرنا۔ جپ کرنا وغیرہ زبان کی صفائی ہے۔ پوتر بانی سے آپ شبد نہیں نکلتے۔ اسی طرح سب اندریوں کی سوبھاوک گتی شبھ گنوں میں ہو۔ مندرجہ بالا تمام قسم کی صفائی بھگوان کے بھگت کو حاصل ہوتی ہے (۱۷) اس کے علاوہ وہ بہت بدھیمان۔ دکش اور چتر ہوتے ہیں۔ ان کی بدھی بہت تیبر ہوتی ہے (۱۸) دنیا میں وہ بے لاگ رہتے ہیں اُداس دکھائی دیتے ہیں۔ نہ تو کسی سے نفرت کرتے ہیں نہ کسی کی محبت میں گرفتار ہوتے ہیں (۱۹) اور سدا سمان اچل سوبھاؤ سے ستھر رہتے ہیں۔ کبھی پریشان نہیں ہوتے ہیں۔ (۲۰) نرابھمان ہونے سے کرموں کا پورن روپ سے تیاگ کئے ہوئے ہیں۔ یعنی ان میں کرتاپن کا بھاو نہ ہونے سے کرموں کے بندھن سے فارغ رہتے ہیں۔ اس کا یہ

مطلب ہرگز نہیں کہ وہ کرم کرنا چھوڑ بیٹھتے ہیں۔ یا اپنے شریر کو بالکل نکما یا ناکارہ کر دیتے ہیں۔ بلکہ ان کا شریر تو باقی شریروں سے زیادہ چیتن ہو جاتا ہے اس کی شکتیاں بڑھ جاتی ہیں اور وہ بہت زیادہ زور سے کام کرتا ہے۔ ان کے کام زیادہ زوردار اثر انداز اور دیرپا ہوتے ہیں۔ صرف فرق اتنا ہے کہ وہ اپنے شریر سے ہونیوالے کاموں کو اپنا کیا ہوا نہیں بلکہ ایشور کا کیا ہوا جانتے ہیں۔ اس لئے اُن میں کرتا پن کی بُدھی نہیں رہتی اور کرموں کا بوجھ یعنی ان کا پھل نیک و بد بھی ان پر اثر انداز نہیں ہوتا۔ وہ ان سے لاپرواہ ہوتے ہیں۔ جو کچھ کرتے ہیں اپنا دھرم یا فرض سمجھ کر اس بھاؤ سے وہ سب آرنبھوں (کرموں) کا تیاگ کئے ہوئے ہیں۔ بھگوان کہتے ہیں۔ جن بھگتوں میں ایسے لکشن ہیں وہ مجھے بہت پریہ ہیں ؎

جو جو کس ہے بے لاگ اور بے نیاز ۔۔۔ دُکھوں سے مبرا ہے اور پاکباز
جو ترک جز ابتدا سے کرے ۔۔۔ وہی ہے مرا بھگت پیارا مجھے

---

دوہا۔ پریہ پائے آنند نہیں۔ اپریہ لئے نہ دویکھ
سوچ کانکھیا نہیں کرے۔ تج شبھ اشبھ وشیکھ (12- 17)

---

بھاوارتھ۔ نہ کبھی ہرشت ہوتا ہے۔ نہ دویش کرتا ہے۔ نہ سوچ کرتا ہے اور نہ کامنا کرتا ہے۔ جو شبھ اشبھ سمپورن کرموں کا پھل تیاگی ہے۔ وہ بھگت مجھ کو پیارا ہے۔

(شرح) اے ارجن۔ جو منش اپنے تمام کام پھل کی خواہش چھوڑ کر کرتا ہے۔ اس کام کا نتیجہ کیا ہو گا۔ مجھے اس سے کیا لابھ ہو گا۔ اس قسم کا خیال نہ کر کے صرف اپنے فرض اور دھرم کو پورا کرتا ہے۔ وہ پریہ وستو کی پراپتی سے خوش نہیں ہوتا اور اپریہ کی پراپتی سے ناخوش دوسرے لفظوں میں اشٹ اور انشٹ کی پراپتی میں چلائمان نہیں ہوتا۔ ہرش اور شوک کو پراپت نہیں ہوتا۔ رچل سو بھاؤ میں ستھر رہتا ہے۔ (۲۱) اپنے آپ میں پورن روپ

سے ترپت ہوتا ہے۔ اُسے اپنے اندر کوئی کمی محسوس نہیں ہوتی۔ شریر کو ناشوان نامکمل اور ایک بوجھ روپ جانتا ہے۔ اس لئے اُسے اپنے واسطے کوئی خواہش نہیں ہوتی وہ کوئی واسنا نہیں رکھتا نہ کانکشا ہی کرتا ہے۔ نہ اُسے کوئی تردّد یا سوچ اور فکر کرنا پڑتا ہے۔ وہ پربھو میں مکمل یقین رکھتا ہے۔ اپنے وشواس کے بل پر ہر ہر کار کے سوچ اور فکر سے فارغ رہتا ہے۔ ایشور اچّھا سے جو کچھ ہو جاوے اسی میں سنتشٹ رہتا ہے۔ اسی لئے نہ وہ ہرشت ہوتا ہے نہ دویش کرتا ہے نہ سوچتا ہے نہ کامنا کرتا ہے۔ ایسا بھگت اے ارجن مجھے بہت پیارا ہوتا ہے ٥

مسرّت سے دور اور نفرت سے دور | غم و خواہش نیک و بد سے نفور
ہمیشہ جو بھگتی میں شاداں رہے | وہی ہے مرا بھگت پیارا مجھے

---

دوہا۔ شتر و متر کو سم لکھے اور مان اپمان
شیت اوشن دُکھ سکھ تجے سنگ کرے نہ آن (12 - 18)

---

استت نندیا ایک سی۔ گہے مون سنتوکھ
ڈر نہ کرے تھرمت رہے لئے بھگت ارموکھ (12 - 19)

---

بھاوارتھ۔ جو پرش شتر و متر میں اور مان اپمان میں سم ہے۔ سردی گرمی۔ دُکھ سکھ آدی دوندوں میں بھی سم ہے اور سنسار میں آسکتی سے رہت ہے۔ و نیز نندا اُستت کو سمان جاننے والا منن شیل ہے جس کسی پرکار سے شریر نرواہ ہوا اسی میں سنتوش رکھتا ہے اور رہنے کے ستھان میں ممتا سے رہت ہے۔ ایسا ستھر بُدھی بھگتی مان پرش مجھے پیارا ہے۔

(شرح) بھگوان نے کہا۔ اے ارجن۔ میں تمھیں بھگت کے لکشن بتا رہا ہوں۔ کوئی کھول کلپنا نہیں کر رہا۔ خالص حقیقت کا اظہار کرتا ہوں۔ تم یقین جانو۔ اگر تم میرے بتائے ہوئے

راستہ پر چلو گے تو تم میں بھی یہ سارے لکشن خود بخود آ جاویں گے۔ حیران ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔ دراصل بات اسی قسم کی ہے۔ "گھائل کی گت گھائل جانے" یہ تجربہ کی بات ہے۔ محض شردن۔ کیتھن سے اس اوستھا کا انوبھو ہونا بہت مشکل ہے۔ یہ پریم کا مارگ ہے اس کو کھنڈے کی دھار کی طرح تیز کہا گیا ہے۔ "اور سر دھر تلی گلی میری آؤ" یعنی "ہتھیلی پر سر دھر کر میرے گھر آ سکتے ہو" یہ پریتم پربھو کی پکار ہے اور سر دیکر بھی اگر پربھو درشن ملتا ہو تو پھر بھی اس کو سستا جان۔ ایسا سنتوں نے کہا ہے اس طرح اے بھائی۔ بھگتی کی مہما اپار ہے۔ باقی تمام دیگر مارگوں میں ادھکار بھید برتا جاتا ہے۔ لیکن اس بھگتی مارگ میں سب کو ادھکار ہے جو بھی اس راستے پر سوار ہوتا ہے۔ وہ یقیناً منزل پر جا پہنچتا ہے۔ اس میں ذرا بھی شک نہیں۔

جن مہا پُرشوں نے یہ نعرہ لگایا۔ "تو ہی سجناں۔ میں ناہیں" اے پیارے تو ہی ہے میں نہیں ہوں۔ جتول دیکھاں تو ہی توُں۔ تانا پٹیا تُوں ہی تُوں سے

جس طرف دیکھتا ہوں جہاں دیکھتا ہوں تیرا ہی جلوہ عیاں دیکھتا ہوں

جہاں دیکھتا ہوں۔ وہاں تو ہے جس طرح کپڑے میں تانا بانا روئی ہے۔ اُنھوں نے اپنے آپ کو نفی کر کے پربھو کو مالک کل جہاں کو ہر مکان ہر زمان اور ہر شے میں استھاپن کیا۔ جب اُن کی عرفانی نظر نے ہر جگہ اور ہر شے میں بھگوت درشن کئے تو اب راگ دویش کہاں سے ہو۔ ہرش شوک کیونکر ہو۔ ان کے تمام کام سوبھاوک ہو جاتے ہیں۔ سنکلپ اُٹھنے سے ہی وہ پورا ہو جاتا ہے۔ وہاں انتظار ہی نہیں کرنا پڑتا۔ پرمیشور روپی چنتامنی اور کلپ ہرکش جن کے ہاتھ لگ گیا ہو۔ ان کو کس شے کی کمی رہ سکتی ہے وہ کس کے واسطے سوچ کریں اور کس شے کی کامنا کریں۔ اسی لئے اے ارجن میں نے تم سے کہا تھا کہ میرا بھگت نہ ہرشت ہوتا ہے نہ دویش کرتا ہے نہ سوچتا ہے اور اچھا کرتا ہے۔ اب اس بھگت کے کچھ اور لکشن سنو۔ اس نے شریر

روپی مایا کے پنجرے سے آزادی حاصل کر لی ہے وہ شریر کو اپنا آپ نہیں جانتا۔ کوئی اس کے شریر کی پوجا کرے یا کوئی اس کا ترسکار کر دے کوئی اس کی استت کرے یا کوئی اس کی نندا کرے۔ کوئی اس کا مان اور ستکار کرے یا اپمان کرے۔ وہ سمتا روپی مسند پر ستھر آسین رہتے ہیں۔ انھوں نے سچے معنوں میں اہنگتا اور ممتا کا ناش کیا ہے ان کا نہ کوئی دشمن ہے نہ کوئی متر ہے۔ ان کی سب میں سم درشٹی ہے۔ وہ سب کے ساتھ ایک جیسا برتاؤ کرتے ہیں۔ دُکھ سکھ شریر کے بھوگوں کو آنے جانے والا مانتے ہیں اور ان سے چلایمان نہیں ہوتے۔

سنسارک پدارتھوں میں ہماری آسکتی اتنی ماترا میں ہوتی ہے جتنی ماترا میں ہم ان کو ست پرتیت کرتے ہیں اور جتنی آسکتی ہمیں اپنے شریر میں ہوتی ہے۔ چونکہ بھگت نے سب سے پہلے اپنے شریر کو است ناشوان یقین کرکے اس کو ایک ماترا ایشور کے ارپن کر دیا ہے اس لئے اس کو شریر میں موہ یا آسکتی بالکل نہیں۔ سنسارک پدارتھوں کو بھی اس کے وچارپوربک انوسندھان کرکے ایسا جانتا ہے کہ ان تمام کا آدھار ایک پرم چیتن ستا ہے۔ ورنہ اپنے آپ میں یہ پدارتھ کوئی ہستی نہیں رکھتے۔ دم بدم تبدیل ہونے والے ہیں۔ آدانت والے ناشوان ہیں۔ اس واسطے متھیا اور است ہیں۔ جب ان کو متھیا یقین کیا تو ان میں آسکتی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ ہم اس چیز کی خواہش ہی نہیں کرتے جو ہمارے علم میں موجود (ست) نہ ہو اور جو ہمارے واسطے مفید نہ ہو شریر سمیت تمام پدارتھ چونکہ بھگت کے علم میں موجود نہیں ہوتے اور وہ مفید نہیں بلکہ بندھن کا کارن جانتا ہے اس لئے وہ ان میں آسکت نہیں ہوتا۔ اس طرح بھگت اس سنسار میں نرآسکت آزاد غنی لاپرواہ ہوتے ہیں۔

ایسے وچاروان بدھیمان اور منن شیل مہاتما جس کسی پرکار سے شریر کا نرواہ چلتا ہو۔ اسی میں سنتوش کرتے ہیں۔ بھگتوں کی جیونیوں سے معلوم ہوتا ہے۔ جو بھگت جس کام میں جنم سے لگا تھا اسی میں لگا رہا۔ اور سنتوش پوربک شریر یاترا کو پورا

کر گئے۔ اگر کوئی مالی تھا۔ یا موچی۔ نائی یا قصائی۔ پوجاری تھا یا حلوائی۔ برہمن تھا۔ یا
ہل چلانے والا کسان۔ سب اپنے اپنے کاموں میں لگے رہے۔ کام چھوڑ کر نکمے نہیں
ہو گئے اور نہ وہ مایا کے پرلوبھنوں میں پھنس کے اس کے پیچھے دوڑے۔ اس لئے
ارجن بھگت کا ایک یہ بھی لکشن جانو کہ وہ پرار بدھ الوسار جیون پاپن کر کے سنتوشی
ہوتے ہیں۔

منش بڑا کمزور واقع ہوا ہے۔ بہت جلدی کمزوریوں کا شکار ہو جاتا ہے
سنسرگ سے ادھیاس ہو جاتا ہے۔ شریر کے سنسرگ سے شریر میں ادھیاس
ہو جاتا ہے۔ مکان پدارتھوں وغیرہ میں بھی سنسرگ سے ادھیاس ہو جاتا ہے۔
لیکن جیسے پہلے کہہ چکا ہوں ان کو کہیں بھی موہ یا آسکتی نہیں ہوتی۔ یہاں تک ان کے
رہنے کا استھان شریر یا مکان آدی میں بھی ان کو موہ نہیں ہوتا۔ جب سب کچھ
پربھو کا ہے اپنا کچھ ہے ہی نہیں تو پھر موہ کیسا۔ اے بھائی ہم سب تو مسافر ہیں
اس بے انت مسافر خانہ میں آکر تھوڑی دیر کے واسطے ٹکے ہیں۔ رین بسیرہ (کٹیا)
یا شریر کو ہی اپنا مقام مان لیں اور سفر کو بھول جائیں تو کس قدر غلطی ہو گی اور کتنی
ہانی ہو گی۔ ارجن۔ بھگت اپنے آپ کو مسافر سمجھتا ہے۔ دُنیا کو سرائے جانتا ہے
اپنے سفر پر دھیان رکھتا ہے اس لئے وہ مسافر خانے کے کمروں یا اشیا میں
آسکت نہیں ہوتا بلکہ جتنا دُور درشٹی سے دیکھتا ہے اُتنا ہی نمر اور اُداس رہتا
ہے۔ کسی سے دل نہیں لگاتا۔ اکیلا اور ایکانت میں رہتا ہے۔ ایک پیارے پریتم
کا ہی تصور رکھتا ہے۔ اسی کا دھیان رہتا ہے۔ اسی سے وارتالاپ ہوتا ہے۔
اسی کے سوپن دیکھتا ہے۔ اس کا انتظار کرتا ہے اور اسی کا پیار حاصل کرتا ہے
اور کرتیہ کرتیہ ہو جاتا ہے۔ ایسا بھگت اے ارجن۔ مجھے بہت پیارا ہے۔
گیتا کے اسی وشے پر گورو تیغ بہادر صاحب نے یوں اپنی پوتر بانی میں

فرمایا ہے ۔

سکھ دُکھ دونو سم کر جانے اور مان اپمانا ۔ ہرش شوک سے رہے اتتیا۔ تن جگ تتو پچھانا
استت نندا دوؤ تیاگے کھوجے پد نربانا ۔ جن نانک یہ کھیل کٹھن ہے کہنوں ولے گور مکھ جانا

دیگر ۔

سکھ دُکھ جہیں پرسے نہیں لوبھ موہ ابھمان ۔ کہو نانک سن رے منا سو مورت بھگوان
استت نندا ناہیں جہیں کنچن لوہ سمان ۔ کہو نانک سن رے منا۔ مکتا تاہی تے جان
ہرش شوک جا کے نہیں بیری میت سمان ۔ کہو نانک سن رے منا۔ مکت تاہی تے جان
بھے کاہو کو دیت نہیں۔ نہیں بھے مانت آن ۔ کہو نانک سن رے منا۔ گیانی تاہی بکھان
جیہہ مایا ممتا تجی سب سے بھیو اُداس ۔ کہو نانک سن رے منا۔ تیہہ گھٹ برہم نواس

۔

برابر جسے دوست دشمن تمام ۔ نہ سکھ دُکھ نہ عزت نہ ذلت سے کام
ہو گرمی کہ سردی جسے ایک سی ۔ لگن ہو کسی سے نہ جس کی لگی
برابر ہوں جس کیلئے مدح و ذم ۔ وہ کم گو نہ جس کو غم بیش و کم
قوی دل کا آزاد گھر بار سے ۔ وہی ہے مرا بھگت پیارا مجھے

دوہا۔ پرم امرت جو تیں سے کہیو۔ تاہی سیوے جو کوئے
سردھا سہت میرہ بھگت جو۔ موہے پیارے ہوئے (12-20)

بھاوارتھ۔ جو پرش میرے پرائن ہو کر شدھ پریم سے میری پراپتی کیلئے شردھا سہت اوپر کہے ہوئے دھرم رُپی امرت کو نشکام بھاؤ سے سیون کرتے ہیں وہ بھگت مجھ کو اتی پریہ ہیں۔

(شرح) بھگوان کہتے ہیں۔ اے ارجن۔ مجھے صرف بھگت ہی پیارے نہیں۔ بلکہ وہ جگیاسو جو مجھے اپنا سب کچھ (آشرہ ادھشٹان) سمجھ کر مجھ میں دردھ وشواس رکھ کر شردھا سہت میری پراپتی کے لئے یتن کرتے ہیں یعنی بھگتی کے مارگ پر اگر سر ہوتے ہیں اور اس مارگ کا جس پر کار ہیں نے اوپر ورنن کیا ہے۔ اس کو پرم امرت اور دھرم کا سار جان کر اسی طرح پوری تن دہی سے سیون کرتے ہیں۔ وہ بھی مجھے بہت پیارے ہیں۔ کیونکہ اے ارجن وہ بہادر منش میری خاطر دُنیا کے تمام پر لوبھنوں کو لات مار کر سنسارک عیش آرام کو دکھدائی جان کر میری طرف مکھ موڑتے ہیں۔ اپنا سب کچھ مجھے ارپن کر دیتے ہیں۔ وہ ایک قدم میری طرف چلتے ہیں تو میں دس قدم ان کی طرف چل کر جاتا ہوں۔ میں ان پر قربان ہوتا ہوں میں ان کی سیوا میں حاضر ہوتا ہوں۔ میں ان کی ہر طرح سے نگرانی اور پاسبانی کرتا ہوں۔ ان کے راستے میں اگر روکاوٹیں حائل ہوں تو اُن کو دور کر کے ان کی حوصلہ افزائی کرتا ہوں۔ اور آڑے وقت میں ہمت بندھاتا ہوں۔ اے ارجن یاد رکھ۔ میرا بھگت کبھی بھی ناش کو پراپت نہیں ہوتا۔ وہ سدا سکھی رہتا ہے وہ تر لوکی کے آنند کا پاتر ہو جاتا ہے ؎

جو کرتے ہیں قائم امرت سا دھرم — یقیں سے جو رکھتے ہیں سینوں کو گرم
جو مقصود اعلےٰ سمجھ لیں مجھے — وہی بھگت ہیں سب سے پیارے مجھے

---

بھگوت گیتا کا بھگتی یوگ نامی بارھواں ادھیائے سماپت ہوا۔

# تیرھواں ادھیائے

دوہا۔ کو پرکرت اَر پُرکھ کو۔ کھیتر کھیترگ کو ہوئی
یہ جانن کی لالسا۔ گیان کہہ بِن سوئی (13-1)

بھاوارتھ۔ ارجن نے پوچھا۔ ھے بھگون۔ پرکرتی کیا ہے اور پُرش کون ہے اور کھشیتر اور کھشیترگیہ کس کو کہتے ہیں مجھے یہ جاننے کی اچھّا ہے۔ آپ اس وشے میں پھر اپنے وچار مجھے بتادیں۔

دوہا۔ کھیتر کہت یا دیہہ کو۔ ارجن گیانی لوئی
جانت ہے جو دیہہ کو۔ سو کھشیترگیہ ہوئی (13-2)

بھاوارتھ۔ بھگوان نے کہا۔ اے ارجن۔ یہ شریر کھشیتر ہے۔ ایسا کہا جاتا ہے اس کو تتو گیانی لوگ کھشیترگیہ کہتے ہیں۔

(شرح) بھگوان پُرش اور پرکرتی کے وشے میں پہلے ویاکھیان کر چکے ہیں۔ شریر اور آتما کے وشے میں بھی دوسرے ادھیائے میں کافی سرل اور صاف شبدوں میں اُپدیش ہوا تھا۔ لیکن وہاں سدھانت روپ سے وارتا ہوئی تھی۔ اب انہی باتوں کو زیادہ واضح طور پر کہا جائیگا۔ تاکہ مند بدھی کنیشٹ ادھکاری بھی ست تتو کو گرہن کرسکے۔ اس ادھیائے کو درک درشیہ ودیک کہہ سکتے

ہیں۔ کیونکہ اس میں آتما اور شریر کا بھن بھن کر کے وویک کرایا گیا ہے۔ شریر کو
ایک کھیت سے مثال دی گئی ہے۔ جس طرح کھیت میں بیج بویا جاتا ہے اور
اس میں سے پھل کی پراپتی ہوتی ہے۔ اسی طرح اس شریر روپی کھیت میں کرم
روپی بیج بویا جاتا ہے اور سکھ دُکھ آدی دوند روپی پھل کی اس سے پراپتی ہوتی
ہے۔ کسان جس طرح کھیت سے جیو کا پراپت کرتا ہے اور اس واسطے کھیت کی
نگرانی اور حفاظت کرتا ہے۔ اسی طرح جیو بھی شریر کو اپنا جیون کا آشرہ جانتا
ہے اور سنسار وچرن روپی جیون ارتھ اس شریر روپی کھیت کی حفاظت
اور پالنا کرتا ہے۔ کسان کھیت نہیں ہے بلکہ اس کا مالک ہے اور ہمیشہ اس سے
علیحدہ ستا والا ہے۔ اسی طرح جیو بھی شریر نہیں ہے۔ بلکہ شریر کا سوامی شریر
سے الگ ستا سمجھتی رکھتا ہے۔ کھیت کے ناس سے کسان کا ناش نہیں ہوتا
شریر کے ناش سے بھی دیہی (جیو) کا ناش نہیں ہوتا۔ کسان کھیت کو دیکھتا
ہے جانتا ہے اور اس کی سنبھال رکھتا ہے۔ کسان کے دم سے کھیت کی رونق
ہے۔ اسی طرح جیو شریر کو دیکھتا ہے۔ جانتا ہے اس کا خیال کرتا ہے اور جیو کی
ستا سے وہ چیتن اور ستا والا ہے۔ ہر پرانی کا شریر تو سامنے دکھائی دیتا ہے لیکن
اس کے علاوہ جیو کون سا ہے۔ کہاں رہتا ہے اور کیسا ہے۔ یہ آسانی سے ہر
کس وناکس کی سمجھ میں نہیں آتا۔ انادی کال سے اس وشے پر وچار ہوتا آیا
ہے۔ کچھ لوگوں کا یہ مت رہا ہے کہ یہ شریر ہی سب کچھ ہے۔ اس کے علاوہ اور
کچھ موجود نہیں۔ جیو آتما اتیادی صرف کلپنا ہے۔ بھوتوں کے میل میں یہ طاقت
ہے کہ شریر میں ایک چیتنا پیدا ہو جاتی ہے۔ جس طرح پان میں چونا اور کتھا مل کر
لال رنگ پیدا کر دیتے ہیں۔ مہا بھوتوں کے سمندر میں بلبلے کی مانند شریر روپی
بُڈبُڈے پیدا ہوتے ہیں اور لین ہو جاتے ہیں۔ اس سے زیادہ اس سنسار میں

لوک پر لوک جنم مرن اور جیوؤں کی اور کوئی ہستی نہیں اور زیادہ گہرا وچار کرنیوالوں نے غوطہ خوری کی اور اُنھوں نے کہا کہ اگر شریر کے اندر کوئی خود مختار آزاد جیو یا چیتن نہیں ہے تو جب یہ شریر سوجاتا ہے سوپن اوستھا میں دیکھی ہوئی کارروائی اور سوشپتی اوستھا کی جڑتا اکھوا آرام کی گواہی کون دیتا ہے۔ کیونکہ قاعدہ یہ ہے۔ جو دیکھتا اور جانتا ہے وہی گواہی دے سکتا ہے۔ وہی یاد کر سکتا ہے۔ سونے سے پہلے کی تمام باتوں کو یاد رکھتا ہے اور جاگ کر فوراً اسی کام میں لگ جاتا ہے جس کو ادھورا چھوڑ کر سویا تھا۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ انوبھوستا اپنے آپ میں چیتن ہے جو دیکھنے اور جاننے کا کام کرتی ہے وہ ہر وقت شریر میں دیاپک رہتی ہے۔ اس لئے ان وچاروانوں منیشی لوگوں نے بتایا کہ ہر پرانی میں شریر کے علاوہ ایک سوکشم ستا بھی ہے جس کو پاکر شریر چیتن ہوتا ہے۔ جب شریر مرتیو کو پراپت ہوتا ہے تو ویسا ہی ہوتا ہے۔ صرف چیتنا ہی گم ہو جاتی ہے۔ اگر اپنے آپ میں شریر چیتن ہوتا تو اس کی مرتیو نہ ہوتی۔ چونکہ یہ ناش ہو جاتا ہے اس لئے یہ اچیتن اور جڑ ہے اور سوکشم چیتن ستا کے آشرے قائم رہتا ہے۔

بھگوان نے اس وشئے میں ارجن کو پہلا سبق یہ دیا ہے شریر ایک کھیت ہے اور اس شریر کا جاننے والا پرکاش کرنے والا۔ چیتن وبھاگ ہی کھشیترگیہ ہے۔ تتوگیہ مہاپرشوں نے ایسا ہی کہا ہے۔ کھشیترگیہ کے لفظی معنی بھی کھشیتر کو جاننے والا ہیں سے

| | |
|---|---|
| تجھے اب بتاتا ہوں کنتی کے لال | کہ یہ جسم اک کھیت کی ہے مثال |
| ہے اس کھیت کا راز جس پر عیاں | کہیں کھیترگ اس کو سب رازداں |

۱

دوہا۔ سوچھم روپ تم آتما۔ بست سبھن کی دیہہ
یاہی گیان کو جان کہ۔ میرو مت ہے ایہہ (2 - 13)

بھاوارتھ۔ اے بھارت۔ تمام کھیتروں میں کھیترگ تُو مجھ کو جان۔ کھیتر کھیترگیہ کا یہ تتو گیان ہی سچا گیان ہے۔ ایسا میرا مت ہے۔

(شرح) یہ دیہہ دیہی و ویک روپی گیان کی مہانتا بتلا رہے ہیں۔ اوپر جس گیان کا ورنن ہوا ہے جس میں شریر کو کھیت اور آتما کو کھیت کا دانندہ یعنی جاننے والا بتلایا گیا ہے اور وہ کیونکر دونو ایک دوسرے سے بھن ہیں۔ یہ بھی جتلایا گیا ہے۔ اسی کو تتو گیان کہا ہے اور اسی کا حاصل کرنا منش جیون کا ایک ماتر دھیئے ہونا چاہئے۔ یہی گیان دراصل گیانی کہلانے کا مستحق ہے۔ باقی تمام گیان اودیا میں شامل ہیں۔ اس لئے اگیان ہیں۔ صرف یہی ایک ودیا ہے۔ جس سے بنیادی غلطی انادی کال کا اگیان دُور ہوتا ہے اور منش تمام بھول بھرم کے چکر سے آزاد ہو جاتا ہے اور پرم شانت اوستھا کو پالیتا ہے جس کو پا کر منش کو اور کچھ پانے کی اچھا نہیں رہتی۔ اسی شریر میں رہتا ہوا بھی شریر کے تمام بندھنوں سے آزاد ہو جاتا ہے۔ اپنے آپ کو کھیترگ جان کر کھیتر کو اپنا ایک واہن ماتر مان کر خوشی اور آنند کے سرچشمہ پر ہی قبضہ کر لیتا ہے۔ اب اُس کا آنند دُنیا کی کسی وستو وشیش پر نربھر نہیں رہتا۔ اس کا تمام مال واملاک نشٹ ہو جاوے۔ عزیز واقارب سے جدائی ہو اپنا شریر کئی پرکار کے روگوں سے کشٹ پیڑت ہو۔ تو بھی وہ اپنے سروپ گیان سے چلائیمان نہیں ہوتا۔ وہ گھبراتا نہیں۔ اڈول اور سم رہتا ہے۔ یہی ایسے آتم گیان کی سب سے بڑی مہما ہے۔ گیانی کو نہ ردھی سدھی کا لالچ ہے۔ نہ کوئی امانو شکتیاں پراپت کرنیکا خیال ہے۔ وہ سچائی کو سادھارن روپ سے سمجھ کر اپنے جیون کو سرل اور سادہ بنا لیتا ہے اور اس قدر پراکرتک ڈھنگ سے سمان ورتیت کرتا ہے کہ اس کا ہونا پرتیت

ہی نہیں ہوتا۔ ہوا کی طرح آزاد اور خاموش مسلک صلح کل اور پیامبر آشتی وامن اپنی دھن میں چلا جاتا ہے۔ آرائش اور زیبائش سے کوسوں دور۔ نمائش اور ستائش سے بالکل عور۔ محبت عالمگیر سے بھرپور۔ خدمت خلق میں حاضر حضور۔ کم گو اور پُر شعور خود مستی میں چور رہتا ہے۔

بھگوان ارجن سے کہہ رہے ہیں۔ اے بھارت۔ میرا یہی خیال ہے کہ آتم ودیا جس کا پہلا سبق شریر اور آتما کا وویک ہے۔ سب سے اُتم ودیا ہے۔ یہی سچا گیان ہے۔ تو بھی اسی گیان کو حاصل کر۔ اور نیز یہ سمجھ لے کہ تمام شریروں میں جو سوکشم شکتی ہے۔ جو جاننے کا کام کرتی ہے۔ جو شریر کو شریر کی ہر اوستھا جاگرت سوپن سُشُپتی وغیرہ۔ شریر کے انگوں کو۔ ہر انگ کے کام کو جانتی ہے۔ پرکاش کرتی ہے اور اُن پر قابو رکھتی ہے۔ وہ گیان یا چد شکتی اے ارجن میں ہی ہوں۔ تو ایسا سمجھ۔ اس طرح سے تمام شریر روپی کھیتروں میں کھیترگیہ میں ہوں۔ تمہیں جو اس وقت خیال ہو رہا ہے کہ تم ارجن ہو۔ اور یہ شریر ماتر ہو۔ یہ محض بھرم ہے۔ نہ تم ارجن ہو نہ یہ شریر تمہارا ہے ست یہ ہے کہ یہ سارے شریر محض بھوتوں کے کھلونے ہیں اور میں چد روپ سے ان میں بستا ان کا سوامی چالک ہوں۔ سب لوگ غلط فہمی سے کچھ اور کا اور جان رہے ہیں مجھ سرب روپ کھیترگ کو نہ پہچانتے ہوئے خود کو دھوکے میں ڈال رہے ہیں۔ یہی جھوٹا اہنکار ہے۔ اودیا ہے۔ مایا ہے۔ اگیان۔ بھرم۔ میں ہوں یا ہو میں ہے جس کا متھیا پن ابھی ظاہر ہو رہا ہے۔ لہذا اے پیارے۔ اس وویک کا آشرہ کر کے اپنے آپ کو کھیترگ جانو۔ کھیتر مت مانو۔ وہ کھیترگ میں ہوں۔ اس طرح سے ہماری تمہاری ایکتا ہو گی۔ تو من شدی من تو شدم والا معاملہ ہو گا۔ تمام بھید بھاؤ ٹوٹ جاویں گے۔ تمام کلپنا کا انت ہو گا۔ نروکلپ نسکلپ نرمل آتی شے آنند ہی باقی رہیگا۔ آواگون کے تمام جھگڑے طے ہو جاویں گے۔ اس لئے پھر کہتا ہوں۔ اے ارجن کان کھول کر سنو ؎

سمجھ کھیت کا رازداں ہوں تو میں ۔۔۔ کہ ہر کھیت کے درمیاں ہوں تو میں
جو یہ کھیت اور کھیترگ کا ہے علم ۔۔۔ مری رائے میں سب سے اعلیٰ ہے علم

دوہا۔ کھیتر جوگت ہے۔ بھیو۔ جو ہے جیسے بھائے
جے دکار یا مانجو ہے۔ کہوں سنکھیپ سنائے (13 - 3)

بھاوارتھ۔ اس لئے اے ارجن۔ یہ کھشیتر جیسا ہے جس وکار والا ہے اور جس کارن سے ہوا ہے اور نیز کھیترگ بھی جس پر بھاؤ والا ہے۔ وہ سب سنکھشیپ (مختصر) سے میرے سے سُن۔

(شرح) اے ارجن۔ چونکہ یہ آتم ودیا بڑی دُرلبھ اور اُتم ہے۔ اس لئے میں تمہیں کھیتر اور کھیترگ کے وشے میں اور زیادہ باتیں بتلاؤں گا۔ تو مجھے بہت پیارا ہے۔ میرا بھگت ہے دوست اور سکھا ہے۔ اس لئے میں تمہیں یہ سب باتیں بتاؤں گا کہ یہ کھیت کس قسم کا ہے کیسے اُتپن ہوتا ہے۔ اس میں کیا کیا وکار ہیں اور کھیترگ میں کیا کیا گن اور پربھاؤ ہیں۔ ذرا دھیان دیکر سنو۔ تاکہ تم بھی اس گیان کی دولت سے مالا مال ہو جاؤ ؎

سن ارجن ہے کیا کھیت کیا اس کے گن ۔۔۔ تغیر ہوں کیسے۔ کہاں سے یہ سُن
ہے کون اور کیا قوتِ رازداں ۔۔۔ میں کرتا ہوں اب مختصر سا بیاں

دوہا۔ رشین کہے بہو بھانت جے۔ برہم سوترن لے بھاکھ
وید منتر نشچے کریں ۔ کہے اُپنکھد کی ساکھ (13 - 4)

بھاوارتھ۔ یہ تو رشیوں سے بہت پرکار سے گایا گیا ہے اور نانا پرکار کے وید منتروں سے وبھاگ کرکے کہا گیا ہے۔ اچھی پرکار نشچے کئے ہوئے یُکتی یکت برہم سوتر کے پادوں دوارا بھی ویسے ہی کہا گیا ہے۔

(شرح) اے ارجن۔ میں جو تم کو بتانے جا رہا ہوں وہ کوئی نیا گیان نہیں۔ میری اپنی کپول کلپنا نہیں۔ نہ میرا اپنا چلایا ہوا کوئی مت وشیش ہی ہے۔ بلکہ اسی تتو کو پرائے زمانے کے رشیوں اور مہرشیوں نے ہمارے گرنتھوں میں بہت طرح سے سندر سندر چھندوں میں گایا ہے اور وید منتروں کے جو انیک وبھاگ ہیں۔ ان میں بھی اس ودیا کا بڑا سندر ریتی سے ورنن ہوا ہے۔ جن شرتیوں میں برہم ودیا کا خاص کر ذکر ہے انھیں ہی اُپنشد کہتے ہیں۔ اور بھگوان کا وید کے انہی وبھاگوں کی طرف اشارہ ہے۔ اس کے علاوہ اے ارجن مہرشی وید ویاس کے رچے ہوئے برہم سوتر کے پادوں (ادھیاؤں) میں اس وشے کو یکتی پوروک ورنن کیا گیا ہے۔ میں یہاں سم بھومی میں اختصار سے بیان کر رہا ہوں۔ لیکن اگر تجھے زیادہ ضرورت ہو تو تمھیں اُپنشدوں۔ برہم سوتروں اور رشیوں کے رچے ہوئے گرنتھوں سے حاصل کرنا چاہئے۔ بھگوان صرف ارجن کو ہی یہ بات نہیں کہہ رہے ہیں بلکہ تمام جگیاسوؤں کو ایک پرکار کی ہدایت ہے کہ گیتا کے اندر تمام گیان اختصار سے دیا گیا ہے اور اسکی تفصیل مندرجہ بالا گرنتھوں سے حاصل کرنی چاہئے۔ یہ بہت ضروری ہے۔ ایک بات جو بہت ضروری ہے وہ یہ کہ گیان اننت ہے۔ اس کی کوئی سیما ہی نہیں۔ اس لئے اس کو اکھٹر کرنے میں ان تھک کوشش کرنی چاہئے اور کبھی صبر نہیں کرنا چاہئے۔

بھگوان نے کہا ہے

یہ رشیوں نے گایا کئی رنگ سے　　بہت میٹھے چھندوں کے آہنگ سے

یہ برہم سوتروں میں بھی مسطور ہے　　یہی بادلیل ان میں مذکور ہے

دوہا۔ مہا بھوت اہنکار بُدھ۔ اور اویا کرت جان
ایکادش اندری وشے۔ پنچ اگو چر مان (13-5)
اچھا دکھ سکھ چیتنا۔ دوکھ دھیر تا دیہہ
ایہہ جو کہیو سنکھیپ سے۔ کھیتر جان تو لے (13-6)

بھاوارتھ۔ اے ارجن۔ مہا بھوت۔ اہنکار۔ بُدھی۔ مول پرکرتی (اویکت) من سمیت گیارہ اندریاں اور پانچ گیان اندریوں کے پانچ وشے۔ اِچھا۔ دویش۔ سکھ دُکھ۔ ستھول شریر چیتنا اور دِھرتی۔ اس پرکار یہ کھیتر وکاروں کے سہت مختصراً کہا گیا ہے۔

(شرح) اے ارجن۔ تو سنو اب میں تھوڑے میں اس کھیت کے انگ تم کو بتاتا ہوں۔ پانچ مہا بھوت۔ آکاش۔ وایو۔ اگنی۔ جل اور پرتھوی جو آپس میں مل کر اس شریر کی رچنا کرتے ہیں۔ اہنکار جو ہر دم مَیں مَیں کرتا پھرتا ہے یا اہم ورتی جس کے آشرے شریر کارروائی کرتا ہے۔ بُدھی۔ وہ شکتی جو مستک میں نواس کرتی ہے اور شریر کی تمام کارروائیوں میں اپنے یکتی یکت فیصلوں سے اہنکار کو صلاح دیتی رہتی ہے۔ جس کے نتیجے انوسار عام طور پر انسان کام کرتا ہے۔ مول پرکرتی یا سوبھاؤ۔ جو پہلے کے سنسکاروں اور انوبھووں کے انوروپ ہی شریر کے ساتھ ہی پرگٹ ہوتا ہے۔ من۔ وہ شکتی جس سے منش سوچ وچار کا کام کرتا ہے۔ سنکلپ وکلپ ہی جس کا دھرم ہے۔ پانچ گیان اندریاں۔ آنکھ ناک کان۔ زبان اور توچا۔ پانچ کرم اندریاں۔ ہاتھ۔ پاؤں۔ زبان۔ گدا اور لنگ۔ پانچ وشے۔ شبد۔ سپرش۔ روپ۔ رس اور گندھ۔ اہم ورتی کے کارن شریر کے اندر اِچھا شکتی پیدا ہو کر واسنا کا روپ دھارن کرتی ہے۔ جو پرچنڈ ہو کر ترشنا نام پاتی ہے۔ دویش۔ بھید بُدھی۔ جس سے منش اپنے کو دوسروں سے اچھا خیال کرتا ہے۔ اپنے دوش بھی گن دکھائی دیتے ہیں اور دوسروں کے گن بھی دوش نظر آتے ہیں۔ اپنی اور دوسروں کی تفریق ہی دویش بُدھی ہے جس کا پرنیام ایرشا کلہ کلیش وغیرہ ہے۔ سکھ دُکھ۔ چونکہ شریر پرنیامی ہے۔ ہر حال زیر تبدیل ہے۔ کبھی موت ہے تو کبھی بیماری ہے۔ کبھی مالا مال ہے تو کبھی زبوں حال ہے۔ آج جوان ہے۔ تو کل پیر خستہ حال ہے۔ اس طرح شریر کی ہر تبدیلی سے ہرش شوک کی برتیاں اُٹھتی رہتی ہیں۔ یہی سکھ دُکھ ہیں۔ ستھول شریر۔ ظاہرا طور جو ڈھانچہ جسم کا دکھائی دیتا ہے۔ چیتنا جسمانی حرکات

اور سکنات یا شریر کے کرم۔ یا جھڑ اگنی وغیرہ اور دھرتی۔ حوصلہ برداشت وغیرہ۔ اس
طرح یہ تیس اشیا مل کر کھیتر کہلاتی ہیں۔ ایسا تو جان۔
تھوڑے میں آپ یہ جان لیں کہ ہمارے تین شریر ستھول۔ سوکشم اور کارن ملا کر ہی
کھیتر کہلاتے ہیں۔ بھگوان نے اوپر جن وستوؤں کا ذکر کیا ہے۔ وہ سب ان شریروں کے
انترگت آجاتے ہیں۔ ستھول شریر کے ۵ مہا بھوت اور ۲۵ تتو۔ سوکشم شریر کے ۱۷ یا ۱۹ تتو۔
کارن شریر کا اگیان روپ یا اویکت مول پرکرتی ان کی تفصیل نیچے درج کی جاتی ہے۔

I ستھول شریر۔ مہابھوت۔ تتو تتو تتو (جاگرت اوستھا) ابھمانی چیتن

| مہابھوت | ۱ | ۲ | ۳ | ۴ | ۵ |
|---|---|---|---|---|---|
| آکاش | کام | کرودھ | لوبھ | موہ | بھے |
| وایو | دوڑنا | اُچھلنا | پسرنا | سنکوچنا | پھرنا |
| اگنی | بھوک | پیاس | نیند | آلس | کرانتی |
| جل۔ | خون | منی | کف | پیشاب | پسینہ |
| پرتھوی | ہڈی | مانس | چرم | ناڑی | روم |

وشٹھی سمشٹی
وشو۔ وراٹ

II سوکشم شریر۔ ۴ انتہ کرن۔ من۔ بدھ۔ چت۔ اہنکار (سوپن اوستھا) تیجس۔ ہرنیہ گربھ
۵ گیان اندریہ۔ آنکھ۔ ناک۔ کان۔ زبان۔ توچا (پوست)
۵ کرم اندریہ۔ ہاتھ۔ پاؤں۔ زبان۔ گدا۔ لنگ
۵ پران۔ پران۔ اپان۔ ویان۔ سمان۔ اودان

III کارن شریر۔ اگیان روپ۔ اویکت۔ مول پرکرتی۔ اودیا یا مایا۔ (سوشپتی اوستھا) پراگیہ۔ ایشور
میں ان مندرجہ بالا شریروں کو ان کے تتوؤں سمیت جانتا ہوں اور اُن کو پرکاش کرتا
ہوں۔ اس لئے میں ان سے بھن چیتن گیان سروپ آتما "چوتھا" (تین شریروں کے لحاظ سے)
ہوں اور چوتھے کو سنسکرت میں تریا کہتے ہیں۔ اس لئے میرا سروپ تریا ہے۔ میں ہی اس
کھیت کا جاننے والا کھیتر گ ہوں۔ یہ گیان ہے۔ لہذا بھگوان نے ارجن سے کہا ۵

عناصر اہنکار عقل محیط — یہ دل دس حواس اور یہ فطرت بسیط
یہ آواز مس ذائقہ رنگ باس — کریں جن کو محسوس پانچوں حواس
یہ سکھ دکھ یہ نفرت یہ ترغیب بھی — خرد پائداری بھی ترکیب بھی
یہ ہیں کھیت اور ان کی تبدیلیاں — انہی کا ہے یہ مختصر سا بیاں

---

دوہا۔ کھما سرل ادمبھتا ۔ اہنسا ونِراَبھمان
گور سیوا سنجم کرن ۔ تھرتا شوچ پردھان (13 ۔ 7)
وشیوں سے ویراگ دھر ۔ تجن کرے اہنکار
جنم مرن دکھ سکھ جرا ۔ ویادھ دوکھ نردھار (13 ۔ 8)
نیہ نہ پتر کلتر سیوں ۔ دُکھ سے دکھی نہ ہوئی
چت میں دھرے سمانتا بھلے بُرے کو کھوئی (13 ۔ 9)
اٹل بھگتی موہیں دھرے ۔ سب کو آتم جان
رہے سدا ایکانت میں ۔ تجے سبھا ابھمان (13 ۔ 10)
ادھیاتم گیانی دھرے ۔ تتو گیان کو دیکھ
یہ جو سب کچھ میں کہیو ۔ یہی گیان ہے لیکھ (13 ۔ 11)

---

بھاوارتھ ۔ نرمان ہونا ۔ دمبھ سے رہت ۔ اہنسا ۔ کھما ۔ سرلتا ۔ گور دسیوا ۔ شُدھی ستھرتا ۔ آتم سینم ۔ اندریوں کے وشیوں سے ویراگ ۔ اہنکار سے رہت ۔ جنم مرتیو جرا اور روگ آدی میں دکھ دوش کا بار بار وچار کرنا ۔ پتر ۔ استری ۔ گھر دھن ادی میں نراسکتی ( ممتا نہ ہونا ، اشٹ اور انشٹ کی پراپتی میں چت کی سمتا ۔ مجھ پرمیشور میں اننیہ یوگ دوارہ اوبھچارنی بھگتی ۔ ایکانت اور شدھ دیش میں رہنے کا سوبھاؤ ۔ وشے

آسکت منشوں کے سنگ سے پرہیز۔ ادھیاتم گیان میں نت ستھتی۔ تتو گیان کے ارتھ پرماتما کو سروتر دیکھنا۔ یہ سب تو گیان ہے۔ اور اس کے اُلٹ جو کچھ ہے وہ اگیان ہے۔

(شرح) پیشتر اس کے ارجن گیان کے وشے میں سوال کرتا۔ بھگوان نے خود ہی کہنا شروع کر دیا۔ کیونکہ جس بھومی سے اس وقت ارجن سے سمواد چل رہا ہے وہ جانتے ہیں کہ جب تک ہر بات کی پوری پوری تفصیل بیان نہ کی جائے گی ارجن کی تسلی نہیں ہوگی۔ جس گیان کو صرف سدھانت روپ سے پہلے کتھن کر چکے ہیں اب یہاں پر سنگ انوسار گیان کی ساری سامگری کو بطور نمونہ ظاہر کر رہے ہیں تاکہ ارجن کے دل میں کسی طرح کا شک باقی نہ رہ جائے۔ گیان کا دراصل مطلب جاننا ہے۔ لیکن گیتا کی اصطلاح میں گیان سے مراد آتم گیان سے ہے۔ اپنے آپ کو جاننے کا نام آتم گیان ہے۔ کھیتر اور کھیترگ کا ووِیک اسی گیان کا پہلا اور بہت ضروری سبق ہے۔ کھیت کو کھیترگ سے علٰحدہ کر کے دکھانے کے لئے انھوں نے کھیتر کو باتفصیل ورنن کیا اور جو باقی بچا وہ کھیترگ ہو گیا۔ جہاں اس گیان نے گھر کر لیا۔ جن کے جیون میں یہ گیان اُتر گیا۔ ان کا گویا کایا کلپ ہو گیا۔ ان کا رہن سہن۔ بول چال۔ کرنی اور کتھنی سبھی کو نوین روپ مل گیا۔ اس لئے وہ خاص لکشن یا نشان جن سے یہ پہچان ہو جاوے کہ یہاں ہی گیان کا بھنڈار ہے۔ گیان کا گھر ہے۔ جان لینے ضروری تھے۔ جہاں گیان آکر ڈیرہ ڈالتا ہے وہاں اس کی سینا بھی ان لکشنوں کے روپ میں آموجود ہوتی ہے۔ واچک گیانی بھلے ہی اس قاعدہ سے مستثنیٰ ہوں۔ رہنی والے لوگوں میں یہ گن خواہ مخواہ آجاتے ہیں۔ اس لئے ان گنوں کا دھارن کرنا بھی گیان کے حاصل کرنے میں مددگار ثابت ہو سکتا ہے۔ چنانچہ جگیاسو اور

گنی پرشوں کو ہمیشہ اپنے اوپر نظر رکھنی چاہئے اور چت کی پڑتال کرنی چاہئے۔ اور اس طرح آتم نریکشن کر کے اپنی کمزوریوں کو دور کرنے کا یتن کرنا چاہئے۔ اور شبھ للکشنوں کو دھارن کرنا چاہئے۔ مہاپرشوں کا کہنا ہے کہ ہر سچے جگیاسو کو واجب ہے کہ وہ رات کو بستر پر سونے سے پہلے چند منٹ خاموش بیٹھ کر دن میں اپنی کرنی کا حساب کرے کہ اس نے کیا کیا نیک و بد کام کئے ہیں اور کہاں کہاں فیل و پاس ہوا ہے۔ اس طرح خود ہی اپنا اعمال کا محاسبہ کر کے بدی سے بچنے اور نیکی میں درڑھ ہونے کا پکا ارادہ اور یتن کرے اور صبح سویرے جاگ کر سب سے پہلے اپنے نیک ارادوں کو یاد کرے اور تہیہ کرے کہ وہ دن میں نیک کمائی کریگا۔ اور اس نیکی کے لئے پرماتما سے عاجزی سے دعا کرے۔ اس طرح حساب کرنیوالا اور اپنے آپ پر نگرانی رکھنے والا منش بہت جلدی دیوتا بنجاتا ہے۔ اب گیان کے لکشن ملاحظہ ہوں۔ سب سے پہلے امانتو یعنی نرمانتا کو رکھا گیا ہے۔

(۱) نرمانتا۔ یعنی مان سے رہت ہونا۔ عاجزی یا دمنتیا۔ منش کے اندر سب سے بڑی اور سوکشم کمزوری مان بڑائی کی بھوک ہے۔ اس مان کو حاصل کرنے اور برقرار رکھنے کی خاطر انسان اپنا سب کچھ قربان کر دیتا ہے۔ ذراسی ممبری کیلئے اپنی گاڑھے پسینے کی کمائی۔ اپنا آرام۔ اہل و عیال کا موہ سب کچھ قربان کر دیتا ہے اور اکثر دیکھا گیا ہے کہ جب منش سے کوئی غلطی سرزد ہو جاتی ہے اور ان کو ڈر ہو جاتا ہے کہ بپروہ ناش ہو جانے سے مان بھنگ ہوگا۔ بے عزتی ہوگی تو کئی لوگ خودکشی کر لیتے ہیں۔ یہاں تک کہ مان کے واسطے جان تک قربان کر دی جاتی ہے۔ اس واسطے ظاہر ہے کہ مان بڑائی کی لالسا منش کے اندر کمزوری ہے جس کا دور ہو جانا ہی اس کے واسطے بہتر ہے۔ اس واسطے مان بڑائی کی اچھا

سے رہت ہونا۔ عاجز ہونا یا دین بھاؤ کا اختیار کرنا۔ دُنیا کی تمام مصیبتوں سے خلاصی پانے کا واحد طریقہ ہے۔ جہاں عاجزی یا نرمانتا ہے وہاں کوئی بھید بھاؤ نہیں رہ سکتا۔ وہاں کلہ کلیش کی گنجائش نہیں رہتی۔ سب سے پریم کیا جاتا ہے۔ دوسروں کی عیب جوئی نہیں ہوتی۔ دوسروں کی غلطیاں درگزر اور معاف کی جاتی ہیں۔ دل میں کینہ اور بغض وغیرہ جاگزیں نہیں ہو سکتے۔ ایرشا دویش۔ ویر وردوھ ہمیشہ کے لئے دور ہو جاتے ہیں۔ سب سے متر بھاؤنا ہوتی ہے۔ جس سے چت کی کلپنا کا انت ہوتا ہے اور من شانت رہتا ہے۔ اس لئے نرمانتا گیان کا ایک لکشن ہے۔

(۲) اَدمبھتو۔ دمبھ سے رہت ہونا۔ دکھلاوہ نہ کرنا۔ پاکھنڈ کا نہ ہونا۔ نمائش سے رہت ہونا۔ منش دکھلاوہ یا نمائش کیوں کرتا ہے۔ جب وہ اپنا کوئی ایسا گن جو اس کے اندر نہیں ہے دکھلانا چاہتا ہے اور وہ اسواسطے کرتا ہے تاکہ اس کو بڑائی ملے۔ یوگ یوگی۔ یتی۔ سنیاسی آدمی کا سروپ بنا کر نمائش کرتے ہیں اور دُنیا کو ٹھگتے ہیں کیونکہ سب سے زیادہ وجہ مان بڑائی کا حاصل کرتا ہے اس کے بعد اپنی کمزوری کو ڈھکنے کے واسطے دمبھ کیا جاتا ہے۔ بے روزگاری کے زمانے میں کام نہیں مل سکتا۔ چلو کیرتن منڈلی بنالی۔ اِدھر اُدھر کیرتن کر کے بھجن گا کر اپنی جیو کا چلالی۔ وشے واسنا بھوگ کامنا اندوجمی ہوئی ہے۔ سیدھے طریقے سے مراد بر آنی مشکل معلوم ہوتی ہے۔ تو پاکھنڈ سے باآسانی کام ہو جاتا ہے۔ یہ بھی منش کی کمزوری ہے۔ نیچ اور کمزور انسان ہی پاکھنڈ کا آشرہ لیتے ہیں۔ بہادر جوانمرد اور نیک انسان ہمیشہ حوصلہ استقلال اور راستی سے اپنی کمائی کر کے جیو کا چلاتے ہیں۔ اس لئے یہ جان لینا چاہئے کہ دمبھ اور پاکھنڈ ایک بیماری ہے بھیانک

روگ ہے جو منش کو جہالت کے تاریک کنوئیں میں گراتا ہے۔ جہاں سے نکلنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اس لئے موکش ابھلاشی سجنوں کو دمبھ اور پاکھنڈ سے سدا ہی بچنا چاہیئے اور جن پرشوں میں دمبھ نہیں ہے۔ وہ گیان کے شدھ پاتر ہیں وہاں گیان ٹک سکتا ہے۔ پاکھنڈیوں کے ہردیہ میں گیان دوشت ہو جاتا ہے۔

(۳) اہنسا۔ یعنی دل نہ دکھانا۔ کسی بھوت پرانی کو من بانی کرم سے دُکھ نہ دینا اہنسا کہلاتا ہے۔ اہنسا کو پرم دھرم کہا گیا ہے کیونکہ جس نے اہنسا دھرم کو پوری طرح پالن کر لیا۔ وہ گویا سب دھرموں کے پھل کو پا گیا۔ اہنسا سے وشو ویاپی پریم پیدا ہوتا ہے۔ جاندار و بے جان تمام پرانیوں سے ایکی بھاؤ حاصل ہوتا ہے جو کہ برہم وادی کا لکشن ہے۔ جب ہم نے اپنے کو کھیترگ درشٹا آتما جانا اور شریر روپی کھیت کو اپنے سے بھن وستو مانا۔ تو شریر سے قدرتی طور پر ہمارا موہ ہٹ جاتا ہے۔ ہم صرف اس کی جائز ضروریات پوری کرتے ہیں۔ اس سے زیادہ اُسے کوئی رعایت نہیں دیتے کسی کو ایذا یا دُکھ پہنچا کر شریر کا پالن نہیں کرتے۔ دیگر تمام کھیتوں میں بھی جو کھیترگ ہے۔ اس کا زیادہ خیال رہتا ہے۔ اپنا ہر کام اس نقطہ نگاہ سے کیا جاتا ہے کہ اس کا اثر ہمارے ارد گرد دوسرے پرانیوں پر کیا ہو گا۔ کسی کو اس سے نقصان یا گزند تو نہیں ہو گا۔ جس قدر کھیت یا شریر اس سارے برہمنڈ میں دکھائی دیتے ہیں۔ بلا تفریق خورد کلاں (چھوٹے بڑے) سب کے سب پوتر ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ ان میں کھیترگ کے روپ میں پربھو کا درشن ہوتا ہے۔ یا ہم اپنی ہی لیلا کو دیکھتے ہیں۔ لہذا ہم اپنی ہر حرکت میں ہوشیار اور چوکس رہتے ہیں۔ تاکہ چلتے وقت پاؤں کے نیچے کوئی کیڑا مکوڑا نہ دب جاوے۔

غلطی سے کسی جاندار کو ایذا نہ پہنچے۔ باغیچہ میں سیر کو جاتے ہیں۔ پھولوں اور پودوں کا بھی اُتنا ہی خیال رکھتے ہیں کہ کہیں ان کہمارے ساتھ رگڑ لگ جانے سے تکلیف نہ ہو۔ کسی پھول پتی ٹہنی کو خواہ مخواہ برائے بازیچہ (کھیل) نہیں توڑتے بلکہ ان ہری بھری پوشاکوں والے رنگ برنگے پھولوں کے تاج کو سر پہ رکھے ان پریمیوں کو بادِ بہاری سے دھیمے دھیمے جھونکوں سے مستانہ وار جھومتے ہوئے دیکھ کر آنکھوں میں عشق حقیقی کی شراب کا نشہ چڑھنے لگتا ہے اور وجد کا عالم طاری ہو جاتا ہے۔ مخلوقات کے ذرے ذرے میں پیارے پریتم کی خوبصورتی۔ کاریگری۔ حُسن۔ بے نیازی۔ چترائی اور دانائی کا اظہار ہوتا ہے اس طرح گیان کو جس نے پایا ہے۔ ادھیاتم گیان کو جس نے اپنایا ہے۔ اس کے جیون میں یہ لکشن بہت زیادہ زوروں سے پرگٹ ہوتا ہے۔ وہ اپنے شریر پہ تو ہر پرکار کے دُکھ اور تکلیف سہن کر سکتا ہے۔ لیکن وہ دوسرے شریروں کا ذرا سا دُکھ بھی برداشت نہیں کرتا۔ اپنی جان تک قربان کر کے دوسروں کو سکھ دینے کی چیشٹا کرتا ہے۔ اس لئے وہ کسی کو بذات خود دُکھ نہیں دے سکتا وہ سچا اہنسا وادی ہے۔ وہ سب کو اپنا آتما جانتا ہے اور سم درشی ہو کر اپنا جیون وتیت کرتا ہے۔ برہمن چانڈال کُتے ہاتھی اور گؤ میں ایک ہی کھیترگ کو دیکھتا ہے۔ اسی لئے من سے بھی کسی کا اہت چنتن نہیں کرتا۔

(۴) کھما۔ عفو یا معاف کرنا۔ زندگی گے اس بازار میں وہ کون شخص ہے جو غلطی نہیں کرتا۔ وہ جو غلطی کر کے اس کو مان لیتا ہے وہ بہت اچھا انسان ہے کیونکہ وہ بہت جلدی پرم شدھی کے شکھر پر جا پہنچے گا اور جو دوسروں کی غلطیوں پر کرودھ نہیں کرتا بلکہ ان کو معاف کر دیتا ہے وہ ان سے بھی بڑا ہے۔ کیونکہ وہ جلدی دوسرے شریروں کے اندر اپنے آتما کے درشن کرتا

ہے۔ جس قدر ہم دوسروں کے قصوروں کو معاف کرتے ہیں۔ ہمارا ہردے اُتنا ہی وشال ہو جاتا ہے اور دوسرے دلوں میں ہمارے لئے جو شبھ کامنا اُٹھتی ہے وہ ہمیں جیون سے اوپر اُٹھانے میں بہت مددگار ثابت ہوتی ہیں۔ قانون قدرت کے اندر تمام انتظام مکمل ہیں۔ آپ یہ نہ سمجھیں کہ آج آپ نے کسی سے کوئی سلوک نیک و بد کیا ہے اور اس کا کوئی فوری اثر نہیں ہوا۔ تو بس اس کرم کا اثر زائل ہو گیا۔ نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔ نیک کام نے آپ کے دل میں نیکی کا بیج بویا۔ جس سے نیکی کی گئی۔ اس کو خوشی پراپت ہوئی۔ وہ خوشی اتنی ہی ماترا میں آپ کے دل میں بھی آ کر موجود ہوتی ہے۔ نیکی کے روپ میں آپ نے جو کچھ دیا تھا۔ وہ خوشی کے روپ میں آپ کے پاس آ گیا۔ اس خوشی میں آپ کی نیکی کا بیج اور دوسرے کی خوشی شامل ہیں۔ اس لئے اب اسی بیج کو اور زیادہ پر پھلت ہونے کے لئے پھر موقعہ ملے گا۔ اور اسی طرح آپ کا دل نیکی اور خوشی کا بھنڈار اور سرچشمہ ہوتا جائیگا۔ نتیجہ یہ ہو گا کہ آپ مکمل نیک انسان اور خوشی کے مجسمہ ہو جائیں گے اور آپ کے واتاورن اور سمپرک میں آنیوالوں کو نیکی اور خوشی کی بے بہا دولت اپنے آپ بلا مانگے مفت ملے گی۔ آپ کے جسم سے نیکی اور خوشی کے تاثرات پورے جوش سے موجزن ہوں گے۔ دیا اور کھشما کا آپس میں گھنا سمبندھ ہے یہ دونوں سکھیاں ایک دوسرے سے الگ نہیں رہ سکتی۔ جہاں دیا رہتی ہے وہاں کھما بھی جا پہنچتی ہے اور جہاں کھما جاتی ہے وہاں دیا کو بھی ساتھ لے جاتی ہے۔ اس لئے جوں جوں دوش کھما کریں گے اُتنا ہی دیا کا بھاؤ بڑھتا جاوے گا۔ اور کرودھ کی برتی گھٹتی جاویگی۔ رجوگن کم ہو گا ستوگن کی بردھی ہو گی۔ اسی طرح سادھن کرتے کرتے کھشما سے دیا۔ کرودھ کا ابھاؤ پرانی ماتر سے پریم۔ اہنسا کی برتی۔ مان سے رہت ہونا۔ دمبھ آدی نہ کرنا۔ یہ سب لکشن آپ سے آپ اکٹھے ہوں گے۔ جس سے ظاہر ہو گا کہ گیان روپی راجہ کا یہاں پڑاؤ ہے۔ انگریزی میں ایک کہاوت ہے۔ غلطی کرنا انسانی خاصہ ہے مگر معاف کر دینا دیوی گن ہے۔

(۵) سرلتا۔ سرل کے معنی سیدھا۔ سادہ۔ جہاں ٹیڑھا پن نہ ہو اُسے سرلتا کہتے ہیں۔ سنسکرت میں اسی کو آرجو لکھتے ہیں۔ اب سرلتا یا سادگی دو طرح کی ہو سکتی ہے۔ ایک بیرونی اور دوسری اندرونی۔ بیرونی سادگی میں سادہ خوراک۔ سادہ لباس۔ سادہ بول چال شامل ہیں۔ اندرونی سرلتا ہردیہ اور دل سے تعلق رکھتی ہے۔ جو کچھ زبان پر ہے وہی دل میں ہے۔ کسی سے چھل کپٹ کا خیال نہ کرنا۔ سب کا بھلا ہی سوچنا۔ غیر ضروری سوچ وچاروں سے ان کو الگ تھلگ رکھنا۔ کسی کی عیب جوئی نہ کرنا۔ دل میں کینہ نہ رکھنا۔ کسی سے بدلہ انتقام کا خیال نہ رکھنا۔ یہ اندرونی سرلتا کے لکشن ہیں۔

(۱) خوراک میں سرلتا۔ چونکہ خوراک سے ہی ہمارے ستھول اور سوکشم شریر کی رچنا ہوتی ہے۔ اس لئے انسان کو سوچ سمجھ کر ہی اپنی خوراک مقرر کرنی چاہیے۔ جس کو پہلوان بننا ہے۔ اُسے ایک قسم کی خوراک کی ضرورت ہے۔ لیکن جس کو پروفیسر۔ گورو۔ استاد بننا ہے اس کے لئے دوسرے ڈھنگ کی خوراک چاہیے۔ مزدور کو جو خوراک ٹھیک بیٹھتی ہے وہ کسی دماغی کام کرنیوالے سائنسداں یا دیگیانک کو موافق نہیں آسکتی۔ جن کو دوبا اُپاجن کرنی ہے اُن کو ایک خاص قسم کی خوراک چاہیئے۔ شستر دھاری فوجی سپاہی کو بالکل ہی مختلف قسم کی خوراک کی ضرورت ہے۔ اس طرح تمام انسانوں کے لئے ایک قسم کی خوراک مقرر نہیں کی جاسکتی۔ اس معاملہ میں ہم سے بہتر اور کوئی ہم کو رائے نہیں دے سکتا کہ ہم کو کیا کھانا چاہیئے اور کتنا کھانا چاہیئے۔ شاستر کاروں نے جس خوراک کو ساتوک کہا ہے۔ وہی دراصل سادہ خوراک ہے۔ جس کے مہیا کرنے میں کسی کو تکلیف نہ دی گئی ہو جس کے جٹانے میں کم سے کم محنت اور وقت صرف ہوا ہو۔ جو شریر کی پرکرتی کے مطابق ہو جس کو کھا کر چت میں پرسنتا کی لہر دوڑ جائے اور نیز جس میں کسی دوسرے کا حصہ شامل نہ ہو۔ یعنی کسی کا حصہ اگر شامل ہو تو وہ نکال دیا گیا ہو۔ نشی اشیا سے قطعی پرہیز ہونا چاہیئے غذا تازہ مرغن اور زود ہضم ہونی چاہیئے۔ دودھ اور پھل گھی اور شہد آدی حسب ضرورت

استعمال کرنے چاہئیں۔ چونکہ یہاں گیان کے متلاشی جگیاسو کیلئے گیان کے لکش کے روپ میں سرلتا کو بنایا گیا ہے۔ اس واسطے جگیاسو کی خوراک تو کسی طالبعلم کی خوراک کی طرح بہت سادہ ہونی ضروری ہے۔ اس کو مانس مدرا سے پرہیز کرنا چاہئے۔ مقرر کردہ آہار مقرر وقت پر لینا چاہئے۔ منشیات اور ثقیل اشیا کو ترک کرے۔ لذت کی خاطر نہ کھاوے بلکہ پیٹ بھرنے کے واسطے کھاوے تاکہ زندگی قائم رہے۔ لذیذ اشیا کے کھانے کی عادت نہ ڈالے ایسا نہ ہو کہ روکھی سوکھی روٹی حلق سے نہ اُترے۔ بھوک سے تھوڑا کم کھانا فائدہ مند رہتا ہے جگیاسو کے لئے پیٹ کو ٹھونس کر بھرنا اچھا نہیں کیونکہ اس سے آلس اور ندرا کا ہی زور بڑھتا ہے اس طرح خوراک کی سادگی سے من میں بھی سرلتا آتی ہے۔ وچار شدھ اور سرل اُٹھتے ہیں دکھشپ کم ہوتا ہے۔ ستوگن بڑھتا بڑھتا ہے۔ شریر میں روگ نہیں ہوتے اور سرل سوبھاؤ کے لوگوں کو کسی سے وَیر درودھ یا ایرشا دویش وغیرہ کچھ نہیں ہوتا۔ وہ سب مل جل کر رہتے ہیں۔ یا کنارہ کش اُداسین ہوتے ہیں۔ سب کی خدمت کر کے خوش ہوتے ہیں۔ یہ خوراک کی سادگی اُن کو درجہ بدرجہ اوپر اُٹھاتی ہوئی ادویت پد پر لا بٹھاتی ہے۔

(ب) لباس کی سادگی۔ سادہ لباس سے مراد اپنے اپنے دیش کے رواج کے مطابق ایسے سادہ قسم کے کپڑے کا استعمال ہے جس میں زیادہ نمائش یا سجاوٹ نہ ہو۔ پوشاک نہ تو زیادہ بھڑکیلی ہو اور نہ مَیلی۔ نہ اس قدر ملائم کہ وِشے واسناؤں کو اُبھارنے کا کام کرے لباس کا استعمال اس غرض کو لیکر کیا جاوے۔ ایک تو جسم کو ڈھانپنے کے واسطے دوسرے موسم کے لحاظ سے گرمی سردی سے بچاؤ کرنے کی خاطر۔ لوگوں کو دکھانے کی خاطر پوشاک نہیں ہونی چاہئے۔ صفائی کا خیال رکھنا از حد ضروری ہے۔ لباس اور خوراک کی سادگی سے کفایت شعاری خود بخود ہوگی۔ خرچ میں کمی ہوگی۔ زیادہ تردّد اور فکر نہیں کرنا پڑیگا۔ اور نہ ہی کسی طرح کے ناجائز طریقے استعمال کرنے پڑیں گے۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ برہمچریہ پالن میں بڑی مدد ملے گی۔ سادے لوگوں کو اپنے اندریوں پر بہت قابو ہوگا۔

جہاں آپ کو بھڑکیلے لباس زرق برق کی پوشاک اور آرائش زیبائش اور نمائش کے سامان آپ کو دکھائی دیں۔ آپ جان لیں وہاں ادھیاتم گیان نہیں ہو سکتا۔ اگر دکھائی دیتا ہے تو کوئی کسر ضرور ہے۔ آج نہیں تو کل ظاہر ہو جاویگی۔ کیونکہ ستوگن خاصہ گیان کا ہے۔ رجوگن میں اہنکار۔ مان۔ دمبھ وغیرہ سب اُلٹی باتیں ہوتی ہیں۔ جوکہ اگیان کے لکشن ہیں

ویدانت کو بدنام کرنے والوں نے وشئے واسناؤں کی غلامی میں پھنس کر من مانی کارروائیاں کیں اور اپنے کو نرلیپ نراکار نرو کار آتما کہہ کر اپنا ٹھاٹھ باٹھ بنائے رکھا۔ بلکہ اسی ٹھاٹھ کے رعب سے اپنے پیرووں کو خوب لوٹا۔ اب بھی اس زمانے میں بھی ایسا ہو رہا ہے۔ جگیاسوؤں کو خبردار رہنا چاہیئے اور سرلتا کو ٹھیک طرح سے سمجھکر اپنانا چاہیئے۔

(ج) بول چال کی سادگی۔ سے مراد نشکپٹ بانی سے ہے۔ بات جیسی ہے۔ جو من میں پھری ہے۔ اس کو ویسی ہی بلاکم وکاست اور بغیر ہیر پھیر صاف صاف بیان کر دینا۔ نہ کچھ چھپا کے رکھنا۔ نہ اپنی طرف سے کچھ اور کا اور بیان کرنا۔ جیسا دل میں خیال آیا۔ ویسا ہی کہہ دیا۔ کسی کا لحاظ کر کے کچھ کہہ دینا یعنی چکنی چپڑی باتیں کرنا اور کسی دوسرے سے کٹھور بانی بولنا نہ سادگی کے قوانین کے خلاف ہے۔ سب کے ساتھ نمرتا سے پیش آنا۔ میٹھا بولنا۔ تھوڑا بولنا۔ ست بولنا۔ دل دُکھانے والی بانی نہ بولنا۔ یہ بانی کی سرلتا ہے۔

(۲) ہردیہ کی سرلتا۔ اندرونی سرلتا دل سے تعلق رکھتی ہے۔ سب سے پہلے دل کو واسناؤں کی میل سے صاف کرنا۔ دوبینی دودانی (دوویت) سے باز رکھنا۔ کام کرودھ لوبھ موہ آدی وکاروں سے خلاصی پانا۔ اندریوں پر قابو رکھنا۔ اپنے آپ کو سب سے نیچا سب کا سمجھنا۔ سیوا کا بھاؤ دل میں پیدا کرنا اور جو موقعہ ملے سیوا کر کے لابھ اُٹھانا۔ ہردیہ کو چھل کپٹ سے شدھ اور پوتر رکھنا۔ سب سے متر بھاؤنا رکھنا۔ ویر درودھ اور ایرشا دویش کا نہ ہونا۔ یہ سب دل کی سرلتا کے لکشن ہیں۔

(۶) گورو سیوا۔ گیانی کرتگیہ ہوتا ہے۔ کرتگھن نہیں ہوتا۔ سوامی رام کو کسی نے چند روپوں کی امداد کی تھی وہ اپنی تنخواہ سے اتنی رقم ہر ماہ اس کو روانہ کر دیتے نا معلوم کتنے مہینے

اسی طرح کس قدر زیادہ رقم انھوں نے ادا کر دی لیکن اس کے باوجود جو مان ان کو اس شخص کا تھا وہی جانتے تھے۔ دھنا بھگت جی نے سوامی رام کو اپنے پاس رکھ تعلیم حاصل کرنے میں مدد دی تھی۔ ان کا جیون بڑا شدھ اور فقیرانہ تھا۔ جس سے سوامی رام بہت متاثر ہوئے۔ انھوں نے بھگت جی کو اپنا راہبر مان لیا اور بھگت جی کی ان تھک سیوا کی۔ مطلب یہ ہے کہ عام آدمی بھی جس سے ذرا سا فائدہ اُٹھاتے ہیں اس کی خوشامد کرتے ہیں۔ خاطر تواضع کرتے ہیں۔ دل میں کچھ لحاظ رکھتے ہیں۔ ان کے مقابلے میں گیانی جو بہت حد تک زیادہ سُلجھا ہوا انسان ہے وہ اپنے سدگورو سے لی ہوئی ودّیا کے بدلے میں اپنا سر ان کے قدموں سے نہیں اُٹھا سکتا۔ اپنا تن دھن اور من سب کچھ لگا کر وہ اپنے گورودیو کو پرسن کریگا۔ گیان کا ایک لکشن نرمانتا ہے۔ جس کا سب سے پہلے ذکر آچکا ہے۔ اس لئے گیانی سدا نرمان ہے اور گوروسیوا اس کے مان کو سدا بھنگ کرتی ہے دوسروں سے مان حاصل کر کے کہیں ابھمان پیدا نہ ہو جائے۔ یہ ڈر اپنے راہبر سدگورو کے دربار میں حاضر ہو کر اور ان کے چرنوں میں سر جُھکا کر دُور ہو جاتا ہے۔ ایک مہاپرش نے کہا تھا کہ مہاتما پرشوں کو پرنام کرنا۔ ان کے آگے سر جھکانا کوئی مہاتما کو بڑا نہیں بناتا بلکہ جگیاسو کے اہنکار کو کمزور کرنے کا ایک سادھن ماتر ہے۔ اس لئے گوروسیوا گیان کا ایک لکشن ہے۔ آج سے ۴۰ یا ۵۰ سال پہلے اُستاد شاگرد اور گورو ششیہ کا سمبندھ اتنا پوتر ہوتا تھا کہ وہ تا زندگی قائم رہتا تھا۔ شاگرد سکول سے پاس ہو کر کئی ڈگریاں لے کر بہت بڑا افسر بھی ہو گیا ہوتا تو جب اپنے پرانے اُستاد کے سامنے جاتا۔ جو ایک دم ان کے پاؤں کو چھوتا تھا۔ کبھی ان کی برابری نہیں کرتا تھا نہ ان کی کسی طرح بے ادبی کرتا تھا یہی حال گورو اور ششیہ کے سمبندھ میں تھا۔ بلکہ یہ اور بھی گھنا سمبندھ تھا۔ آج نئی تہذیب کے دَور میں یہ سمبندھ اُتنا پوتر نہیں رہ گیا بلکہ ہر بات میں بیوہاری نقطہ نگاہ شامل ہو گیا ہے اور آپس کا پریم بھاؤ مفقود ہو چکا ہے جو کہ اچھا لکشن نہیں ہے۔

(۷) شدھی۔ پوترتا دو پرکار کی ہے۔ اندرونی اور بیرونی۔ اندرونی پوترتا تو دل یا انتہ کرن سے متعلق ہے اور بیرونی پوترتا شریر کی ہے۔ شریر کو اشنان دوارا صاف ستھرا رکھنا کھانے پینے میں بھکش ابھکش کا اور شوچ کا خیال رکھنا۔ صاف ستھرے کپڑے پہننا۔ یہ بیرونی شدھی ہے۔ انتہ کرن میں وشے واسنا کا ابھاؤ۔ جھوٹ کپٹ کام کرودھ تیاد ی سے من اور انتہ کرن کو صاف رکھنا۔ کسی کے دوش نہ دیکھنا۔ نہ اہت چنتن کرنا۔ اپنے آپ کو شریر نہ ماننا۔ بلکہ آتما جاننا۔ یہ اندرونی شدھی ہے۔

(۸) ستھرتا۔ بدھی کا اڈول یا اڈگ ہونا۔ یا دوسرے شبدوں میں نشچے آتمک بدھی ڈانوا ڈول یا ڈھلمل یقین نہ ہونا۔ ایک بار وچار کر کے جب فیصلہ پر پہنچے۔ اس پر دوڑھ ہونا۔ شریر تبدیلی یکت ہے۔ کبھی صحت کبھی بیماری۔ کبھی کوئی کمی اور کبھی فیض عام۔ ہر دو حالات میں سم رہنا۔ دیگر مان اپمان۔ بھوک پیاس۔ دکھ سکھ آدی دوندوں میں برابر با حوصلہ رہنا ہی ستھرتا ہے گیان میں اتنی شکتی ہے کہ گیانی کا دل ایک چٹان کی مانند ہو جاتا ہے۔ جس پر دوندوں کی لہریں ٹکرا کر چکنا چور ہو جاتی ہیں۔ جب بدھی پورن وویک دوارا تمام سنسار کو اور سنسار کے پدارتھوں کو متھیا جان لیتی ہے اور شدھ ویراگ کی دھارنا سے دشیوں کی لالسا اور موہ سے رہت ہو جاتی ہے اس وقت اپنے مول سروپ آتما میں سنھت ہوتی ہے اور کسی لوبھ لالچ میں آکر یا کسی وشے واسنا سے پریرت ہو کر کبھی چلائمان نہیں ہوتی۔ بدھی کی اس مکت دشا کا نام ستھرتا ہے۔

(۹) آتم سینم۔ شریر پر نینترن۔ اندریوں کا دمن۔ من کا اُپ شم اور بدھی کی ستھرتا۔ یہ تمام ملکر ہی آتم سینم ہوتا ہے۔ آتم سینم کا مطلب اپنے آپ پر قابو کے ہیں۔ اوپر کے چار لکشنوں میں سے جہاں ایک بھی کم ہے۔ وہاں آتم سینم مکمل نہیں ہو سکتا۔ آتم سینم ایک دولت ہے جس کی بدولت منش اس نو دوار پوری کی سلطنت پر حکمرانی کرتا ہے۔ جن کو آتم سینم پراپت نہیں۔ اُن کا جیون زیادہ تر پاشوک ہے۔ کیونکہ جس طرح چرند پرند اور حیوان پر کرتی

کے بس جنم سے مرن پرنیت اپنا سارا جیون ویتیت کر دیتے ہیں۔ یہی حال سنیم رہت منشوں کا ہے۔ وویک اور ویراگ کا آشرہ لیکر ہی منش اس سنیم کے مارگ پر سپھلتا سے قدم زن ہو سکتا ہے۔ آتما کی امرتا۔ شریر کی نشورتا۔ جگت کا متھیاپن۔ بھوگ پدارتھوں کی اسارتا یا دوسرے شبدوں میں ایشور کی یاد اور مرتیو کا بھے منش کو سنجیت رکھنے کیلئے کافی ہیں۔ سنیم کے وشے بھگوان پہلے کافی مفصل کہہ چکے ہیں۔ دوسرا اور چھٹا ادھیائے دیکھئے۔

(۱۰) اندریوں کا وشیوں سے ویراگ۔ وشیوں میں اندریوں کا راگ تو سوئم سدھ ہے ویراگ جتن سادھ ہے۔ اور وہ بھی وویک سے ممکن ہے۔ یہ سنیم کا ہی انگ ہے۔ بلکہ سنیم کی پہلی سیڑھی ہے۔ اندریہ سنیم میں سب سے زیادہ ضروری بات یہی ہے کہ اندریوں کو وشیوں سے الگ کر دیا جاوے اور وشیوں کے پرتی اندریوں میں ویراگ پیدا ہو۔

(۱۱) اہنکار سے رہت۔ شریر من یا بدھی کو اپنا آپ جانتا اہنکار ہے۔ اس کو ملن اہنکار کہتے ہیں اپنے آپ کو آتما جاننا۔ شدھ اہنکار ہے۔ ملن اہنکار تیاگ کرنے یوگیہ ہے۔ اور شدھ اہنکار گرہن کرنا چاہیئے۔ ملین اہنکار سے رہت ہونا گیان کی نشانی ہے۔ جن پرشوں کو اپنے سروپ کا گیان ہوا ہے۔ وہ اپنے آپ کو آتما ست چت آنند روپ جانتے ہیں۔ اور شریر کو محض اپنا ایک یتر یا مشین مانتے ہیں۔ اس طرح وہ اہنکار سے خالی ہوتے ہیں۔

(۱۲) جنم۔ جرا۔ روگ۔ اور مرتیو کا بار بار وچار کرنا۔ چونکہ انادی کال سے جیو کو شریر کا سنگ پراپت ہے۔ اپنے آپ کو یہ شریر ہی ماننے لگا ہے اور یہی جانتا ہے کہ شریر کے بغیر اس کی کوئی ہستی ہی نہیں۔ جب بدھی دوارا یہ جان لیتا ہے کہ وہ آتما ہے تو بھی سنگ دوش سے شریر کا موہ نشٹ نہیں ہوتا۔ اس لئے ضروری ہے کہ اس موہ ناش کے لئے شریر کے دوشوں کو ہر گھڑی بار بار چنتن کرتا رہے۔ گربھ میں آنا۔ پیدا ہونا۔ بڑھنا۔ بڑھاپا اور موت۔ یہ اس شریر کے دوش ہیں۔ جنم مرتیو بڑھاپا

اور بیماری کو منش اگر یاد کرتا رہے تو اس کے اندر اہنکار پیدا نہیں ہو سکتا۔ شریر کا موہ کم ہوتا جاتا ہے۔ وچار اُتپن ہوتا ہے اور اس کی دھارا دن بدن زور پکڑتی جاتی ہے جو گیان کے دروازے پر لا کھڑا کرتی ہے۔

(۱۳) پتر استری گھر دھن آدی میں نر آسکتی۔ عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ گیان اور وچار سے رہت منش ان تمام وستوؤں میں موہ اور راگ رکھتے ہیں جن پر اُن کے مَیں اور میرا پن کا اطلاق ہو سکتا ہے اور جو وستو جتنی زیادہ قریب ہوتی ہے وہ اتنی ہی زیادہ پریہ ہوتی ہے۔ سب سے زیادہ پیارا اپنا شریر ہے۔ اس کے بعد استری پتر گھر اور دھن آدی پریہ ہوتے ہیں۔ جب تک اسکی بھاؤنا یہی رہتی ہے۔ میرا پتر میری استری میرا گھر وغیرہ۔ تب تک وہ ان کے راگ اور موہ سے آزاد نہیں ہو سکتا۔ ہاں اگر وچار اُتپن ہو آوے اور وویک جاگرت ہو کر ویراگ کو لاکر ہردیہ میں کھڑا کر دے تو اس وقت منش کی بھاؤنا تبدیل ہو جاتی ہے۔ خواہ اوپر سے وہ سارے کام اگیانی کی طرح آسکت دیکھتا ہوا ہی کیوں نہ کرتا ہو۔ دل سے اس کی آسکتی اور موہ دور ہو جاتے ہیں۔ وہ سمجھ لیتا ہے کہ شریر بھی اپنا نہیں ہے۔ وہ بھی آن کی آن میں ساتھ چھوڑ دیتا ہے تو باقی تمام رشتے ناطے تو شریر سے سمبندھت ہیں۔ وہ کہاں تک ست ہو سکتے نہیں سرائے کے میل جول کی طرح ہم سب پرانی ایک ہی گھر میں جمع ہوئے ہیں اور چند دم زندگانی کے مل جل کر گذارہ کرنا ہے۔ کوئی بھی اپنا نہیں۔ اس طرح وچار وان سب کچھ رکھتے ہوئے بھی ان کے موہ سے آزاد ہوتا ہے۔ اس کے دل میں آسکتی نہیں ہوتی اور یہی نر آسکتی گیان کا لکشن ہے۔

(۱۴) اشٹ انشٹ کی پراپتی میں چت کی سمتا۔ ہر پرانی سوبھاؤ سے ہی سکھ کو چاہتا ہے اور جہاں سے اس کو آرام یا سکھ ملتا ہے انہی اشیا کو چاہتا ہے۔ ان کو

پراپت کرنا چاہتا ہے۔ ایسے پدارتھ ہی اشٹ کہے جاتے ہیں اور جو وستو ہماری
شانتی اور سکھ کے راستے میں بادھک ہوتے ہیں ان کو ہم بالکل نہیں چاہتے۔
بلکہ ان کو اپنے سے دُور ہی رکھنا چاہیئے۔ اگر ہم کو پراپت ہوں تو ہم دکھی محسوس
کرتے ہیں اور اُن سے بھاگ جانا چاہتے ہیں۔ ایسے پدارتھ انشٹ کہے جاتے ہیں
اشٹ پدارتھوں میں سب کا راگ ہوتا ہے اور انشٹ میں دویش ہوتا ہے
اس لئے جب ہمیں اشٹ یا مرغوب اشیا میسّر ہوتی ہیں۔ ہمیں ہرش ہوتا ہے
اور جب انشٹ یا نامرغوب اشیا آگردوشن دیتی ہیں تو ہمیں شوک کی برتی تنگ
کرتی ہے۔ اس طرح سے ہمارا چت ہمیشہ ہی ہرش شوک کی برتیوں سے
ڈانوا ڈول رہتا ہے۔ کیونکہ شریر سمیت ہر شے اس سنسار میں دم بدم تبدیل
ہو رہی ہے اور کوئی چیز ایک حالت پر رہ نہیں سکتی۔ اس لئے ہمارا چت ہر
تبدیلی کے ساتھ چلائمان ہوتا رہتا ہے۔ جس سے ہر پرانی ایک پرکار کی تپش
اور ناتسلی بخش اوستھا کا انوبھو کرتا ہے۔ جن کو وچار دوارہ کھیتر اور کھیترگ کا
گیان پراپت ہوا ہے۔ جن کو اپنا آپ کھیترگیہ سروپ جان پڑا ہے اور شریر
روپی کھیت کو جنھوں نے اپنے سے بھن چھن بھنگر یقین کیا ہے۔ اور اسطرح
جو شریر کے موہ سے آزاد ہوا ہے اور استری پتر دھن گھر اتیادی میں آسکتی
نہیں رکھتا۔ ایسے نرآسکت نرلیپ پُرش کی وچار یکت بُدھی پدارتھوں میں
اشٹ انشٹ بھاؤ سے رہت ہو جاتی ہے۔ جب ایک ہی آتم ستا موجود ہے
اس کے سوائے دوسرا ہے ہی نہیں تو اشٹ کون اور انشٹ کیسا اور جب
تمام وستوؤں کو ناشوان جانا تو بھی ان چھن بھنگر اشیا میں اشٹ انشٹ
بدھی کیوں ہونے لگی۔ دیگر جو موجود ہے وہ آتم ستا ہے اور جو کچھ غیر ہے
وہ محض آبھاس ہے۔ دکھاوہ ہے۔ دراصل ہے نہیں۔ آب سراب کا سا دھوکہ

ہے۔ جو دستو ہے ہی نہیں اس میں موہ کیسا وہ انشٹ اِشٹ کیونکر ہو سکتی ہیں جب اس طرح سے ابھیاس دوارہ نشچہ درڑھ ہوتا ہے تو ہر حال میں چیت کی سمتا قائم رہتی ہے۔ بُدھی اڈول ہوتی ہے چلائمان نہیں ہوتی۔ یہ بھی گیان کا لکشن ہے۔

(۱۵) مجھ پرمیشور میں اوبھچارنی بھگتی۔ جب منش کے پاس بازو کا بل۔ دھن کا بل وغیرہ ہوتا ہے۔ وہ سوائے اپنے کسی کو کچھ نہیں سمجھتا۔ اپنے آپ کو سب سے افضل سمجھتا ہے۔ انسان تو درکنار ایشور سے بھی بے مکھ ہوتا ہے اور سرشٹی کے نیموں کا النگھن کرتا ہے۔ جس کے لئے اس کو سزایاب ہو کر شریر روگ سے پیڑت ہونا پڑتا ہے۔ اب کوئی کہتا ہے فلاں مڑھی مسان کی خاک لیکر لیپ کرو اور وہاں منت مانو تو وہی کرنے کو تیار ہوتا ہے۔ کبھی دیوی سے دُعا کرتا ہے کبھی ہنومان کے پاس دوڑتا ہے اور کبھی وشنو اور شو کے آگے ماتھا گھستا ہے کہ کسی طرح روگ سے چھٹکارہ ہو جاوے۔ چونکہ اس کا اپنا درڑھ نشچہ کسی ایک اصول اور شے میں نہیں ہوتا اس کو کہیں سے بھی فائدہ نہیں ملتا اور مایوسی میں جان بیقراری میں کھوتا ہے۔

وچار سمپن منش کسی بل کا گرب نہیں کرتا۔ وہ اماننو کے زیور سے مزیّن ہوتا ہے۔ نرمانتا اس کا بھوشن ہے۔ سمتا اس کی داسی ہے۔ شانتا اس کی استری ہے وویک اور ویراگ اس کے دو بیٹے ہیں۔ وچار اس کا واہن ہے۔ شیل اس کی دھوجا ہے۔ سروپ گیان اس کا سنگھاسن ہے۔ جس پر وہ براجمان ہوتا ہے اس طرح گیانی روپی راجہ جب اپنے پریوار سمیت وچار روپی واہن پر سوار ہو کر سنسار یاترا کے لئے چلتا ہے تو وہ بہت شوبھا پاتا ہے۔ قدم قدم پر وچار اس کی رکھشا کرتا ہے۔ وویک اور ویراگ اس کو کہیں بھی گرنے نہیں دیتے۔

سمتا اُسے ہر طرف سم درشن کراتی ہے۔ یعنی وہ ہر جا اسی پر میشور کا نظارہ کرتا ہے
اسی کی لیلا کا انو بھو کرتا ہے اور شُدتا اُسے ہر حال میں پرسن چت رکھتی ہے وہ
اپنے سروپ سے متزلزل یا چلایمان نہیں ہوتا۔ یہی اس کی اد بھچارنی بھگتی ہے
اسی کو اننیہ بھگتی بھی کہتے ہیں۔ یہ بھی گیان کا پھل ہے۔

(۱۶) ایکانت اور شدھ دیش میں رہنے کا سوبھاؤ۔ جو وچار شونیہ ہوتے ہیں
وہ اکیلے نہیں رہ سکتے اور نہ ہی اُنھیں دیش کی شدھی اشدھی کا خیال ہوتا ہے۔
مثال کے طور پر عام لوگ رونق۔ بھیڑ بھاڑ پسند کرتے ہیں۔ آپس میں گپ ہانکنا۔
تاش آدی کھیلنا اور وقت ضائع کرنا۔ اس بات کا خیال بھی نہیں آتا کہ جیون کی
انمول گھڑیاں ضائع ہو رہی ہیں۔ آپس میں ہنسی مذاق۔ لڑائی جھگڑا وغیرہ میں
ہی غلطاں رہتے ہیں اور جیسا بھی مکان ہوا اُسی میں پڑے رہے۔ یہی اُن کی عادت
ہو جاتی ہے۔ ان کے مقابلے میں وچار وان پُرش ایکانت پریہ ہوتا ہے۔ اکیلا رہکر
خوش ہوتا ہے۔ کیونکہ تنہائی کی خاموشی فضا میں وچار دھارا خوب چلتی ہے اور
اپنے پریتم پربھو سے دل کھول کر وارتالاپ ہوتا ہے۔ نہ ان کو بھیڑ اچھی لگتی ہے
نہ وہ رونق چاہتے ہیں۔ گپ مارنا۔ یا تاش آدی کھیلنا بھی ان کے مذاق کو نہیں
بھاتا۔ وہ خود صاف ہیں اور صاف ستھرا استھان تلاش کر کے کسی ایکایت دیش
کو اپنی بیٹھک مقرر کرتے ہیں۔ یہ اُن کے سوبھاؤ میں ہی شامل ہو جاتا ہے۔ بادوش
(ہوا کی مانند) آزاد ہو کر گلشن عالم کی سیر کرتے ہیں اور ہر چار طرف نظارہ سبحانی سے
دل کو مسرور اور منور کرتے ہیں۔ یہی ان کے گیان کی مہما ہے۔

(۱۷) وشے آسکت منشوں سے پرہیز۔ کہاوت ہے۔ کند ہم جنس باہم جنس پرواز۔
ہم خیال لوگ ہی اکثر آپس میں مل کر بیٹھتے ہیں۔ مثلاً ست کے پریمی ہی ست سنگ
میں مل کر وچار کرتے ہیں۔ نشے کے خواہشمند۔ شراب خانہ میں اکٹھے ہوتے ہیں۔

چھل کپٹ کرنے والے جوا خانہ میں جاتے ہیں۔ جس قسم کی منش کی اپنی پرورتی ہوتی ہے اسی قسم کی سنگت وہ تلاش کر لیتا ہے۔ اب جس جگیاسو نے محنت کر کے ست سنگ میں جا کر مہا پرشوں کی کرپا سے وشیوں سے خلاصی پائی ہے۔ یا کسی حد تک آزاد ہوا ہے وہ بھلا وشیوں میں رمن کرنے والے لوگوں میں کیونکر بیٹھے گا۔ اس کو ان کی سنگت کبھی بھی اچھی نہیں لگ سکتی۔ اس لئے وہ عام لوگوں سے مل کر نہیں بیٹھتا۔ ان کا سنگ نہیں کرتا۔ کیونکہ وہ سنگ دوش سے اچھی طرح واقف ہے۔ وہ نہیں چاہتا کہ وشئی پرشوں کی سنگت سے پھر وشے واسنائیں اس پر دوبارہ سوار ہو جاویں۔ لہذا وہ وشے آسکت پرشوں سے پرہیز کرتا ہے۔ خیال رہے کہ وہ کسی سے نفرت نہیں کرتا۔ وہ سب سے پیار کرتا ہے اور اچھی طرح پیش آتا ہے۔ لیکن سوبھاؤ وش وہ اپنے کو عام لوگوں سے (جو اگیانی ہیں) دُور رکھتا ہے۔ یہ اُس کے گیان کا لکشن ہے۔

(۱۸) ادھیاتم گیان میں استھتی۔ عام لوگ ادھیاتم کیا وستو ہے۔ اس گیان سے بالکل بے بہرہ ہوتے ہیں۔ ان کو اس گیان کے حاصل کرنے کی نہ ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ نہ فرصت ملتی ہے لیکن گیانی کو اپنے آتما میں پورن استھتی حاصل ہوتی ہے۔ وہ ادھیاتم وشیک گیان سے پری چت ہوتا ہے اور اس میں درڑھ نشچہ رکھتا ہے وہ اپنے کو شریر نہیں بلکہ آتما یا برہم پرمیشور جانتا ہے۔ شریر روپی کھیت کا جاننے والا اور پرکاش کرنے والا مانتا ہے۔ اُن کا نت گان ہوتا ہے شوو ہم شوو ہم چدانند روپا شوو ہم شوو ہم۔ میں چدانند روپ شو ہوں۔ ہاں میں شو ہوں ۵

چدانند چدانند چدانند ہوں    ہر حال میں المست سچدانند ہوں

ایسی الوہیم استھتی سوائے گیانی کے اور کسی کو نہیں پراپت ہوتی۔ گورو نانک جی نے کہا ہے

برہم گیانی کا بھوجن گیاں    برہم گیانی کا برہم دھیان

یہ براہمی استھتی بھی گیان کا ہی ایک اُتم لکشن ہے۔

(١٩) تتو گیان کے ارتھ روپ پرماتما کو سروتر دیکھنا۔ پار برہم پرمیشور ایک ادویت شدھ نروکار نراکار چیتن ستا کا نام ہے۔ تمام نام اور روپ اس میں کلپت ہیں۔ اور سارا وشو منڈل اس چینا ر ستا کا آبھاس ماتر سوبھاوک چمتکار ہے۔ جس طرح گڑ کی مٹھاس۔ مرچ کی کڑواہٹ یا تیزی۔ سورج کی دھوپ۔ چاند کی چاندنی۔ جس طرح گڑ اور مٹھاس ایک ہی وستو میں دو نام کلپت ہیں۔ کلپت ناموں کی وجہ سے وستو کے ایک ہونے میں کوئی فرق نہیں آتا اسی طرح برہم اور جگت محض دو نام ہیں۔ وستو ماتر ایک چداکاشس ہے۔ اسی میں سارے نام اور روپ کلپت ہیں اور نام روپوں کی انیکتا چیتن ستا کی ایکتا پر کوئی اثر انداز نہیں ہوتی۔ وستو جوں کی توں ہے۔

ایسا جاننا ہی تتو گیان ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ تتو گیان کا وشے یا گیئے پدارتھ ایک پرماتما یا برہم ہی ہے۔ اس پرماتما کا سمیک گیان ہو جانے سے وہی ہر جا حاضر و ناظر دکھائی دیتا ہے۔ نام روپوں کے پردے میں رہتے ہوئے بھی عاشقوں کو عریاں نظر آتا ہے۔ اس کے پریمی اسے ہر رنگ میں پہچانتے ہیں۔ ان کی آنکھ سے وہ بچ نہیں سکتا اس لئے پریمی اور گیانی بھگت اُسے سروتر سربدا کال سرب روپ میں دیکھتے ہیں اور جن کو پرماتما ہر جا نظر آتا ہے۔ ہر شے میں نظر آتا ہے۔ وہی گیانی ہیں۔

بھگوان نے کہا۔ اے ارجن۔ اوپر جو میں نے گیان بیان کئے ہیں۔ ان سب کو تو گیان کے لکشن سمجھ۔ اگر ان سے اُلٹ لکشن دکھائی دیں تو وہاں اگیان جان۔ گیان اور اگیان کا یہ بھید نیچے درج کیا جاتا ہے۔

| گیان | اگیان | گیان | اگیان |
| --- | --- | --- | --- |
| ١۔ نرمانتا۔ امانتو | مانتا۔ مانتو | ٤۔ آتم سینم | اناتم پرائنتا |
| ٢۔ ادمبھو | دمبھتو | ٥۔ اندریوں کا وشیوں سے ویراگ | وشے لولپتا |
| ٣۔ اہنسا | ہنسا | ٦۔ اہنکار رہت | اہنکار سہت |

| گیان | اگیان |
| --- | --- |
| ۷۔ کھشما | کرودھ |
| ۸۔ سرلتا | وکرتا (ٹیڑھاپن) |
| ۹۔ گورو سیوا | من مکھتا |
| ۱۰۔ شدھی | اشدھی |
| ۱۱۔ ستھرتا | استھرتا |
| ۱۲۔ جنم جرا روگ مرتیو کا وچار | جنم جرا آدی کا وسمرن |
| ۱۳۔ پتر استری آدی میں نرآسکتی | پتر استری آدی میں آسکتی |
| ۱۴۔ اشٹ انشٹ میں سمتا | وشمتا اور چنچلتا |
| ۱۵۔ ایشور میں اننیہ بھگتی | ایشور سے بے مکھتا |
| ۱۶۔ ایکانت و شدھ دیش سے پیار | بھیڑ بھاڑ اور اشدھ دیش سمبندھ |
| ۱۷۔ وشے آسکت منشوں سے پرہیز | وشے آسکت منشوں سے ملاپ |
| ۱۸۔ ادھیاتم گیان میں استھتی | اناتم گیان میں استھتی |
| ۱۹۔ سردتر پرماتم درشن | سردتر جگت درشن |

میں کرتا ہوں اب گیاں کے گن شمار — یہ ہیں راستی حلم عفو انکسار
اہنسا بھی خدمتِ استاد بھی — دلی پختگی ضبط پاکیزگی
نہ ہونا سروکار لذات سے — کنارا اہنکار کی بات سے
یہی غور کرنا کہ ہیں چھین سکھ — جنم موت پیری مرض درد دکھ
نہ وابستگی رشتہ و بند سے — نہ گھر سے نہ زن سے نہ فرزند سے
توازن سے ہونا سکون و قرار — گوارا ہو صورت کہ ہو ناگوار
فقط دھارنا میری بھگتی کا یوگ — دوئی کا نہ ہونا ذرا دل میں یوگ
الگ رہ کے محسوس کرنا سرور — ہجوم خلائق سے ہونا نفور
خیال ادھیاتم کا شام و سحر — حقیقت کے مقصد پہ رکھنا نظر
یہ علموں کا ہے علم یہ گیان ہے — خلاف اس کے جو کچھ ہے اگیان ہے

دوہا۔ کہیو امرت سب جان کے جاں تے مکت سو ہوئی
کارن کارج تے پرے۔ آدبرہم جو کوئی (12-13)

---

بھاوارتھ۔ اے ارجن۔ جو جاننے یوگ ہے۔ جس کو جان کر منش پرمانند کو پراپت ہوتا ہے۔ اس کو میں بھلی پرکار سے کہونگا۔ وہ آدی رہت پربرہم نہ ست ہے نہ است ہے (شرح) اب تک بھگوان نے ارجن کو گیان کے لکشن ہی بتلائے ہیں۔ اب گئے وستو کے لکشن بتلانے جارہے ہیں۔ جو وستو جاننے کے قابل ہو وہ گئے کہلاتی ہے یا دوسرے شبدوں میں گیان کا وشے ہونے والی وستو گئے ہے۔ یہاں مراد پار برہم پرماتما سے ہے۔ وہی جاننے یوگیہ ہے اور اس کو پاکر منش کرتیہ کرتیہ ہو جاتا ہے۔ پرمانند روپی امرت کو پراپت کرلیتا ہے ایسا شرتی اور سمرتی میں پرسدھ ہے وہ برہم کیسا ہے۔ وہ آدرہت ہے۔ باقی تمام اشیا جزوی طور پر دیکھی جاویں تو سب کا آد اور انت ہے۔ لیکن اگر نام روپ سے درشٹی ہٹا کر ان کے ادھشٹان کو لیں تو ان کا کوئی آد انت دکھائی نہیں دیتا۔ مثال کے طور پر برتنوں کو لیں تو علیٰحدہ علیٰحدہ ہر برتن کا آد بھی ہے اور انت بھی۔ لیکن اگر مٹی کو دیکھیں تو اس کا نہ کوئی آد ہے نہ انت ہے۔ اسی طرح سمشٹی روپ میں اس سنسار کو دیکھا جاوے۔ تو یہ انادی اور اننت ہے۔ نام اور روپ تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔ شریر ناش ہوتے ہیں اور نئے شریر پرگٹ ہوتے رہتے ہیں۔ جس طرح سمندر میں لہریں اور بلبلے اُٹھتے اور بیٹھتے رہتے ہیں۔ لیکن سمندر میں کوئی فرق نہیں آتا۔ جل جوں کا توں جل ہی رہتا ہے۔ اسی طرح نام روپوں کے تبدیل ہو جانے سے اور شریر کے بھاؤ اور ابھاؤ سے چیتن ستا جو ان سب کی ادھشٹان ہے جوں کی توں رہتی ہے۔ اس میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اسی واسطے اس کو نروکار کہا ہے۔ اس میں دکار یا تبدیلی کو راہ نہیں اور جو نروکار ہوتا ہے وہ آد اور انت سے رہت ہوتا ہے۔ یہ بھی ضروری ہے کیونکہ آد اور انت والی وستو نروکار نہیں ہو سکتی۔ ناشوان ہوتی

ہے۔ نروکار اوناشی ہوتا ہے۔ اس طرح برہم کا پہلا لکشن بھگوان نے انادی اور انت بتایا۔ برہم کا دوسرا لکشن بھگوان نے اِنرو چنیہ بنایا ہے۔ برہم میں شبد کی سمائی نہیں۔ جو شبدوں سے ورنن ہوسکتا ہے وہ برہم نہیں کیونکہ شبد دویت کا بودھک ہے۔ ادویت میں ایکتا میں شبد نہیں ہوسکتا جب دن کہیں گے تو رات کا بھی خیال آئیگا۔ ست کہیں گے تو است مقابلہ پر آئیگا۔ گرمی کہیں گے تو سردی کو ماننا ہوگا۔ اگر یہ کہیں کہ برہم ست ہے۔ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ست کے علاوہ است دستو بھی ہے۔ جو کہ برہم نہیں۔ حالانکہ ست کا ناش نہیں ہوتا۔ اور است کا وجود نہیں ہوتا۔ پھر ست کہنے ماتر سے است کھڑا ہوجاتا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ ست بھی برہم ہے اور است بھی برہم ہے۔ یا برہم نہ ست ہے نہ است ہے وہ ان دونوں سے پرے اکھتنیہ اور انروچنیہ پد ہے۔ جہاں کچھ کہنا نہیں بنتا وہ برہم جاننے یوگیہ ہے ؎

سزاوار عرفاں ہے وہ پاک ذات — کہ ہے علم ہی اس کا آب حیات
وہ بے ابتدا لم یزل ذی حشم — نہ ست یا است کہہ سکیں جس کو ہم

---

دوہا۔ سروتر کر چرن سیس ارتیوں ہی درگ مکھ کان
ویاپ رہو سب جگت میں موہے وسوں دیش جان (13 - 13)

---

بھاوارتھ۔ اے ارجن۔ وہ سب طرف ہاتھ اور پیر والا۔ سب طرف نیتر سر اور مکھ والا اور سب طرف کان والا ہے۔ کیونکہ وہ سنسار میں سب کو ویاپت کرکے قائم ہے۔

(شرح) وہ جو اکھتنیہ برہم ہے جس کا یہاں پرسنگ چل رہا ہے۔ جو جاننے کے قابل ہے لیکن اس کا بیان نہیں ہوسکتا۔ جس سے بانی اُتپن ہوتی ہے۔ اس کو بانی نہیں جانتی۔ سب شبدارتھ جس سے اُتپن ہوتے ہیں۔ مگر جس کو تمام شبد جتلانے سے قاصر ہیں جہاں من بانی نہ پہنچ کر واپس لوٹ آتے ہیں۔ وہ برہم چن ماتر ستا اس سنسار کی تمام دستوؤں

میں اوت پروت ہو کر قائم ہے۔ ایشاواسیہ اُپنشد کے پہلے منتر میں جس کا ورنن ہوا ہے
ایشاواسیم اِدم سردم ...... وہ ایشور جس نے یہ سب کچھ ویاپت کر رکھا ہے یا وہ سب
میں سب کچھ ہے۔ اس سے بھن کچھ بھی نہیں۔ تمام شریر تمام بھوت پرانی اسی کے انگ ہیں۔
پرش سوکت میں جس کے ہزاروں سر ہزاروں آنکھیں ہزاروں ہاتھ اور پاؤں وغیرہ بتا کر
مہما کی گئی ہے۔ وہ برہم کہے گئے ہے۔ اس کی اندریاں ارتھات ہاتھ پاؤں آنکھیں سر منہ اور
کان وغیرہ سب طرف ہیں۔ کوئی جگہ بھی اس سے خالی نہیں۔ جہاں من پورے ویگ کے
ساتھ دوڑ کر جاتا ہے وہ وہاں اس سے پہلے موجود ہوتا ہے۔ وہ دُور سے دُور اور
نزدیک سے نزدیک ہے۔ ایسی برہم ستا کو جان لینا چاہیئے۔ اسی کا شرون کرنا چاہیئے
اسی کا منن کرنا چاہیئے۔ اسی کا ندھیاسن کرنا چاہیئے۔ اس کا ساکشاپ کرنا چاہیئے۔ جس
سے منش کرتیہ کرتیہ ہو جاتا ہے۔ جس کو جان کر اور کچھ جاننا باقی نہیں رہتا۔ اور جس کو پاکر
اور کچھ پانا باقی نہیں رہتا ہے۔ اس لئے بھگوان نے ارجن سے کہا ؎

اسی کے ہیں سب دست و پا چار سو ۔۔۔ اسی کا ہے مرخ رُو نما چار سو
اسی کی نظر کان سر ہر طرف ۔۔۔ محیطِ جہاں سر بسر ہر طرف

---

دوہا۔ سب وشین سے رہت جو۔ سب تاں کو آبھاس
سنگ بنا سب کو دھرے۔ نرگن گہن بدکاش (13 - 14)

---

بھاوارتھ۔ وہ سب اندریوں کے وشیوں کو جاننے والا ہے اور سب اندریوں سے
رہت ہے۔ آسکتی رہت گناتیت ہوتا ہوا سب کو دھارن کرنے والا اور گنوں کا
بھوگنے والا ہے۔
(شرح) اے ارجن وہ برہم جو سب طرف ہاتھ پیر والا اور ہر طرف سر مکھ اور نیتروں والا
ہے۔ جس کے کان سب طرف ہیں اور جو سنسار میں اوت پروت ہے وہ سب اندریہ گوچر

سنسار کے پدارتھوں کو جانتا ہے۔ جاننا اور پرکاش کرنا جس کا سروپ ہی ہے جس کی ستا کے بغیر من سوچ نہیں سکتا۔ بدھی وچار نہیں کر سکتی۔ آنکھ دیکھ نہیں سکتی۔ زبان بول نہیں سکتی۔ کان سُن نہیں سکتے۔ ہاتھ پکڑ نہیں سکتے۔ وہی برہم ہے دہی گیہ ہے۔ وہ ان اندریوں کے تمام وشیوں کو جانتا ہے۔ اس شریر کے اندر وہی مہا کرتا ہے اور وہی مہا بھوگتا ہے۔ کیونکہ تینوں شریر استھول سوکشم اور کارن کرن (ہتھیار) محض ہیں اور اسی واسطے جڑ کہے گئے ہیں اور ان کا سوامی پُرش ان کو استعمال کرتا ان سے بھوگ حاصل کرتا ہے۔ اس واسطے آنکھ نہیں دیکھتی۔ پُرش دیکھتا ہے۔ کان نہیں سنتا پُرش سنتا ہے۔ من نہیں سوچتا پرش سوچتا ہے۔ اسطرح شریروں سمیت اندریوں کے وشیوں کو پُرش جانتا ہے۔ میرے شریر کے انترگت چار انتہ کرن (من بدھ چت اہنکا) پانچ گیان اور پانچ کرم اندریاں کیا کیا بیوہار کرتے ہیں۔ ان کو میں ہر دم جانتا ہوں اور دیکھتا ہوں۔ جب سوپن اوستھا آتی ہے تو میں وہاں بھی اپنے انوبھو سے رچت سنسار کو۔ وہاں کے کھیل تماشے کو سوپن شریر کے اندریوں کے دشیوں کو بھی جانتا ہوں اور سوشپتی اوستھا میں جب ان کا کھیل ختم ہوتا ہے اور یہ سب اپنے کاموں کو چھوڑ کر معطل ہوتے ہیں اس وقت بھی میں ان کی غیر حاضری کو جانتا اور دیکھتا ہوں۔ جس پرکار میں ایک شریر میں اندریوں اور ان کے وشیوں کو جانتا ہوں۔ اسی پرکار سارے شریروں میں بھی ورتمان ہو کر جانتا ہوں۔ اسی واسطے کہا ہے کہ وہ برہم سارے برہمنڈ میں دیاپت ہو کر سب کو جانتا ہے۔ کہیں یہ غلط فہمی نہ ہو جاوے کہ وہ برہم بھی ایک وراٹ شریر رکھتا ہے اور اس کے بھی دُور رس اندریہ ہیں جن سے وہ جانتا ہے۔ اس غرض سے بھگوان نے فوراً ہی ارجن سے کہا کہ اس برہم کے اندریہ نہیں ہیں وہ اندریوں سے رہت ہے وہ بغیر آنکھوں کے دیکھتا ہے۔ بغیر کانوں کے سنتا ہے۔ بغیر ہاتھوں کے

پکڑا تا ہے۔ بغیر پاؤں کے چلتا ہے اور اس کی مثال ہم سوپن اوستھا میں بخوبی دیکھتے ہیں کہ کیونکہ بغیر مصالحہ کے فوراً آن کی آن میں مہا بھوت۔ پرانی شریر اندریہ سورج چاند وغیرہ سب آ موجود ہوتے ہیں۔ جیسے سوپن میں بغیر اوزار ہی سب کام ہوتا ہے اور سارا سوپن انو بھوستا کا ایک پرورش ماتر ہے اسی طرح جاگرت جگت بھی ایک لمبا سوپن ہے اور تمام پرانی پدارتھ انو بھوستا سے ہی آن واحد میں پھر آتے ہیں۔ دراصل نہ شریر ہے نہ اندریہ اور نہ من ہے اور چیتما نرستا اپنے سے اپنے کو جان رہی ہے۔ اپنے میں اپنے کو دیکھ رہی ہے۔ نہ کبھی بڑھتی ہے نہ گھٹتی ہے۔ سدا ایک رس جوں کی توں اپنے آپ میں قائم ہے۔ اس طرح اے ارجن۔ وہ برہم اندریوں سے رہت ہے۔ سنگ اتھوا آسکتی سے رہت ہے۔ کمہار برتن بناتا ہے اور انھیں سجا کر خوش ہوتا ہے۔ ان کا ناش نہیں چاہتا۔ اسے ان میں آسکتی ہوتی ہے۔ مصوّر کو اپنی آرٹ کی تصاویر میں بھی ویسی آسکتی ہوتی ہے لیکن برہم کو اس قسم کی آسکتی نہیں۔ وہ اپنی ہی صورتوں کو ہر گھڑی بناتا اور بگاڑتا ہے۔ اسکھ صورتوں کو جو اس کے اپنے ہی رو پانتر ہیں۔ بنا کر سجا کر پھر صفاچٹ کر دیتا ہے ان کا نام ونشان مٹا دیتا ہے۔ کیونکہ اُسے ان میں آسکتی نہیں۔ وہ سنگ سے رہت ہے۔ آسکتی دو میں ہوتی ہے۔ برہم سے بھن کچھ ہے نہیں۔ اس لئے برہم میں آسکتی نہیں ہے۔ وہ نرگن ہے۔ اتھوا گناتیت ہے۔ ستو رج اور تم تین گن ہوتے ہیں۔ برہم ان تینوں گنوں سے پرے ہے۔ گنوں کی دُنیا ایک حد کی قید میں ہے۔ سنسار کی فانی اور محدود اشیا میں ہی گنوں کی تقسیم ہوتی ہے اور انہی اشیا پر یہ گن حاوی ہوتے ہیں۔ بحیثیت مجموعی اگر تمام برہمنڈ کو ایک وراٹ شریر تصور کر لیا جاوے تو پھر اس شریر پر یہ گن حاوی نہیں ہو سکتے۔ اس کے اندر اندر مختلف انگوں میں کام کرتے دکھائی دیں گے۔ مگر وراٹ کے

نقطۂ نظر سے اپنی ہستی کھو بیٹھیں گے۔ اس لئے برہم نرگن ہے اور نرگن ہوتے ہوئے سارے سنسار کو دھارن کر رہا ہے۔ گنوں کو آشرے دئے ہوئے کیونکہ سنسار میں گن ہی گنوں میں برت رہے ہیں اور ان گنوں کا آشرہ اور ادھشٹان برہم ستا ہے بھگوان کہتے ہیں۔ اے ارجن برہم گنوں سے پرے ہو کر بھی برہمنڈ کو دھارن کرتا ہے اور گنوں کا بھوگتا بھی ہے ؎

بظاہر نہیں گرچہ اس کے حواس | درخشاں صفات حواس اسکے پاس
وہ ہے بے تعلق مگر سب کا رب | گنوں سے بری اور گن اس میں سب

---

دوہا۔ جنتو جتے چر واچر۔ انتر باہر ہے سوئی
سب تے دور سونکٹ ہے۔ سوکھم لکھے نہ کوئی (15-13)

---

بھاوارتھ۔ وہ برہم چراچر سب بھوتوں کے اندر باہر پری پورن ہے اور چراچر بھی وہی ہے۔ سوکشم ہونے سے جاننے میں نہیں آتا اور دور میں اور نزدیک بھی وہی قائم ہے۔

(شرح) اے ارجن۔ اگر دریا میں ایک گھڑا چھوڑ دیں اور وہ پانی میں ڈوب جائے تو اس کے اندر اور باہر پانی ہوتا ہے یا گھٹ اور مٹھ کے اندر باہر آکاش پری پورن ہوتا ہے۔ عین اسی طرح برہم بھی سنسار کے تمام ستھاور جنگم بھوت پرانیوں میں اوت پروت ہے۔ سب شریروں کی درشٹی سے اندر اور باہر پری پورن ہے۔ یہی نہیں بلکہ جس طرح مٹی تمام برتنوں میں اور سونا تمام زیوروں میں پری پورن ہے۔ اور لوہا تمام اوزاروں میں محیط ہے۔ اسی طرح تمام چراچر روپ بھی وہی برہم ہے۔ وہ برہم ستا سوکشم سے آتی سوکشم ہے۔ اس لئے اندریوں کے گیان کا وشے نہیں۔ وہ سرو ویاپک ہے دور سے دور بھی وہی ہے اور نزدیک سے نزدیک بھی وہی ہے

اگیانیوں کے لئے بہت دُور ہے اور گیانیوں کے لئے آتم روپ ہے۔

گیتا کے مندرجہ بالا بیان کو ذہن نشین کرنے کیلئے آدا سے پھر سے دُہرائیں۔ بھگوان شری کرشن برہم کا سروپ ورنن کررہے ہیں۔ برہم کو من بانی کی پہنچ سے پرے کی وستو بتلایا جاتاہے۔ پھر منش من سے اس کا دھیان کرتاہے اور بانی سے جہاں تک ہو سکے اس کا ورنن کرتا ہے اور یہ بھی خیال رہے کہ خیال کرنا اور بیان کرنا دویت میں ہوتا ہے یعنی دو یا دو سے زیادہ افراد میں ہوتا ہے۔ جہاں دوسرا بالکل نہ ہو تو کون کس کا خیال کریگا۔ کس کا دھیان ہوگا اور کس کا ورنن کیا جائے گا۔ اسی واسطے سارا اُپدیش دویت کی بھومی پر کھڑے ہوکر کیا جاتا ہے اور اگیان کو انگیکار کر کے کہا جاتا ہے۔ ورنہ گیان سروپ آتما میں کہنا سننا اُپدیش اتیادی کی کوئی گنجائش نہیں۔ بلکہ یہ سب است اور بھرم ٹھہرتے ہیں۔

بھگوان نے ارجن کو ایک شریر دھاری کی حیثیت سے سنسار میں دکھائی دینے والی اشیا میں برہم دکھلا کر آہستہ آہستہ ان سے اُوپر اُٹھانے کی کوشش کی ہے پہلے انھوں نے برہم کا ہو بہو ایک منش کا ساوراٹ شریر کا نقشہ بنا کر دکھایا۔ اور کہا۔ ارجن۔ برہم سب طرف ہاتھ پیر والا ہے۔ سب طرف اس کی آنکھیں ناک اور کان ہیں۔ ہر طرف اُس کے نیتر ہیں اور وہ سب میں دیاپت ہے۔ پھر کہا کہ اس کے اندریاں نہیں ہیں۔ پھر بھی وہ بغیر اندریوں کے تمام سنسارک وشیوں کو جانتا ہے کیونکہ وہ گیان سروپ ہے۔ جاننا اور پرکاش کرنا اس کا ذاتی خاصہ ہے۔ تمام وشے بھوگوں کو جان کر بھی وہ ان میں لپائمان نہیں ہوتا۔ بلکہ سدا شدھ کا شدھ رہتاہے جس طرح بطخ اور ہنس ہر قسم کے پانی کے اندر سے تیر کر ہردم صاف ستھرے ہی نکل آتے ہیں۔ یا پانی کے اندر رہتے ہوئے بھی کنول کا پتہ پانی سے گیلا نہیں ہوتا۔

اور نہ اپنے اوپر پانی کو ٹھہرنے دیتا ہے۔ ایسا کیونکر ہو سکتا ہے۔ اس لئے کہ وہ نرگن ہے
گنوں سے اوپر ہے۔ گن اس پر اثر انداز نہیں ہو سکتے۔ تمام گنوں کا آدھار وہی ہے۔ وہی
ان کا ادھشٹان ہے اسی کے آسرے وہ اپنا کام کرتے ہیں۔ اس طرح وہ نرگن برہم سارے
برہمنڈ کو دہارن کر رہا ہے اور گنوں کو بھی بھوگتا ہے۔ گویا برہمنڈ روپی ایک بہت بڑا محل ہے
اور اس میں ایک کمرے ہیں اور وہ برہم ایک روپ دھارن کرکے اس محل کے ایک کمروں
میں رہتا ہے۔ اس طرح جس قدر ذی روح اور غیر ذی روح جاندار اور بے جان مخلوقات
موجود ہے ان میں وہ برہم محیط کل ہے۔ بلکہ وہی خالق خود ہی مخلوق ہو رہا ہے۔ وہ ایک ہی
انیک کا تماشا کر رہا ہے۔ سوکشم روپ میں وہی خالق ہے ستھول روپ میں وہی مخلوق ہے
لطیف صورت میں روح ہے اور کثیف صورت میں وہی مادہ ہے ورنہ خالق اور مخلوق اور
روح و مادہ کوئی علحدہ دو وستو نہیں۔ ایک ہی شے کی دو صورتیں اور دو نام ہیں۔ صورت
لطیف میں وہ دکھائی نہیں دیتا محسوس کیا جاتا ہے۔ صورت کثیف میں جانا جاتا ہے
صورت لطیف میں غیر مبدل نراکار اور نروکار ہے۔ صورت کثیف میں تبدیل پذیر۔ ناشوان
آکار اور وکار والا ہے۔ لطیف کثیف ہو جاتا ہے اور کثیف لطیف ہو جاتا ہے۔ جس طرح پانی
برف ہو جاتا ہے۔ اور بادل کی صورت بھی اختیار کر لیتا ہے۔ وہی پھر پانی بھی ہو جاتا ہے۔
اور بجلی کی کڑکتی ہوئی آگ کی شکل میں نمودار ہوتا ہے۔ ستھول کوئلے اور لوہے کی مشینوں
سے سوکشم بجلی پیدا ہوتی ہے اور اسی سوکشم بجلی سے انیک ستھول اشیا تیار ہوتی ہیں۔ اسلئے
وہی خالق ہے وہی مخلوق ہے وہی روح ہے وہی مادہ ہے۔ چراچر تمام بھوت پراتیوں کے اندر
باہر بھی وہی ہے اور چراچر روپ بھی وہی ہے۔ جب سب روپ اسی کے ہیں تو پھر فاصلہ
بے معنی ہو جاتا ہے۔ دُور و نزدیک فاصلہ کے لحاظ سے ہوتے ہیں۔ دور اور نزدیک وہی ہے
وہ پار برہم پر میشور سب میں سرو آتم روپ سے براجمان ہو رہا ہے۔ اے ارجن تو اسے آتم
روپ سے سب جگہ دیکھ۔ برہم ستیم سرب آدھارم

کسی شے میں جنبش کسی میں سکوں　　وہ موجود سب درون اور بروں
لطیف ایسا احساس معذور ہے　　وہی ہے قریب اور وہی دُور ہے

دوہا۔ تا میں بھید کچھ نہیں۔ سب تے رہے وبھاگ
اُپجاوے ناسے سبھی۔ پالت کرت انوراگ (13-16)

بھاوارتھ۔ اے ارجن۔ وہ برہم وبھاگ سے رہت ہوتے ہوئے بھوت پرانیوں میں وبھکت کی نیائیں پرتیت ہوتا ہے۔ وہی گیہ برہم اُتپتی کرنے والا۔ پوشن کرنے والا۔ اور ناش کرنیوالا ہے۔

(شرح) اے ارجن۔ جیسا پہلے کہا جا چکا ہے کہ مٹی ایک ہے اس میں انیک برتن نام اور روپ کو دھارن کرنے کے باوجود مٹی ہی ہوتے ہیں۔ مٹی میں کسی قسم کی تفریق یا تقسیم پیدا نہیں کر سکتے۔ مٹی ایک اکھنڈ غیر منقسمہ شے ہے۔ یا جس طرح آکاش ایک اکھنڈ اور غیر منقسم ہے اور انیک گھڑوں کے اندر محدود روپ میں دکھائی دیتا ہوا بھی وہ تقسیم نہیں ہو جاتا ہے۔ اسی طرح برہم ایک اور اکھنڈ ہے۔ اس میں کسی قسم کی تقسیم نہیں ہو سکتی۔ اسی لئے اس کو وبھاگ رہت کہا ہے۔ جو شے نراکار نروکار ہے وہ یقیناً ایک اور اکھنڈ ہے۔ آکاش اگنی وایو جل پرتھوی میں جو وستو ماتر ہے۔ وہ نراکار اور نروکار ہے۔ اسی واسطے وہ اکھنڈ بھی ہے۔ بجلی کی شکتی کو لیں۔ یہ نراکار اور نروکار ہے۔ یہ اکھنڈ اور ایک رس ہے۔ اسی طرح وہ برہم جس کا پرسنگ چل رہا ہے نراکار نروکار ایک اور اکھنڈ ہے۔ لیکن گھٹ آکاش کی طرح بھوت پرانیوں کے اندر بٹا ہوا (وبھکت) تقسیم شدہ معلوم ہوتا ہے۔ درحقیقت وہ جوں کا توں ہے۔ وہی جاننے یوگیہ برہم ہے۔ سنسار میں جو گنوں کے کاریہ اُتپتی۔ پالن پوشن اور سنگھار ہیں وہ اسی سے ہو رہے ہیں۔ جزوی نظر سے جب ہم پدارتھوں کو دیکھتے ہیں تو ہم کو یہ آد انت والے پرتیت ہوتے ہیں۔ آد کو اُتپتی انت کو ناش اور بیچ

میں سنتھتی یعنی پالن کرنا کہا جاتا ہے۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے یہ سب کارروائی کون کر رہا ہے۔
بھگوان نے کہا۔ اے ارجن۔ حقیقت میں تو کچھ بھی ہو نہیں رہا۔ ذات احد ایکیو ادویتم شان الوہیت میں جوں کی توں قائم ہے۔ اس میں ذرا سی تبدیلی کو راہ نہیں۔ اس میں نہ کوئی کریا ہے نہ کوئی کرتا ہے۔ نہ کرم۔ نہ جنم ہے نہ مرتیو اس لئے اُتپتی سنتھتی اور پرلے تینوں ہی وہاں گم ہیں۔
لیکن اگر تم یہ کہو کہ اگر یہ ہیں نہیں تو دکھائی کیوں دیتی ہیں۔ اس کے جواب میں میرا صرف یہی کہنا ہے کہ یہاں درشٹی سرشٹی ہے۔ دید پدید ہے۔ تمہاری درشٹی پر ہی سب کچھ منحصر ہے۔ تم اُتپتی آدی دیکھنے ہو۔ برہم کی بجائے پدارتھ دیکھتے ہو۔ اسی لئے تمہیں کوئی کہیں ظاہر ہوتا دکھائی دیتا ہے۔ کہیں ملک عدم کی راہ پر گم ہوتا نظر آتا ہے۔ اچھا بھلا آدمی باتیں کرتا ہوا منٹوں میں بے جان مٹی کا ڈھیر ہو جاتا ہے۔ پھر وہ بولتا نہیں۔ دیکھتا نہیں سنتا نہیں۔ پہلے وہی سب کارروائی کر رہا تھا۔ اب کیا ہوا ہے۔ صرف یہی جیون شکتی کا پرواہ اب وہاں نہیں چل رہا بلب فیوز ہو گیا۔ بجلی کا نقصان نہیں ہوا۔ اے ارجن۔ یہ پیدائش اور فنا بھی اسی شکتی کے آشرے جانو۔ وہی ستھول روپ میں شریر کی رچنا کرتی ہے اور سوکشم روپ میں جیون شکتی کا کام کرتی ہے۔ وہی شکتی جو شریر کو جیون دیتی ہے۔ وہی اس کو ناش بھی کر دیتی ہے۔ اس لئے برہم ہی اُتپتی کرتا۔ ناش کرتا اور پالن کرتا ہے ۵

محال اس کی تقسیم اے ذی شعور — مگر اس کا ہر شے میں حصہ ضرور
سزاوارِ عرفان وہ پروردگار — فنا و بقا کا اسی پر مدار

---

دوہا۔ سب جوتن کی جوت ہے۔ اندھکار سے پار
گیان گیہ ہئے سے سب کو ہے نردھار (13-17)

---

بھاوارتھ۔ اے ارجن۔ وہ برہم جیوتیوں کی جیوتی یعنی پرم جیوتی ہے اور مایا کے اندھکار سے پرے ہے۔ وہ بودھ سروپ ہے۔ جاننے یوگیہ ہے اور سب کے ہردے میں ستھت ہے۔

(شرح) روشنی کو یا روشنی کے منبع کو جیوتی کہتے ہیں۔ مثلاً سورج چاند ستارے وغیرہ۔ اُپنشد میں ایک کتھا آتی ہے کہ ایک جگیاسو نے اپنے گورو سے پوچھا۔ مہاراج۔ منش کی جیوتی کیا ہے انھوں نے کہا۔ سورج منش کی جیوتی ہے کیونکہ سورج کی روشنی میں اپنے سارے کام کرتا ہے اس نے پھر دریافت کیا۔ جب سورج نہیں ہوتا تو پھر اس کی جیوتی کیا ہے۔ انھوں نے کہا۔ پھر چاند اس کی روشنی ہے۔ ششیہ نے کہا جب سورج اور چاند دونو نہیں ہوتے تب اس کی روشنی کیا ہے۔ انھوں نے جواب دیا۔ اس وقت روشنی لمپ اور دیا وغیرہ ہے جس کے آشرے وہ کام کرتا ہے۔ ششیہ نے کہا جب یہ تینوں نہیں ہوتے تو اس وقت کیا ہوتا ہے؟ انھوں نے کہا اس حالت میں شبد اس کی روشنی ہے آواز کے آشرے کام کرتا ہے یا جہاں جانا ہوتا ہے چلا جاتا ہے۔ اور جب ان چاروں میں کوئی بھی نہیں ہوتا۔ سورج چاند چراغ اور شبد کوئی نہیں ہوتا تو اس وقت منش اپنے آپ سے روشنی حاصل کرتا ہے وہی اصلی روشنی ہے۔ باقی بیرونی روشنیاں صرف مددگار ہوتی ہیں۔ بغیر اندرونی روشنی کے بیرونی روشنیاں کام نہیں دیتی۔ جس طرح بے جان مردہ لاش کے حق یہ روشنیاں بے معنی ہیں۔ اس واسطے یہ آتما یا برہم تمام روشنیوں کی روشنی ہے۔ جیوتیوں کی بھی جیوتی ہے۔ سوئم جیوتی ہے یا جیوترمے ہے۔ چونکہ روشنی کا بھنڈار ہے۔ پرکاش سروپ ہے۔ اس میں مایا روپی اندھکار کا کوئی استھان نہیں ہو سکتا۔ اس واسطے وہ مایا سے بہت پرے ہے۔ نیز وہ گیان سروپ ہے اس میں نہ جاننا۔ اودیا۔ مایا یا بھرم کیونکر ہو سکتا ہے۔ محض ایک بھرم ہے ورنہ درحقیقت مایا وغیرہ کچھ نہیں۔ اے ارجن۔ ایسا جو گیان سروپ برہم ہے۔ اس کو جاننا چاہیئے۔ وہ جاننے یوگیہ ہے۔ اگر اس کو جان لیا تو سب کچھ جان لیا۔ اگر تمام دنیا کے گیان حاصل کر لئے اور برہم کا گیان پراپت نہیں کیا تو کچھ بھی حاصل نہیں کیا۔ وہ برہم سب بھوت پرانیوں کے ہردے میں نواس کرتا ہے۔ ان پرانی روپی تمام مکانوں میں مکیں وہی ہے۔ ان شریروں میں شاریری وہی ہے۔ دیہوں میں دیہی وہی ہے۔

ان سب گھروں کا مالک وہی ہے۔ اے ارجن اس کو تمام چراچر بھوت پرانیوں میں دیکھ

وہی تو ہے سے

وہی ذات نورٌ علےٰ نور ہے — جو تاریکیوں سے بہت دُور ہے
وہ عرفاں کا حاصل بھی مقصود ہے — وہ عرفاں بھی ہر دل میں موجود ہے

---

دوہا۔ کھیتر گیان اور گیہ ہیں۔ تو کو دیو بتائی
ان کو جانے جو بھگت۔ لئے سو مو کو بھائی (13 - 18)

---

بھاوارتھ۔ اے ارجن۔ کھشیتر گیان اور گیہ (برہم) کا سروپ اختصار سے کہا گیا ہے اس کو جان کر میرا بھگت میرے سروپ کو پراپت ہوتا ہے۔

(شرح) اب تک اس ادھیائے میں بھگوان نے کھیتر اور کھیتر گیہ۔ گیان اور اگیان اور گیہ دستو (برہم) کا ورنن کیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ شریر ہی کھیت ہے اور جو اس کھیت کو جانتا ہے وہ کھیتر گیہ کہلاتا ہے۔ کھیتر اور کھیتر گیہ کے وویک کو گیان کہتے ہیں۔ اس کے علاوہ بھی گیان کے بہت سے لکشن ہیں۔ جن کا بالتفصیل ذکر کیا گیا اور جو گیان کی پری بھاشا میں نہیں آتا وہ قدرتی طور پر اگیان ہے۔ ایسا بھگوان نے کہا۔ اس کے بعد برہم کے لکشن بتلائے گئے اس کے ہاتھ پاؤں سر مکھ نیتر اور کان سب طرف ہیں وہ سب میں دیاپت ہیں چراچر کے اندر باہر پری پورن ہے بلکہ چراچر روپ بھی وہی ہے۔ وبھاگ سے رہت لیکن وبھکت دکھائی دیتا ہے۔ تمام جیوتیوں کی جیوتی ہے۔ مایا سے پرے ہے اور وہ جاننے یوگیہ ہے اتنا کہہ کر اب وہ ارجن سے کہہ رہے ہیں کہ میں نے اختصار کے ساتھ کھیت۔ گیان اور گیہ کا ورنن کر دیا ہے جو میرا بھگت مجھے چاہنے والا ان کو اچھی طرح ذہن نشیں کر لیتا ہے۔ وہ یقیناً میرے سروپ کو پراپت ہوتا ہے۔ مطلب یہ کہ اس وویک اور گیان کو پا کر اس کا منن اور ندھیاسن کر کے منش آتم ساکشاتکار کر لیتا ہے اور کرتیہ کرتیہ ہو جاتا ہے۔

تجھے مختصر طور پر کہہ دیا کہ عرفان و مقصودِ عرفاں ہے کیا
بتایا تجھے کھیت کا میں نے حال جو سمجھے میرا بھگت پائے وصال

دوہا۔ مایا پُرکھ انادی ہے ارجن دوؤ جان
گن وکار سب جو بھی مایا ہی تے مان (13 - 19)

بھاوارتھ۔ اے ارجن۔ پرکرتی اور پرش دونوں تو انادی سمجھ۔ راگ دویش آدی وکاروں کو اور ترگن متی پدارتھوں کو پرکرتی سے ہی اُتپن ہوا مان۔

(شرح) بھگوان کپل دیو کے سانکھ شاستر میں دو تتو ہی پردھان روپ میں مانے گئے ہیں۔ ایک پُرش اور دوسرا پرکرتی اور دونوں کو انادی کہا گیا ہے۔ پرکرتی رچنا کا تمام کار یہ کرتی ہے اور پُرش صرف دیکھتا رہتا ہے۔ پُرش کی خاطر پرکرتی انیک روپ تبدیل کرتی ہے۔ ویدانت شاستر نے صرف ایک ہی تتو کو پردھان روپ سے نشچہ کیا ہے۔ وہ برہم یا آتم تتو ہے۔ وہی نیتہ ہے انادی اور اننت ہے۔ پرکرتی یا مایا کو برہم کا سوبھاؤ ماتر بتلایا ہے۔ یا اس کی شکتی کہا ہے جس طرح شکتی شاکت سے الگ کوئی ہستی نہیں رکھتی۔ اسی طرح پرکرتی کی برہم سے الگ کوئی ہستی نہیں ہے۔ چونکہ یہ شکتی سدا سے انو بھو ہوتی ہے برہم کا آد نہ ہونے سے اس کی شکتی کا آد کوئی نہیں ہے۔ اس لئے جب کوئی استاد اپنے شاگرد کو نظام عالم کی معرفت کا سبق پڑھاتا ہے تو برہمنڈ کی انیکتا کو گھٹا کر دو اشیا پر لا کر کھڑا کرتا ہے۔ ایک جڑ ایک چیتن یا پرکرتی اور پُرش۔ چونکہ ان دونوں کے آغاز کا علم نہیں ہو سکتا۔ اس لئے دونو کو انادی مان لیا جاتا ہے۔ بھگوان کرشن بھی اسی طرح ارجن کو کھیتر اور کھیتر گیہ یا پرکرتی اور پُرکھ دونوں انادی بتلاتے ہیں۔ کیونکہ بدیہی نظر میں یہ دو بھن بھن نظر آتے ہیں۔ ان کا سمبندھ بہت پرانا ہے۔ جہاں پرش ہے وہاں پرکرتی بھی ضرور ساتھ رہتی ہے۔ جہاں سورج ہے وہاں روشنی اور گرمی بھی ضروری ہے۔ جہاں چاند ہے وہاں چاندنی کا ہونا از بس لازمی

ہے۔ اگنی کے ساتھ گرمی اور جلانا ضروری ہے۔ وستو کا گن اور سوبھاؤ اس سے جُدا نہیں ہو سکتے۔ اس لئے پرکرتی جو کہ پرش کا سوبھاؤ ماتر ہے۔ اس سے جُدا نہیں ہوتی۔ اس کے باوجود پرش نرگن۔ نروکار نراکار اور ایک رس ہے جس قدر گن وکار یعنی راگ دویش وغیرہ وکار۔ اور گنوں سے پدارتھوں کی اُتپتی ان کا کارن پرکرتی ہے۔ پرش نہیں۔ ایسا اس لئے کہنا پڑتا ہے کہ جہاں شدھ ادویت تتو ہے۔ وہاں کسی کاریہ کی کھشتا نہیں ہوتی وہاں کوئی گن وکار نہیں ہو سکتا۔ وہاں کہنا اور سننا نہیں بنتا۔ لیکن جب تک جگیاسو کو ابھی ادویت کا بودھ نہیں ہوا اور دویت درشٹی میں گن وکار پرتیت ہو رہے ہیں۔ اس وقت تک پرکرتی کو ایک علیٰحدہ تتو فرض کر کے تمام گن وکار اس کے ذمے تھوپے جاتے ہیں۔ کیونکہ پرش ایک اور اکرتا ہے اور اس کے اکرتاپن کو اچھوتا رکھنا ضروری ہے کیونکہ کرتا نروکار نہیں رہ سکتا اور نراکار بھی نہیں ہو سکتا۔ محدود ہی کرتا ہو سکتا ہے یہاں تک کہ کرتا وکاری اور ناشوان ثابت ہوتا ہے۔ پرماتما یا پرم برہم جو کہ ایک اوناشی تتو ہے وہ اکرتا ہے اَبھوگتا ہے۔ کرنا بھوگنا سب یہ کرتی کا ہی حصہ ہے۔ بھگوان کا یہاں یہی آشے ہے ؎

یہ مایا انادی ہے لا ابتدا اسی طرح لا ابتدا آتما
گن اشیا کے اور ان کی شکلیں انیک یہ مایا سے ظاہر ہوئیں ایک ایک

---

**دوہا۔ کارج کرن کرتر تتو جو۔ مایا ان کو ہیت**
**دُکھ اور سکھ کے بھوگ کو۔ وہی پُرکھ گہہ لیت (13 - 20)**

---

بھاوارتھ۔ کیونکہ کاریہ کرن کرتر توں میں پرکرتی ہی ہیتو کہی جاتی ہے اور دُکھ سکھ کے بھوگنے میں پرش ہیتو کہا گیا ہے۔

(شرح) یہاں بھی سانکھ شاستر کی پرنالی کو مدِنظر رکھ کر کہا گیا ہے کہ پرکرتی پُرش کے بھوگ

کے لئے انیک کاریہ آدی کی رچنا کرتی ہے اور پرش ان میں سے صرف دُکھ سکھ کا بھوگ لیتا ہے۔ سانکھ مت کے انوسار پُرش بھی نانا ہیں۔ ہر ایک شریر میں علٰحدہ پرش ہے اور پرکرتی ہر شریر سے جو جو کاریہ اُتپن کرتی ہے اس سے وہ پرش جو اس شریر میں ستھت ہے۔ پرسن یا اپرسن ہوتا ہے جس طرح کوئی معشوقہ اپنے عاشق کو لبھانے کے لئے انیک روپ دھارن کرتی ہے۔ اسی طرح پرکرتی بھی پرش کو پرسن کرنے کے لئے رنگا رنگ کے کاریہ کرن وغیرہ پیدا کرتی ہے۔ ابھی ابھی جو بھگوان نے کہا تھا کہ پرکرتی اور پرش دونوں کو انادی جانو اور گن وکار مایا کا کاریہ سمجھو۔ اپنے اکت کتھن کی وجہ بتاتے ہیں کیونکہ کاریہ۔ کرن (ہتھیار) اور کرتاپن کا ابھمان مایا سے اُتپن ہوتے ہیں۔ مایا ہی ان کو سرجن کرتی ہے اور اس کا نتیجہ دکھ یا سکھ پرش آپ بھوگ کرتا ہے۔ گیتا کی پری بھاشا میں کارج کرن اور کرتر تو کھیتر کا انگ ہے اس لئے پرکرتی کا کاریہ ہے اور کھیتر گیہ جو کہ کھیت کو جاننے والا ہے۔ جو کھیتر کے سمبندھ سے اہنکار سہت ہے وہ دُکھ سکھ کا بھوگنا ہوتا ہے۔ اب یہاں یہ شک نہیں کرنا چاہیئے کہ کھیتر گیہ کو جو کہ بمنزلہ آتما کے ہے۔ دُکھ سکھ کا بھوگنا کیونکر کہا گیا ہے کیونکہ کھیتر گیہ جب تک کھیتر سے سمبندھ رکھتا ہے اور اپنے شدھ سروپ کو بھول کر دیہہ میں اناتم ابھمان رکھتا ہے۔ اس وقت تک دُکھ سکھ کا بھوگنا وہی کہا جاتا ہے ایسی اوستھا میں اس کا نام جیو آتما رکھا گیا ہے۔ شریر کے سنگ دوش کے کارن ہی جیوپن کی اُپادھی لگ گئی ہے ورنہ درحقیقت وہ کوئی جیو نہیں ہو جاتا اور جونہی اناتم ابھمان سے رہت ہو جاتا ہے اور اپنے سوے سروپ کی پہچان ہو جاتی ہے۔ ملن اہنکار لین ہو جاتا ہے شدھ اہنکار "اہم برہم اسمی" کا نعرہ بلند ہوتا ہے اس وقت جیوپن کی اُپادھی دور ہو کر وہی جیو آتما پرماتما ہو جاتا ہے۔ پرم آتما کے معنی سب سے پرے اپنا آپ کے ہیں۔ یعنی ہمارا وہ شدھ ادویت

سروپ جو تمام آدھی و یادھی اور اُپادی سے پرے ہے اور ہر پرکار کے سنگ سے رہت ہے وہی گیہ وستو ہے وہی برہم ہے اور" اے ارجن وہی تو ہے تو مسی" ایسا بھگوان نے ارجن کو سمجھایا۔ ویدانت کی پری بھاشا میں انتہ کرن۔ چیتن اور چیتن کا عکس (چیدآبھاس) یہ تینوں مل کر جیو کہلاتے ہیں۔ اس طرح کاریہ کرن (اوزار) اور کرتر تو یہ پرکرتی کی اُپج ہے اور دُکھ سکھ جو ان سے اُتپن ہوتا ہے۔ وہ پُرش گرہن کرتا ہے ؎

حواس و بدن جو پیدا ہوئے ۔۔۔ یہ مایا کے باعث ہویدا ہوئے
جو سکھ دُکھ کا ہوتا ہے احساس سب ۔۔۔ یہ احساس ہے آتما کے سبب

---

دوہا۔ پرکھ پرکرت میں بیٹھ کے۔ کرت وشے کو بھوگ
اونچے نیچے جنم کو۔ کارن گن سنجوگ (13-21)

---

بھاوارتھ۔ پرکرتی میں ستھت پُرش پرکرتی سے اُتپن ترگنا تمک پدارتھوں کو بھوگتا ہے۔ ان گنوں کا سنگ ہی اس جیو کے اچھی بُری یونیوں میں جنم لینے میں کارن ہوتا ہے۔
(شرح) بھگوان کہہ رہے تھے۔ اے ارجن تمام کریائیں۔ کریا کے اوزار یا سادھن اور کرتاپن یہ سب پرکرتی سے اُتپن ہوتے ہیں اور اُن سے جو دُکھ سکھ ہوتا ہے۔ اس کے بھوگ میں پُرش کارن کہا گیا ہے یعنی وہ پُرش کے دوارہ ہی بھوگا جاتا ہے اب اُسی پُرش کے بھوگتاپن کو اور واضح کر کے بتا رہے ہیں کہ وہ کیونکر بھوگت ہے۔ اے ارجن۔ تم کسی غلط فہمی میں مت پڑ جانا۔ میں تمہارے وہم دُور کئے دیتا ہوں۔ اس میں شک نہیں کہ پُرش سروپ سے اکرتا ابھوگتا ہے لیکن جونہی وہ پرکرتی کے ساتھ مل جاتا ہے اور اس ملاپ میں اُسے خود فراموشی سی ہو جاتی ہے۔ اُسی کی ستا سے پرکرتی جو وشے بھوگوں کو اُتپن کرتی ہے وہ پرکرتی سے ایک روپ

ہوا۔ یعنی پرکرتی میں قائم ہوکر پرکرتی کے گنوں سے اُتپن ہوئے وشیوں کو پرکرتی کے گنوں کے ذریعہ ہی بھوگتا ہے۔ اور جب ان وشیوں کے بھوگنے میں وہ رس آسوادن کرتا ہے تو اُسے پرکرتی کے گنوں اور وشیوں میں راگ ہو جاتا ہے۔ اسی راگ کے بندھن میں آکر وہ ترشنا کے کبھی نہ ختم ہونیوالے چکر میں کچھ اس طرح گرفتار ہو جاتا ہے کہ من پریت وشئے سکھوں کو جمع کرنے اور اُن کو بھوگنے اور ان کی حفاظت کرنے میں اپنی زندگی کی بیش قیمت پونجی لٹا دیتا ہے۔ یہاں تک کہ نہ تو اس کی ترپتی ہوتی ہے اور نہ ہی وشئے بھوگ ہی سدا بنے رہتے ہیں۔ شریر کو جرا آدبوچتی ہے۔ اندریاں کمزور ہو جاتی ہیں۔ بھوگوں کو بھوگنے کی بجائے پرش خود ہی بھوگا جاتا ہے۔ جوں جوں مرتیو نزدیک آتی ہے تیوں تیوں ترشنا جوان ہوتی ہے اور نش کو اندر ہی اندر جلاتی ہے خود کچھ کر نہیں پاتا تو دوسروں کو دیکھ دیکھ کر حسد کی آگ جلتا ہے اور جب موت آکر اپنے پنجے میں گرفتار کرتی ہے تو کف افسوس ملتا ہوا اُنہی وشیوں کے راگ کے کارن ان کے موہ کی قید میں بے ہوش ہوا انہی کی یاد کو لیکر پران چھوڑتا ہے۔ جس کا قدرتی طور پر نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اچھی یا بُری واسنا کے انوسار ہی پھر اچھی یا بُری جونی میں جنم پاتا ہے۔ اگر جین حیات میں یہ اپنے کو پرکرتی سے علٰحدہ درشٹا اور ساکشی اکرتا اور ابھوگتا سمجھ لے۔ اور واسنا کی زنجیروں کو کاٹ دے تو پھر اُسے باندھنے والی کوئی شے نہیں رہجاتی وہ پھر آزاد مکت ہو جاتا ہے۔ آواگون سے خلاصی پاتا ہے ؎

کہ مایا میں جب آتما ہو مکیں　　گنوں سے ہو مایا کے لذت گزیں
گنوں سے جو آلودہ بیش و کم　　بُری یا بھلی جون میں لے جنم

---

دوہا۔ پرم آتم کو دیہہ سے۔ نیارو جانت جوئی
سو درشٹا کرتا بھوگتا۔ ایشر نرگن ہوئی (13-22)

---

بھاوارتھ۔ پُرش درحقیقت شریر میں ستھت ہوا بھی شریر سے نیارا ہے اور آپ درشٹا۔ انومنتا۔ بھرتا۔ بھوگتا اور مہیشور رہے۔

(شرح) بھگوان نے ارجن کو پُرش کا جیو روپ یہ کہکر درشایا تھا کہ یہ پُرش پرکرتی کے سمبند سے وشیوں کا بھوگ کرتا ہے اور گنوں کے سنیوگ کے کارن ہی پرکھ نیچی جونیاں دھارن کرتا ہے۔ یہاں پرکرتی سے مراد شریر ہے جو پرکرتی کا کاریہ اسی کا روپ ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ پرش شریر میں ادھیاس کے کارن شریر سے ایکتا روپی سمبند کو پراپت کر کے شریر میں رحیت اندریوں کے ذریعہ وشیوں کا بھوگ کرتا ہے اور اس بھوگ سے ہی نئے کرم واسنا کے جال کو اپنے واسطے تیار کر دیتا ہے۔ مرغوب وشیوں میں راگ اور نامرغوب بھوگوں میں دویش اس کے انتہ کرن میں جائیگیر ہوتے ہیں۔ جس سے اُتپن ہونے والے دُکھ سکھ کی ضربیں کھاتا ہے اور شریر ناش کے بعد اُس کی اپورن واسنائیں اس کے انتہ کرن میں گپت روپ سے جمع رہ کر اپنے انوکول شریر کا ینر نرمان کرتی ہیں۔ یہی اس کا جیوپن ہے اور اس طرح سے وہ آواگون کے چکر میں اوپر نیچے چکر کاٹ رہا ہے اب پُرش کے وشئے میں ارجن کو یا کسی کو شک نہ ہو جائے کہ پُرش میں ایک ادویت شدھ بدھ ہوتے ہوئے یہ جیوپن کی کتھا کہاں سے آگئی ہے۔ اس لئے بھگوان نے فوراً پرش کا صحیح سروپ ورنن کرنے کی ضرورت سمجھی اور جھٹ سے کہا۔ اے ارجن۔ اگر پرش اتنا ہی ہوتا جتنا تو نے سمجھا ہے یا جو کچھ میں نے کہا ہے تو واقعی وہ است پُرش ہی ہوتا۔ وہ ستچت آنند ادوے اگر یہ اتنا ہی

نہ ہوتا کیونکہ جو وستو تمہارے دماغ کے اندر سما سکتی ہے یا جس کو میری بانی پوری طرح سے کتھن کر سکتی ہے یا جو بھاشا کے زیوروں سے سجایا جا سکتا ہے تو وہ پورن نرا کار نرو کار۔ انادی۔ اننت۔ کیول۔ اچیت۔ اسنگ۔ ابھنگ۔ گیان سروپ اور ست سروپ نہیں ہو سکتا۔ اس کا جس قدر بھی ورنن کیا جاوے یا جس قدر بھی جانا جاوے یا انو بھو کیا جاوے پھر بھی کچھ نہ کچھ باقی رہ جاتا ہے۔ جو کہا نہیں گیا۔ جو جانا نہیں گیا اور جس کا انو بھو نہیں ہوا۔ اس لئے اے پیارے سکھا۔ میں تمہاری جانکاری کے لئے کہتا ہوں کہ پرماتما یعنی وہ اپنا آپ جو سب سے پرے ہے۔ وہ دراصل شریر سے نیارہ ہے۔ شریر یا پرکرتی کے روم روم میں رما ہوا ہو کر بھی وہ اس سے بہت پرے ہے۔ صرف اسی کے اندر محدود نہیں ہو جاتا۔ وہ شریر اور پرکرتی میں رہ کر اس کا اور اس کے کاموں کا ساکشی ہے اور ان کو جانتا ہے اور دیکھتا ہے۔ اس لئے وہ آپ درشٹا کہلاتا ہے۔ پرکرتی کو ایک نیم کے اندر رکھتا ہے اور شریر کے اندر ستھت ہو کر یتھارتھ انومتی دیتا ہے اس واسطے اس کو انومنتا کہتے ہیں۔ سارے سنسار کو دھارن کرتا ہے اور انکے جیوؤں کا بھرن پوشن کرتا ہے۔ اس لئے وہی بھرتا ہے اور جیسے اوپر کہا گیا ہے۔ جیو روپ سے وہی کرتا اور بھوگتا ہے۔ تمام دیوؤں کا دیو مہادیو ہے اور تمام ایشوروں کا آتم روپ سے سوامی ہے۔ سارے برہمنڈ کا نایک ہے جس سے مہیشور نام پاتا ہے۔ وہی نرگن نرا کار برہم جاننے کے لائق ہے ؎

مہا پرش تن میں جو ہے جلوہ گر — وہ پرماتما ہے مہا ایشور
وہ ناظر بھی ہے کارفرما بھی ہے — وہ لذت گزیں بھی سہارا بھی ہے (دل)

---

دوہا۔ جو کوئی ایسے لکھے بدھ پرکرت گن بھائے
سو کیسو ہی جگ میں رہے۔ پھر نہ اُپجے آئے (23-13)

---

بھاوارتھ۔ اس پرکار پرش کو اور گنوں سہت پرکرتی کو جو تتو سے جان لیتا ہے۔ وہ سب پرکار سے برتتا ہوا بھی پنر جنم کو پراپت نہیں ہوتا۔

(شرح) بھگوان اب تک پرش پرکرتی۔ آتما اور شریر۔ کھیتر اور کھیترگیہ کے دویک کے وشئے میں ویاکھیان کر رہے تھے۔ شریر کو ہی کھیت کہتے ہیں اور وہی پرکرتی کا بنایا ہوا پرکرتی کا سروپ ہے۔ کھیت کو جاننے والا ہی کھیترگیہ ہے۔ وہی اس کھیت کو پرکاشش کرنیوالا اور سناد دینے والا آتما ہے۔ شریر روپی پوری میں پری پورن وہی آتما پُرش ہے یہ پرش نرگن ہے۔ گنوں کی حد سے بہت دُور۔ دوند کی سیما سے بہت اوپر۔ کرم کے جنجال سے نت مکت۔ جنم مرن آدی روگ سے رہت۔ بھوک۔ پیاس سے پرے۔ تین شریر۔ پانچ کوش۔ تین اوستھا سے ولکشن۔ آنند سروپ۔ ساکھشی۔ درشٹا۔ انومنتا۔ بھرتا اور مہیشور ہے۔ اب پرش پرکرتی کے اس وویک کا پھل تبلا رہے ہیں۔ انھوں نے کہا اے ارجن۔ جو کوئی منش پرش اور پرکرتی کو اس پرکار ٹھیک ٹھیک جان لیتا ہے وہ اپنی بقایا زندگی خواہ کسی طرح ہی دبتت کرے اس کا پھر جنم نہیں ہوتا۔ ہاں وہ آواگون کے چکر سے خلاصی پا جاتا ہے۔ اس وشئے میں یہ شک نہیں کرنا چاہیئے کہ ایسا ودیکی اگر دُشکرم کرنے لگ جائے تو کیا اس کو ان مند کرموں کا پھل نہیں بھوگنا پڑیگا۔ کیونکہ دویک پراپتی کے بعد جب یہ گیان سوبھاو میں شامل ہو جاتا ہے تو منش اپنے کو پرش (پرکرتی کا سوامی) جاننے لگتا ہے۔ شریر کو اپنا آتما نہیں مانتا۔ اس لئے شریر سمبندھی اس کی تمام اچھائیں شانت ہو جاتی ہیں۔ اور وہ مناسب ڈھنگ سے شریر کی دیکھ ریکھ کرتا ہے۔ ایسا ودیکی وچارشیل پرش اچھا رہت ہوتا ہوا اندک کرموں میں پرورت نہیں ہو سکتا۔ اس میں خودی اور غرض دونو ہی نہیں رہے اور لاغرض اور بے خواہش ہو کر وہ جنتا کے ہت ارتھ ہی کام کرتا ہے جن سے کرتا کو کوئی دوش نہیں آ سکتا۔

جیساکہ اوپر بیان ہو چکا ہے۔ جنم کا کارن واسنا ہے۔ جیسی واسنا ہوتی ہے۔ اسی کے مطابق ہی شریر تیار ہوتا ہے گیانی نے وویک کی تلوار سے واسناؤں کے شیر کو ہی پچھاڑ دیا ہے یعنی واسناؤں کا ناش کر دیا ہے تو پھر اس کو پنر جنم دلانے کا کوئی کارن ہی باقی نہیں رہ جاتا۔ اس واسطے کہا ہے کہ وویکی جب پرش پرکرتی کے اس تتو کو بھلی پرکار سے جان لیتا ہے تو سب پرکار سے شاویرک جیون کو پورا کرتا ہوا اور ہر پرکار سے برتتا ہوا پھر جنم گرہن نہیں کرتا۔ اتھوا مکت ہو جاتا ہے یہی گیان کا نقد پھل ہے۔ یہی نقد نجات ہے جیون مکتی ہے اسی وچار کو لیکر بھگوان نے ارجن سے کہا ہے

اگر آتما کو کوئی جان لے          گنوں اور مایا کو پہچان لے
رہے جیسے چاہے وہ جس حال میں          نہ آئے تناسخ کے جنجال میں

---

دوہا۔ دیہہ مانجھ آتم لکھت کوؤ کئے دھیان
سانکھ یوگ ارکرم کر۔ لکھت سوئی جوگیان (13 - 24)

---

بھاوارتھ۔ اس پرم پرش پرماتما کو کتنے ہی منش شدھ بدھی سے دھیان دوارا دیکھتے ہیں اور دوسرے کتنے ہی گیان یوگ اتھوا نشکام کرم یوگ کے ذریعہ دیکھتے ہیں۔

(شرح) اے ارجن۔ پرماتم درشن یا آتم ساکشاتکار بھی کئی پرکار سے ہوتا ہے۔ جس بدھی ستر کا جگیاسو ہوتا ہے۔ اسی کے انوسار ہی وہ سادھن گرہن کرتا ہے۔ بہت سے لوگ اپنے شریر کے اندر ہی آتم درشن کی غرض سے دھیان یوگ کا آشرہ لیتے ہیں اور دھیان کی اتم اوستھا میں اپنی شدھ بدھی میں اشٹ درشن پا جاتے ہیں۔ بہت لوگ گیان یوگ کو اپناتے ہیں۔ اور وہ وویک وچار کے ذریعہ آتما کو اناتما سے الگ کر لیتے ہیں۔ اناتما کا تیاگ کرتے ہیں اور آتما میں نشٹھ ہونے کا ابھیاس کرتے ہیں۔ شریر ابھمان سے چھٹکارہ پانے کے لئے وہ بار بار اپنے سروپ کا سمرن کرتے ہیں۔ ناہم شریرم (میں شریر نہیں ہوں)۔ پھر میں کون ہوں۔ "سوہم" (میں وہی ہوں۔ آتما) اس طرح دن رات سوہم شوہم۔ اہم برہم اسمی کے نعرے لگاتے

ہوئے وہ اپنے سروپ کا ساکشات کر لیتے ہیں۔ اس کے علاوہ بہت سے لوگ نشکام کرم یوگ کا سادھن اپناتے ہیں۔ سب کو پرماتما کا سروپ جان کر سیوا پرائن ہوتے ہیں اپنا سب کچھ دوسروں کے ہت میں نیوچھاور کر دیتے ہیں۔ دوسروں کو سکھ دینے میں ہی سکھ مانتے ہیں۔ نمرتا اور ماننا کے زیور سے مزین ہو کر اپنی کوئی غرض نہ رکھ کر سارے کام کرتے ہیں۔ مان اپمان دُکھ سکھ اور ہرش شوک میں سمان رہ کر صرف اپنا دھرم اور فرض پورا کرتے ہیں۔ ایسے نشکام کرم یوگی بھی کرم یوگ کے ذریعہ پرماتما کے درشن کو حاصل کرتے ہیں۔

کوئی دھیان سے من پہ ڈالے نظر  تو دیکھے وہ خود آتما جلوہ گر
کوئی سانکھ کے یوگ سے دیکھ لے  کوئی دیکھ لے یوگ سے کرم کے

---

دوہا۔ جو ایسے نہیں جانے ہیں۔ گن اوگن پہ آن
ہم اُپاسنا کرت ہیں۔ بھو بھے مرت کے تران (13 - 25)

---

بھاوارتھ۔ بہت سے لوگ خود اس طرح نہ جان کر دوسروں سے سن کر ہی اُپاسنا کرتے رہتے ہیں۔ وہ لوگ سن سنا کر ہی مرتیو روپی سنسار ساگر کو تر جاتے ہیں۔

(شرح) بہت سے لوگ اے ارجن۔ گیان دھیان اور کرم وغیرہ کچھ نہیں جانتے اور نہ وہ ان سادھنوں کو اپنا ہی پاتے ہیں۔ پھر بھی وہ لوگ ست پُرشوں کا ست سنگ کرتے ہیں۔ اور ان سے پرماتم وشیک سادھنوں کو سن کر ان پر شردھا کرتے ہیں اور یقین کے ساتھ سادھن میں لگ جاتے ہیں۔ وہ اپنی شردھا کے بل پر صرف شرون پرائن ہو کر ہی سنسار ساگر سے پار ہو جاتے ہیں۔ یہاں گیتا نے یہ درشایا ہے کہ کچھ علم لیاقت پر ہی مکتی لابھ نربھر نہیں بلکہ ست شردھا۔ ست واشواس۔ ست نشچہ سے جلدی مکتی مل سکتی ہے۔ کہا بھی ہے۔ شردھاوان کو ہی پرماتما کی پراپتی ہوتی ہے یہی شرناگتی یا بھگتی یوگ ہے۔ جس میں جیو اپنے کو ابودھ بالک ان کر پرماتما کے تئیں آتم سمرپن کر دیتا ہے۔ ایسے بھگتوں کا یوگ کھیشم بھگوان خود کرتے ہیں

وہ سہل میں ہی بھو ساگر کے دوسرے کنارے پر جا ٹکتے ہیں ؎

مگر ان سے ہیں بے خبر بھی کئی ۔ کریں سن سنا کر جو پوجا مری
جو سن لیں اسی میں وہ سرشار ہوں ۔ فنا کے سمندر سے بھی پار ہوں

دوہا۔ جیتنے جیو یا جگت میں۔ استھاور جنگم ہوئی
کھیتر اور کھیترگیہ میں سبھی ہوت اور دوئی

بھاوارتھ۔ ہے ارجن۔ اس سنسار میں جو کچھ بھی ستھاور یا جنگم جیو اُتپن ہوتے ہیں۔ ان سب کو تو کھشیتر اور کھشیترگیہ کے سنیوگ سے ہوا جان۔

(شرح) سمپورن وشو میں دو پرکار کے پرانی ہیں۔ ایک چل (جنگم)، جو ایک جگہ سے چل کر دوسری جگہ جا سکتے ہیں۔ دوسرے اچل (ستھاور)، جو صرف ایک جگہ ہی گڑھ رہ کر سارا جیون وہیں بنا دیتے ہیں۔ پتھر اور بنسپتی تو ستھاور جیو ہیں اور پشو پکشی منش جنگم۔ بھگوان نے کہا۔ اے ارجن تمام سنسار کے چر اور اچر جو پرانی تمھیں دکھائی دیتے ہیں۔ وہ کھیت اور کھیت کے گیاتا کے ملاپ کا نتیجہ ہے۔ یعنی دونوں یکجا موجود ہوتے ہیں تو بھاؤ روپ سنسار لیلا کا آرمبھ ہوتا ہے۔ منش شریر کو ہی لیں۔ اس میں شریر روپی کھیت ہے اور اس کے جاننے والا (جیون شکتی چیتن آتما) کھیترگیہ ہے۔ جب تک شریر اور چیتن کا سنیوگ رہتا ہے شریر جیوت ہوتا ہے اور شریر کی ساری کارروائی ہوتی ہے۔ جونہی ان دو کا دیوگ ہوتا ہے۔ شریر ناش ہو جاتا ہے اور جیو کی سنسار یاترا سماپت ہو جاتی ہے۔ شریر ایک آلہ کار ہے جس کے طفیل چیتن اپنا اظہار دیکھتا ہے۔ جس طرح بغیر آئینہ کے کوئی اپنا آپ نہیں دیکھ پاتا۔ اسی طرح بغیر شریر کے چیتن کو اپنا آپ دکھائی نہیں دے سکتا۔ شریر چیتن کے بغیر ایک لمحہ بھی ٹھہر نہیں سکتا۔ جب کہ چیتن شریر کے بغیر بجنسہٖ دائم قائم رہتا ہے۔ اس میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی۔ جس طرح سمندر میں لہر اور لیلا کے بیٹھ جانے سے سمندر میں

کسی طرح کی کمی واقع نہیں ہوتی۔ ہاں سمندر کے آشرہ کے بغیر لہر اور بُلبلے کی کوئی ہستی نہیں ہوتی۔ اے ارجن یہ سنسار روپی تماشا کھیتر اور کھیتر گیہ کے میل سے ہو رہا ہے۔ ایسا تو سمجھ۔ کپل کے سانکھ ساشتر کے انوسار بھی سنسار کی اُتپتی پرش اور پرکرتی کے تال میل سے ہوتی ہے۔ وہاں پرش نانا (بہت) مانے گئے ہیں۔ لیکن وہ اکرتا ابھوگتا ساکشی ہے۔ اور پرکرتی رچنا کا کا سارا کام کرتی ہے۔ پرش صرف دیکھتا ہے اور اپنی ستا سے اُسے قائم رکھتا ہے۔ گیتا بھی یہاں پرش اور پرکرتی کی بجائے کھیتر گیہ اور کھیتر نام سے اسی سدھانت کو بتلا رہی ہے۔

ملے کھیت سے کھیت کا راز داں — تو ارجن اسی سے ہو سب کچھ عیاں
کسی میں ہے جنبش کسی میں قیام — اسی میل سے پائیں ہستی تمام

---

دوہا۔ پرمیشر سب جنت میں۔ بیٹھو ایک سمان
ناشوان سب وست ہیں۔ دیکھے سو سُجان (27 - 13)

---

بھاوارتھ۔ جو پُرش ناش ہوتے ہوئے سب ستھاور جنگم بھوت پرانیوں میں اوناشی پرمیشور کو سم بھاؤ سے ستھت دیکھتا ہے وہی دیکھتا ہے۔

(شرح) ابھی ابھی بھگوان نے بتایا تھا کہ سرشٹی کی رچنا کھیتر اور کھیتر گیہ دونو کے سنیوگ سے ہوتی ہے۔ کھیت درشیہ ہے اور کھیتر گیہ درشٹا ہے کھیت جڑ ہے اور اس کو جاننے والا چیتن ہے۔ کھیت ستھول ہے۔ کھیتر گیہ سوکشم ہے کھیت وکار وان تبدیلی یکت ہے۔ کھیتر گیہ وکار اور تبدیلی سے رہت ہے۔ کھیت نام اور روپوں والا ہے۔ کھیتر گیہ نام روپ سے پرے ایک ہے۔ کھیت ناشوان ہے۔ کھیتر گیہ ناش سے رہت ہے۔ اتھوا اوناشی ہے۔ ساری بھوتک سرشٹی ایک کھیت ہے۔ تمام چراچر بھوت پرانی یہاں ناشوان ہیں۔ ہر لمحہ ناش کی طرف جا رہے ہیں۔ جس طرح سمندر میں ترنگیں اُٹھتی اور

بیٹھتی رہتی ہیں۔اسی طرح چیتن روپی سمندر میں شریر روپی ترنگیں اٹھتی اور بیٹھتی رہتی ہیں۔ اے ارجن۔ ان تمام ناش ہوتے ہوئے پدارتھوں میں جو اوناشی پرماتما کو سمان بھاؤ سے دائم قائم دیکھتے ہیں ان کی نظر خالص اور سچی ہے وہ ٹھیک دیکھتے ہیں۔ دوسروں کو محض دھوکا ہو رہا ہے۔ان کا دیکھنا ٹھیک دیکھنا نہیں ہے۔جس طرح پانی کے اندر سمندر دریا بحر نہر لہر وغیرہ فرضی کلمات ہیں۔ اور جل درشٹی یعنی ان تمام کے اندر پانی کو دیکھنا ہی سمیک درشٹی ہے۔اسی طرح تمام نام روپوں اور شریروں کے اندر چیتن آتما یا برہم کو دیکھنا انوبھو کرنا ہی سمیک درشٹی ہے۔یہی بھگوان کا آشے ہے۔

جو ہے کچھ نظر تو اسی کی نظر نظر میں رہے جس کی پرمیشور
ہے سب جاں والوں میں جانی وہی کہ فانی میں ہے غیر فانی وہی

---

دوہا۔ ایشور کو سب ٹھور جو۔ جانت سمتا بھائے
آتم تے ہنے نہیں۔ رہے پرم گت پائے (28 - 13)

---

بھاوارتھ۔ وہ پرش سب میں سم بھاؤ سے ستھت پرمیشور کو سمان دیکھتا ہوا اپنے کو نشٹ نہیں کرتا اس سے پرم گتی کو پراپت ہوتا ہے۔

(شرح) اب اوپر کہی گئی سمیک درشٹی کا نقد پھل تبلایا جاتا ہے۔کہتے ہیں جو پرش اس ناشوان سنسار کے تمام پدارتھوں میں اوناشی پرمیشور کو دیکھتا ہے کہ وہ پرماتما آتم روپ سے تمام شریروں میں سم بھاؤ سے ستھت ہے۔اس کی درشٹی شریر سے اُٹھ جاتی ہے۔وہ اپنے شریر کے ناش سے اپنے کو ناش ہوا نہیں جانتا اور اس طرح اس گیان سے ہی پرم گتی یعنی مکتی کو پراپت ہو جاتا ہے وہ اپنے کو وہی چیتن آتما ہی دیکھنے لگتا ہے۔یہی اس کا آتم درشن یا پرماتم درشن ہے۔یہی مکتی یا پرم پد ہے ۔

جو اس ذات مطلق یہ رکھتے یقیں کہ ہر ایک مکان میں وہی ہے مکیں

کرے خود نہ وہ آتما کو تباہ      کہ اُتم گتی کی یہ اچھی ہے راہ

---

دوہا۔ مایا کرت جو کرم سب جیو اکرتا جوئی
جانت جو یا بھید کو۔ لکھت آتما سوئی (13 29)

---

بھاوارتھ۔ جو پرش سب کرموں کو ہر طرح پرکرتی سے کیا ہوا دیکھتا ہے اور آتما کو اکرتا دیکھتا ہے وہی دیکھتا ہے۔

(شرح) بھگوان نے ارجن سے کہا تھا کہ جو منش تمام بھوت پرانیوں میں اوناشی پرمیشور کو دیکھتا ہے وہی ٹھیک دیکھنے والا ہے۔ کیونکہ درحقیقت ست بھی یہی ہے کہ بھوت پرانی تو نام ماتر ہیں۔ سوائے پرمیشور کے غیر کوئی موجود ہی نہیں جو کچھ بھی ہم دیکھتے سنتے سمجھتے ہیں وہ تمام پرمیشور ہے۔ جس طرح مٹی کے پنڈ میں مٹی کے برتن صرف نام ماتر ہیں اور مٹی ہی ست ہے۔ جو ان تمام برتنوں کے نام اور روپ کا آدھار ہے اور مٹی ہی ہر حال میں موجود ہے۔ مٹی کے تمام برتنوں میں مٹی کو دیکھنا ہی سمیک درشٹی ہے۔ جب یہ حال ہے تو پھر پرماتما کے علاوہ اور کچھ دکھائی دینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہونا چاہئے۔ لیکن جن کو ابھی صرافی نظر حاصل نہیں ہوئی۔ جن کو بھوت پرانی روپی برتن دکھائی دیتے ہیں ان کے لئے ہی یہ اُپدیش ہے کہ ناشوان پرانی پدارتھوں میں اوناشی پرماتما کو دیکھنا ہی اصلی معنوں میں دیکھتا ہے۔ اسی طرح جہاں سب کچھ پرمیشور ہے وہاں کرم کہاں سے آسکتا ہے۔ لیکن جگیا سوؤں کو مدِ نظر رکھ کر کہا گیا ہے جو سب کرموں کو پرکرتی کا کیا ہوا اور پرش کو اکرتا انوبھو کرتا ہے اسی کی درشٹی ٹھیک ہے۔ کیونکہ پرش ایک ادویت ہے نراکار نرو کار ہے۔ سوکشم سے بھی سوکشم ہے۔ اس میں کریا کی کلپنا نہیں ہو سکتی۔ کریا سیمت وستوؤں میں ہوتی ہے۔ ایک سے زیادہ

پدارتھوں میں ہوتی ہے۔ اس لئے پرش اکرتا ہے اور تمام کریا پرکرتی کے آشرے ہوتی ہے۔ ایسا ہی جاننا چاہیئے۔ ہم سب پرش ہیں۔ اس لئے اکرتا ا بھوگتا اسنگ ہیں۔ اسی درشٹی کا آشرے لینا مناسب ہے ۹

جو سمجھے کہ دنیا کی سب ریل پیل — ہے مایا کا کرتب ہے مایا کا کھیل

ہے خود آتما پرسکوں بے عمل — نظر ہے اسی کی نظر بے خلل

---

دوہا ایک آتم استھت ہے سب پرانن کے بھائے

آتم ہی تے لکھے وستار۔ سوئی برہم کو پائے (13-30)

---

بھاوارتھ۔ جب منش علٰحدہ علٰحدہ بھوت پرانیوں میں ایک پرماتما کو ستھت دیکھتا ہے اور پرماتما ہی سے تمام بھوتوں کا وستار دیکھتا ہے۔ اس وقت وہ سچدانند برہم کو پالیتا ہے۔

(شرح) ایک میں انیک اور انیک میں ایک دیکھنے کی ودھی صرف گیانی کو حاصل ہوئی ہے اور کسی کو نہیں اور اسی نے برہم پد کو پایا ہے۔ جو اس کو جانتا ہے۔ پرمیشور کی سرشٹی روپی رچنا میں اس پرکار کی انیکتا ہے کہ اس میں ایکتا کا درشن ناممکن نہیں لیکن مشکل ضرور ہے۔ منش میں اور گدھے میں۔ ہاتھی اور چیونٹی میں۔ شیر اور سانپ میں۔ بلبل اور کوے میں ایک ہی پرماتما کو آدھار روپ سے دیکھنا۔ جاننا اور محسوس کرنا بہت مشکل ہے۔ ان کے نام روپ علٰحدہ۔ گن کرم اور سوبھاؤ علٰحدہ۔ ایک دوسرے کا شترو۔ ان میں ایکتا ڈھونڈے سے نہیں ملتی۔ پرمیشور ان تمام کے اندر کیونکر اور کس طرح موجود ہو سکتا ہے یہ ہیں سوال جو ایک جگیاسو کے سامنے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

گیانی بینشی مہاتماؤں سے ہم نے سنا ہے کہ ہر ایک پدارتھ میں پانچ اشیا

شامل ہیں۔ (۱) استی (۲) بھاتی (۳) پریہ (۴) نام (۵) روپ۔ ان کے بغیر کوئی بھی شے سدھ نہیں ہو سکتی۔ مثلاً گھڑا ہے۔ اس کا ہونا استی اور اس کا بھاسنا دکھائی دینا، اپنے آپ کو ظاہر کرنا یہ بھاتی اور اس سے ٹھنڈا پانی ملتا ہے جس سے ہماری پیاس بجھتی ہے۔ اس لئے یہ ہمیں پریہ ہے۔ گھڑا اس کا نام گول چپٹا وغیرہ اس کا روپ ہے۔ اسی طرح سنسار کی تمام وستوؤں کو بھن بھن کر کے انہی پانچ روپوں میں دیکھیں۔ یہ نہ سمجھیں کہ شیر اور سانپ کسی کو پریہ نہیں ہوتے۔ شیرنی کو شیر پریہ ہوتا ہے۔ ہر ایک وستو کسی نہ کسی کو پریہ ہوتی ہے۔ اس طرح سے سدھ ہوا کہ تمام بھن بھن بھوت پرانیوں میں نام روپ اپنا اپنا ہے۔ لیکن استی بھاتی پریہ وہی ایک ہی ہے۔ یہ دراصل پاربرہم پرماتما کے سروپ بھوت لکشن ست چت آنند ہی ہیں جن کو استی۔ بھاتی اور پریہ پدوں سے دکھایا گیا ہے۔ نام روپ تبدیل ہو جاتا ہے۔ ست چت آنند دائم قائم رہتا ہے۔ مثلاً گھڑے کے پھوٹ جانے پر اس کا نام روپ ہی گم ہو جاتا ہے۔ لیکن ٹھیکریاں یا مٹی دوسرے روپ میں موجود ہوتی ہے۔ اس میں استی بھاتی پریہ تینوں پائے جاتے ہیں۔ اس ودھی سے ہم علٰحدہ علٰحدہ بھوت پرانیوں میں ایک ہی برہم پرماتما کو ست چت آنند روپ سے قائم دیکھ سکتے ہیں۔

اسی طرح اُپنشدوں میں بتایا گیا ہے کہ آنند سے اُتپتی ہوتی ہے۔ آنند میں ہی ستھتی ہے اور آنند میں لین ہو جاتے ہیں۔ جب کچھ بھی نہیں تھا اس وقت پرماتما تھا۔ اس برہم سے آکاش۔ آکاش سے وایو۔ وایو سے اگنی۔ اگنی سے جل اور جل سے پرتھوی بنسپتی وغیرہ اُتپن ہوئی۔ پھر پانچوں بھوتوں کے پنچی کرن سے سرشٹی کے پدارتھوں کی اُتپتی ہوئی۔ کہیں ایسا کہا ہے کہ ایشور نے سنکلپ کیا کہ میں ایک ہوں انیک ہو جاؤں اور وہ خود ایک سے انیک ہو گیا۔ کہیں ایشور

سے آدم اور حوا کا پیدا ہونا اور پھر اُن سے آگے کی سرشٹی کا رچنا کہا ہے۔ ان تمام شرتیوں سے یہی ثابت ہو جاتا ہے کہ یہ تمام وستار اسی ایشور پرماتما سے ہے۔ بھگوان کہتے ہیں۔ اے ارجن جب کو سب پرانیوں میں ایک ہی آتما دیکھتا ہے اور اُسی ایک آتما سے سب سرشٹی کا وستار ہوا نظر آتا ہے۔ وہی پار برہم کو پائے ہوئے ہیں۔ یا جب کبھی یہ درشٹی بنے گی تبھی اس ابھید کی پراپتی ہوگی سے

جسے آئے کثرت میں وحدت نظر — کہ ہر رنگ میں ہے وہی جلوہ گر
جو وحدت سے کثرت کا سمجھے ظہور — خدا سے ہو واصل وہی بالضرور

---

دوہا۔ آدانت سے رہت ہے۔ نرگن آتم دیہہ
دیہہ میں استھت ہوئے کر من لیت نہ بھیو (13 - 31)

---

بھاوارتھ۔ اے ارجن۔ انادی اور نرگن ہونے سے یہ اوناشی پرماتما شریر میں ستھت ہو کر دراصل نہ کرتا ہے نہ اپنا مان ہوتا ہے۔

(شرح) کھیترگیہ اور کھیتر کے اس باب میں بھگوان نے ارجن کو یہ بتلایا تھا کہ اس سنسار ریہ منچ میں جن بھی بھوت پرانیوں کی اتپتی ہوتی ہے وہ ان دونو کھیتر اور کھیترگیہ کے ملاپ سے ہوتی ہے۔ جب یہ دونہیں ملتے تب تک رچنا روپی کھیل جگت روپی رنگ منچ پر کھیلا نہیں جاسکتا۔ اس لئے یہ دونو اس جگت کے ماں باپ ہیں یا یہ جگت ان دونوں کا ہی کھیل ہے۔ دوسرے لفظوں میں بھوت پرانی روپی اُتپتی اور انیکتا درشن محض ایک بھرم ہے۔ یہی کھیت اور اس کا داننده (درشٹا) یا پرش اور پرکرتی ہی اننت روپوں میں موجود ہیں۔ اس طرح جان کر جو تمام ناشوان پدارتھوں میں اوناشی پرش کو دیکھتا ہے وہی ٹھیک دیکھنے والا ہے اور ایشور کو سم روپ سب میں دیاپک جو دیکھتا ہے وہی پرم گتی کو پاتا ہے۔ سب کاریہ کرتا پرکرتی ہے اور

پرش اکرتا ہے۔ اس بھید کے جاننے والے ہی آتما کا ساکشات کار کرتے ہیں۔ اس کے بعد بھگوان نے ارجن کو یہ بتلایا کہ جو ایک میں انیک اور انیک میں ایک دیکھتے ہیں انہی کو برہم پد پراپت ہوتا ہے۔ اب یہ سمجھانا چاہتے ہیں۔ یہ آدا ورانت سے رہت نرگن آتما شریر میں استھت ہو کر اپنے سروپ سے گر نہیں جاتا۔ وہ سروپ سے اکرتا ابھوگتا۔ شدھ بُدھا وناشی نراکار مزدکار ہے۔ شریر کو دھارن کرکے بھی وہ شریر کے دھرموں سے دھرمی نہیں ہو جاتا نہ تو وہ کرموں کا کرتا ہوتا ہے اور نہ کرموں کے پھلوں کو بھوگتا ہے وہ نرلیپ رہتا ہے۔ جس طرح ہنس اُجلے اور گدلے پانیوں میں تیرتا ہوا پانی سے نرلیپ رہتا ہے۔ سارانش یہ کہ شریر کے اندر ستھت آتما نہ کرتا ہے نہ بھوگتا ہے۔ سدا ایک رس نرلیپ ہے۔ جگیاسو کو اس بُدھی کا آشرہ لینا چاہئے۔

بکیس تن کے اندر ہے پرماتما ۔ انادی گنوں سے بری لافنا
عمل سے وہ فارغ ہے کنتی کے لال ۔ عمل سے نہ آلودہ ہو لایزال

---

دوہا۔ جیوں آکاش سوچھم سبے سب تے پرست ناہیں
تیوں ہی پرماتم سدا ۔ لپت نہ دیہن ماہیں (13-32)

---

بھاوارتھ۔ جس طرح سب طرف دیاپت ہوا آکاش سوکشم ہونے کے کارن لپایمان نہیں ہوتا۔ اسی طرح دیہہ میں ستھت آتما گناتیت ہونے کے کارن دیہہ کے گنوں سے لپایمان نہیں ہوتا۔

(شرح) شریر کو دھارن کرکے بھی آتما کیونکر نرلیپ رہتا ہے اور کرموں میں لپت نہیں ہوتا اور پاپی پنی نہیں بن جاتا۔ اس کی مثال دیکر بتلاتے ہیں۔ جس طرح آکاش ہر جگہ سب دستوؤں میں اور سب طرف دیاپک اور چھایا ہوا ہے۔ لیکن ان وستوؤں کے گن دوش سے گنی و دوشی نہیں ہوتا۔ جب آکاش میں کالے بادل منڈلاتے ہیں۔

تو آکاش کالا نہیں ہوتا اور جب مطلع صاف ہوتا نیلا دکھائی دیتا تو وہ نیلا نہیں ہوا کے زور سے جو دھول اوپر اڑ جاتی ہے اور آکاش کو گرد آلودہ بنا دیتی ہے۔ ایسا کہا جاتا ہے لیکن دراصل آکاش اس دھول سے میلا نہیں ہوتا۔ وہ تو شدھ کا شدھ رہتا ہے۔ کسی صاف ستھری جگہ یعنی مندر کے آکاش اور کسی بھنگی کی جھونپڑی کے آکاش میں کوئی فرق نہیں ہو جاتا ہے۔ آکاش ایک اور غیر منقسم شے ہے۔ سب میں ویاپت ہوتا ہوا بھی کسی سے لپایمان نہیں ہوتا۔ اسی طرح دیہہ کو دھارن کر کے آتما دیہہ کے دھرموں سے لپت نہیں ہوتا۔ کیونکہ سب کا ساکشی سرب نینتا شدھ بُدھ سروپ اننت اکریہ اور اناشی ہے۔ گنوں سے پرے ہے۔

بھگوان کے اوپر بتائے ہوئے طریق سے ہر جگیاسو کو واجب ہے کہ وہ اپنے آتما کو اس شریر سے کھوج نکالے اور اپنے آپ کو کھیتر گیہ آتما سمجھے اور کھیت کو درشیہ ماتر اپنی ملکیت جانے۔ ایسا جان کر سدا اسنگ اور نرلیپ رہے۔ اسی ابھیاس کو پکا کرے ؎

ہے آکاش دُنیا پہ جیسے محیط مجلاّ مصفا کہ ہے وہ بسیط
بدن میں یونہی آتما ہے مکیں مگر اس سے آلودہ ہوتی نہیں

---

دوہا۔ جیوں پرکاش ایکے کرے جگ میں سورج دیو
تیوں ہی سب کی دیہہ میں پرماتم کو بھیو (33-13)

---

بھاوارتھ۔ جس پرکار ایک ہی سورج سارے سنسار کو پرکاش دیتا ہے۔ اسی پرکار ایک ہی آتما سارے کھیتروں کو پرکاشت کرتا ہے۔

(شرح) اگر شریر روپی کھیت انیک ہیں تو بھی اے ارجن ان سب میں پرکاش کرنیوالا ان کو ستا دینے اور جاننے والا کھیتر گیہ روپی آتما ایک ہی ہے۔ کھیتر گیہ انیک نہیں

ہیں۔ جس طرح ایک ہی سورج سارے سنسار کو پرکاش دیتا ہے۔ اسی طرح ایک ہی آتما سے سارے شریر پرکاشت ہوتے ہیں۔ جس طرح ایک بجلی کی دھار تمام شہر میں لیمپوں پنکھوں اور مشینوں کو ستادیکر پرکاش کرتی ہے۔ لیمپ مشینیں اور پنکھے خواہ انیک ہی ہیں لیکن بجلی کی دھارا ایک ہی ہے۔ وہ اکھنڈ رہ کر ہی سب جگہ پورن ہو رہی ہے اور اپنا پرکاش کرتی ہے۔ عین اسی طرح آتم سنا جو پری پورن سرو ویاپک ہے وہ سب کو پرکاش کرتی ہوتی بھی ایک اور اکھنڈ ہے۔ شریروں کی انیکتا سے آتما انیک نہیں ہو جاتے ہیں۔ یا بہت سے برتنوں میں پانی رکھا ہو تو برتنوں کی زیادتی سے پانی کی ایکتا میں فرق نہیں آتا۔ پانی تو ایک ہی رہتا ہے۔ اسی طرح شریر روپی برتنوں میں آتما روپی پانی ایک ہی ہے۔ اے ارجن تم ایسا انوبھو کرنے کا ابھیاس کرو کہ تم آتم روپ سے سب شریروں میں دیاپک ہو۔ میں آتما ہوں اور سب شریروں میں سنتھت۔ شریر کے گن دوشوں سے نرلیپ اور اسنگ ہوں۔ انادی کال سے اُتپتی اور وناش کا کھیل رچتا آیا ہوں۔ لیکن سدا ہی شدھ بُدھ اکھنڈ اور نرمل ہوں۔ مایا اور اگیان کبھی ہوئے ہی نہیں ؎

ہو سورج سے جس طرح روشن جہاں | چمک اٹھیں بھارت زمیں آسماں
اسی طرح کھیتوں پہ چھا جائے نور | جو ہو کھیت کے رازداں کا ظہور

---

دوہا۔ کھیتر اور کھیترگیہ کے بھید کو لکھے جو کوئی
جیو پرکرت اور موکھ کو جائے مکت سو ہوئی
(34 - 13)

---

بھاوارتھ۔ اس پرکار کھیتر اور کھیترگیہ کے بیلا کو اور پرکرتی کے وکار سے مکت ہونیکے اُپائے کو جو پرش گیان نیتروں سے تتو کرکے جان لیتا ہے وہ مہاتما جن پر برہم پرماتما کو پراپت ہوتا ہے۔

(شرح) یہاں گیتا کھیتر کھیترگیہ کو ویک کا مہاتم بتلا رہی ہے۔ اس ادھیائے میں بتلائے

ہوئے کھیتر اور کھیترگیہ کے بھید کو جس نے بھلی پرکار سمجھ لیا اور بُدھی ہیں درڑھ نشچہ پوربک بٹھلا لیا اور پرکرتی کے دوشوں کو اور ان سے مکت ہونے کے اُپائے کو جو اوپر بیان ہو چکے ہیں۔ تتو سے جان لیا ہے وہ مکت مہان آتما پرم پد اور برہم کو پراپت کر لیتا ہے

جو چشم بصیرت سے کرتا ہے غور | کہ کھیت اور ہے رازداں اس کا اور
جو مایا سے دے ہستیوں کو نجات | بلندی میں حاصل کرے وصلِ ذات

---

شری مد بھگوت گیتا کا کھیتر کھیترگیہ یوگ نامی تیرھواں ادھیائے سماپت ہوا۔

26 2/61

# چودھواں ادھیائے

دوہا۔ پرم جو اتم گیان ہے سو تو کو دیوں بتائی
جاں کو جان کے منی سب۔ رہے مکت کو پائی (۱۴ - ۱)

---

بھاوارتھ۔ شری بھگوان نے کہا۔ اے ارجن میں تیرے لئے گیانوں میں پرم اُتم گیان کو پھر کہونگا۔ جس کو جان کر سب منی لوگ اس سنسار سے مکت ہو کر پرم سدھی کو پاتے ہیں۔

(شرح) بھگوان نے شریر اور آتما کا وویک کھیتر اور کھیترگیہ کے بیان سے کرایا۔ اب وہ پرتگیا کر رہے ہیں کہ سب سے اُتم پرم گیان کا اُپدیش ارجن کے پرکرتی کریں گے اور اس گیان کی مہما بتلا رہے ہیں۔ اس گیان کو حاصل کر کے منن شیل پُرش اس بھوساگر سے پار ہو جاتے

ہیں۔ اتھوا آواگون کے چکر سے آزاد ہو جاتے ہیں ؎

پھر ارجن سے بھگوان بولے کہ سن
جو گیانوں کا ہے گیان سن اس کے گن
منی جس کو یہ گیان حاصل ہوا
کمال فضیلت سے واصل ہوا

دوہا۔ یاہی گیان سیو کے میر دلیؤ سروپ
پرلے دیتھا تن کو نہیں۔ پڑیں نہ وے بھوکوپ (۱۴ ـ 2)

بھاوارتھ۔ اس گیان کو پاکر میرے سروپ کو پراپت ہوئے پُرش سرشٹی کے آدمیں پھر پیدا نہیں ہوتے اور پرلے کال میں دیاکل نہیں ہوتے۔

(شرح) اسی گیان کے مہاتم کو بتلاتے ہوئے بھگوان کہہ رہے ہیں۔ اے ارجن اس گیان کو دھارن کر کے پرش میرے سروپ کو پراپت ہو جاتا ہے۔ جس کے پھل سروپ وہ سرشٹی کی رچنا کے سمے جنم گرہن نہیں کرتا۔ اور پرلے کال یعنی سرشٹی کے ناش کے وقت اس کو کسی پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ سوائے پرماتما دوسری کوئی وستو اس سمست سنسار میں ہے ہی نہیں ؎

جو لیتے ہیں اس گیان کا آشرہ
وہ یک رنگ ہو جائیں مجھ سے ملا
جو پیدا ہو دُنیا تو آئیں نہ وہ
فنا ہو تو تکلیف پائیں نہ وہ

دوہا۔ مہد برہم اک یونی ہے تامیں گربھ کو راکھ
اُپجاوں سب جگت کو ارجن چت ابھلاکھ (۱۴ ـ 3)

بھاوارتھ۔ اے ارجن۔ مہتتو یا ترگن مئی مایا بھوتوں کی یونی ہے اور میں اس یونی میں بیج ستھاپن کرتا ہوں۔ جس سے سب بھوتوں کی اُتپتی ہوتی ہے۔
(شرح) بھگوان تیرھویں ادھیائے میں یہ بات اچھی طرح سمجھا آئے ہیں کہ کھیتر اور

کھیتر گیہ دونوں کے میل سے سارے سنسار کے چرا چرا تھوا ستھاور اور جنگم بھوت پرانیوں کی اُتپتی ہوتی ہے۔ جڑ اور چیتن دونوں کے سنیوگ سے پیدائش ہو رہی ہے۔ اب اس بات کو زیادہ واضح کرنے کے واسطے مثال سے سمجھاتے ہیں کہ پرکرتی (کھیت) یونی ہے اور چیتن اس میں بیج ڈالتا ہے۔ جس سے اُتپتی ہوتی ہے۔ یاد رہے۔ عام قاعدہ ہے کہ کسان کھیت میں بیج چھوڑتا ہے تب ہی فصل کی پیداوار ہوتی ہے۔ اس لئے انھوں نے کہا۔ اے ارجن۔ میں اپنی پرکرتی روپی یونی میں بیج ستھاپن کرتا ہوں جس سے سب پرکار کے پرانی اُتپن ہوتے ہیں۔ واستو میں مطلب یہی ہے کہ بھگوت ستا سے ہی تمام رچنا کا اکھاڑہ سجا ہوا ہے ؎

شکم ہے میری قدرت کاملہ　　جو میں تخم ڈالوں تو ہو حاملہ
یہی ہے مہد برہم اصلِ حیات　　کہ بھارت اسی سے ہو کل کائنات

---

دوہا۔ ہے جے مُورت ہے سب جونی میں آئے
تن کو میں ہی بیج ہوں میں ہی پت ارمائے (۱۴ - ۴)

بھاوارتھ۔ اے ارجن۔ نانا پرکار کی سب یونیوں میں جتنی مورتیاں اُتپن ہوتی ہیں ان سب کی مہد برہم (پرکرتی) گربھ دھارن کرنے والی ماتا ہے اور میں بیج ستھاپن کرنے والا پتا ہوں۔

(شرح) مطلب صاف ہے۔ کیونکہ پرکرتی تمام بھوت پرانیوں کو اپنے گربھ میں دھارن کرتی ہے اور بھگوان بیج ستھاپن کرتے ہیں۔ اسلئے پرکرتی ماتا ہے اور بھگوان پتا ہیں ؎

کسی پیٹ سے کوئی پائے جنم　　ہو ارجن کوئی شکل کوئی شکم
شکم ہے مہد برہم میں باپ ہوں　　کہ بیج اس میں میں ڈالی آپ ہوں

---

دوہا۔ ست رج تم یہ تین گن ۔ مایا ہی تے مان
دیہہ بانجھ یہ جیو کو ۔ یونہی باندھت آن (5 - 14)

---

بھاوارتھ ۔ اے ارجن ۔ پرکرتی سے پیدا شدہ تین گن ستو رجو اور تموگن انباشی جیو آتما کو اس شریر میں باندھتے ہیں ۔

(شرح) بھگوان نے کہا ۔ اے ارجن ۔ یہ شریر پرکرتی کا کاریہ پنچی کرت بھوتوں کی رچنا ہے اور پرکرتی کے تین گن ہی اس کے اندر کام کر رہے ہیں ۔ وہ گن ست رج اور تم نام سے کہے جاتے ہیں ۔ ستوگن کا خاصہ پرکاش گیان اور سکھ ہیں ۔ رجوگن کا خاصہ حرکت ۔ حرص وہوا اور فاعلیت ہے ۔ تموگن کا اگیان موہ آلس ندرا وغیرہ ۔ منش شریر کے اندر ان گنوں میں سے ایک وقت میں ایک گن پردھان روپ سے اور دوگون روپ سے کاریہ کرتے ہیں ۔ جو گن پردھان ہوتا ہے ۔ اس وقت اسی کا دور دورہ کہا جاتا ہے ۔ ہر گن کے دورہ کے وقت جو کاریہ ہوتے ہیں ۔ جیو کو ان میں بوجہ فاعلیت راگ دویش ہو جاتا ہے ۔ اور اسی سے ہرش اور شوک کی برتیاں اُٹھتی رہتی ہیں ۔ کسی کو وہ انوکول سمجھتا ہے تو کسی کو پرتی کول ۔ کسی کو متر جانتا ہے ۔ تو کسی کو شترو ۔ اس طرح سے ان گنوں کی وجہ سے یہ اس شریر کے اندر راگ اور ادھیاس پیدا کرتا ہے اور یہی قید ہے ۔ یہاں تک کہ وہ اپنا نج سروپ بھی بھول جاتا ہے ۔ اور اپنے آپ کو شریر ہی ماننے لگ جاتا ہے ۔ اسی سے جنم جنمانتروں کی ٹھوکریں کھاتا ہے ۵

نمودار مایا سے ہوں تین گن ستوگن رجوگن تموگن یہ سن
جو ہے لافنا روح تن میں مکیں یہ گن قید کرتے ہیں اس کو وہیں

---

دوہا۔ نرمل ار پرکاش کر ستوگُن سانت سبھائے
گیان سنگ سکھ سنگ سیہون باندھے جیوے آئے (۱۴ - 6)

---

بھاوارتھ ۔ ان میں سے ستوگن نرمل پرکاش کرنیوالا اور نروکار ہونے سے منش کو گیان اور سکھ کی آسکتی سے باندھتا ہے۔

(شرح) اب بھگوان گن کیونکر جیو کو باندھتے ہیں ۔ بتانے جارہے ہیں ۔ انھوں نے ارجن سے کہا کہ ان متذکرہ بالا تینوں گنوں میں سے ستوگن پرکاش کرنے والا اور نروکار ہے ۔نندھ اور نرمل ہے جس منش میں ستوگن زیادہ ہوتا ہے ۔ اس کی بُدھی زیادہ روشن اور باریک ہوتی ہے ۔ اس کا گیان بڑھ جاتا ہے اور وہاں سکھ ماترا بھی ادھک پائی جاتی ہے ۔ گیان سکھ اور شانتی کو پاکر وہ کون ہے جو ان کو سدا کے لئے اپنے ادھکار میں نہ رکھنا چاہے گا ۔ اس لئے منش کو ان میں راگ ہو جاتا ہے اور آہستہ آہستہ گیان آدمی کا اپنی بُدھی بل کا ابھمان ہو جاتا ہے ۔ چونکہ منش اپنے کو شریر ہی جانتا ہے ۔ اس لئے فاعلیت سے بچ نہیں سکتا ۔ شریر میں گنوں کی کارروائی کو اپنے اندر مان لیتا ہے ۔ جس سے کرتا بھوگتا ہو کر سنساری ہو جاتا ہے ۔ یہی اس کا بندھن ہے ۔ ستوگن گیان اور سکھ کی آسکتی کی رسّی جیو کے گلے میں ڈال کر اس کو باندھتا ہے ۔ یہی بھگوان کا کہنا ہے ۔ بڑے بڑے عالم فاضل گیانی اور پنڈت اس گن کی قید میں دکھائی دیتے ہیں ۔

ستوگن کی فطرت ہے پاکیزہ نور ۔ نہ عیب اس میں ارجن نہ کوئی قصور
کرے روح کو شوقِ راحت سے قید ۔ کرے روح کو ذوقِ دانش کا صید

---

دوہا۔ رجگن راگ سروپ ہے ۔ ترشنا سنگ کو ہیت
کرم سنگ کر جیو کو ۔ ایسے بندھن دیت (۱۴ - 7)

---

بھاوارتھ۔ راگ روپ رجوگن کو تو کامنا اور آسکتی سے اُتپن ہوا سمجھ۔ وہ جیو آتما کو کرموں اور کرم پھلوں کی آسکتی سے باندھتا ہے۔

(شرح) اے ارجن۔ اب رجوگن کا حال سنو۔ جو منش کو بندر کی طرح نچاتا ہے۔ کبھی کسی سمے بھی شانت نہیں رہنے دیتا۔ جس کی وجہ سے منش کی ترشنا نت جوان ہوتی ہے۔ خواہشات کا سمندر جہاں ٹھاٹھیں مارتا ہے۔ شوق اور راگ (آسکتی) ہی جس کا مول منتر ہے۔ جس سے منش کرموں کے چکر میں پڑا رہ کر کبھی ترپتی نہیں پاتا اور کرم پھل روپی دو ندوں کے جال میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ وہ رجوگن کہلاتا ہے۔ شان شوکت۔ رعب داب۔ دکھاوا۔ نمائش۔ کام میں تت پرتا یہ سب رجوگن کے خواص ہیں۔ اسی رجوگن کی وجہ سے نریش کو راجہ کہا جاتا ہے۔ آسکتی ہی اس کا سروپ ہے منش کو آسکتی سے ہی یہ رجوگن باندھتا ہے ○

رجوگن کی فطرت ہے جذبات کی ہے سنگت کا شوق اسکی اور تشنگی
یہ ذوق عمل کا بناتی ہے جال کرے روح کو قید کنتی کے لال

---

دوہا۔ موہت جو تم اگیان تے۔ موہت سب کو میت
آلس نندرا دیا لتا۔ ان سوں باندھت جیو (۱۴ - 8)

---

بھاوارتھ۔ اے ارجن۔ دیہہ دھاریوں کو موہت کرنیوالے تموگن کو تو اگیان سے پیدا شدہ سمجھ۔ یہ جیوؤں کو آلس نندرا اور پرماد سے باندھتا ہے

(شرح) اے ارجن۔ تموگن کا خاصہ موہ ہے۔ اس موہ کی وجہ سے سریر کو دھارن کر کے جیو اپنی اصلیت کو بھول جاتے ہیں۔ اور میں شریر ماتر ہوں۔ یہی جاننے اور ماننے لگ جاتے ہیں۔ یہ سروپ کی وسمرتی اور سریر کا ادھیاس یا دیہہ ابھیان اگیان کا ہی کاریہ ہے۔ دوسرے معنوں میں اپنے آپ کو نہ

جان کر ہی منش اور کا اور سمجھنے لگتا ہے۔ اسی واسطے بھگوان نے موہ کو جو تموگن کا سروپ ہے اگیان سے اُتپن ہوا بتایا ہے اور اس تموگن نے اپنی موہ روپی استری سے تین سنتان پیدا کی ہیں۔ آلس ندرا اور پرماد۔ یہی تینوں منشوں کو اپنے دھرم سے بھرشٹ کرتے ہیں۔ اگیان سے خلاصی پاکر گیان حاصل کرنے میں روکاوٹ پیدا کرتے ہیں اور منش ایک پرکار کا ان کا قیدی ہوجاتا ہے۔ کیونکہ جب منش اپنے کو شریر ماتر ہی جانتا ہے تو وہ اس شریر کے سکھوں کی پورتی کیلئے اچھائیں اٹھاتا ہے اور ربین پرمتن کرتا ہے اس پر بھی اس کو اپنے کئے پر بھروسہ نہیں ہوتا۔ ہزار قسم کے تشکوک اس کے من میں اُٹھتے ہیں۔ محنت اور تکلیف کا خیال کرکے کبھی کبھی وہ کام سے جی چراتا ہے اور آلس کا شکار ہوجاتا ہے۔ کھانے پینے میں وہ مریادہ کا خیال نہیں رکھ سکتا۔ جیسی کیسی خوراک کھاکر پیٹ کو خوب ٹھونس کر بھر دیتا ہے جس کا نتیجہ سوائے نیند کے اور کیا ہوسکتا ہے۔ دن ہو یا رات جہاں بھی ذرا آشرہ ملا خراٹے مارنے لگا۔ نیند نے آکر گھیر لیا۔ دُنیا اور مافیہا سے بے خبر ہوگئے۔ آلس اور ندرا سے مجبور ہوکر وہ اپنے کام کو پوری تندہی سے نہیں کرسکتا۔ لہذا ناکامیوں کا ہی شکار ہوتا ہے۔

اس کے علاوہ تموگنی پرشوں میں دو ایک تنکی بھی ضد ہی ہوتی ہے۔ اسلئے وہ اکثر لاپرواہ بھی ہوتے ہیں جس طرح کوئی شرابی افیمی یا چرسی اپنے نشے کی چوٹ میں بے خبر رہتا ہے اور زمانہ باخبری میں بھی سوائے نشہ بازی کے اس کو کچھ نہیں سوجھتا۔ اسی طرح تموگنی کو سوائے نیند اور آلس کے اور کچھ سوجھتا ہی نہیں۔ اگر اُن کو کچھ ہدایت بھی کی جاوے تو بوجہ آلس اس سے لاپرواہی کر جاتے ہیں۔ یہی لاپرواہی پرماد ہے۔ تموگن کا یہ تیسرا بیٹا تو اکثر رجوگن اور ستوگن والے منشوں میں کہیں کہیں دیکھنے میں آتا ہے۔ اس طرح آلس ندرا اور پرماد یہ تینوں ہی منش کو شریر سے جکڑ دیتے ہیں اور آتما سے دور رکھتے ہیں۔ یہی تموگن کا دوش ہے۔ لہذا جگیاسو جنوں کو واجب ہے کہ تینوں گنوں کو ٹھیک ٹھیک

سمجھ کر وہ اپنے اندر درشٹی ڈالیں اور اپنا جائزہ لیں۔ ستوگن کو بڑھانے کا یتن کریں رجوگن اور تموگن کو کم کرنے کا۔ تاکہ اگیان اور دیہہ ابھمان سے خلاصی ہو کر آتمانند کی پراپتی ہو سکے ۵

تموگن جہالت کی اولاد ہے　　کب اس سے مکیں تن کا آزاد ہے
کرے قید دھوکے سے بھارت اسے　　کرے خواب و غفلت سے غارت اسے

---

دوہا ستگن سکھ میں بڑھت ہے کرم رجوگن ہوئی
آلس میں تموگن بڑھے رہت گیان سب کھوئی (۱۴ - ۹)

---

بھاوارتھ۔ کیونکہ ستوگن سکھ میں لگاتا ہے۔ رجوگن کرم میں لگاتا ہے اور تموگن گیان کو ڈھک کر کے پرماد میں لگاتا ہے۔

(شرح) پرکرتی کے تینوں گنوں کا پھل پردھان روپ سے درشاتے ہیں۔ کہتے ہیں۔ اے ارجن۔ ہم تم کو ایک موٹی بات بتاتے ہیں۔ جہاں ستوگن ہوگا وہاں سکھ شانتی خوشی ترپتی بشاشت ہوگی۔ کیونکہ ستوگن سو بھاؤ والے منش قدرتی طور پر ہی لوبھ موہ اور تسریہ آدی سے فارغ ہوتے ہیں۔ شریر ابھمان بھی بہت حد تک ان کا دور ہو گیا ہوتا ہے۔ اس لئے ہمیشہ وہ شبھ واسنا والے سب کا ہت ہی سوچتے ہیں۔ سب کے ساتھ مترتا کی بھاؤنا کرتے ہیں کسی سے دویش نہیں کرتے اور دنیا میں اداسین ورتی رکھ کر وچرن کرتے ہیں۔ راگ دویش سے رہت بے راگ رہتے ہیں۔ اسی لئے پرسنتا ان کی ملکیت ہے۔ وہ سوئم پرسن رہتے ہیں اور سمپرک میں آنے والوں کو پرسنتا کا پرساد دیتے ہیں۔ اسی طرح اے ارجن رجوگن منش میں ابھمان یا اہنکار پیدا کرتا ہے۔ جس سے کرموں میں پرورتی ہوتی ہے۔ منش اپنے اہنکار کو خوش کرنے کے لئے طرح طرح

کے کام کرنے پر مجبور ہوتا ہے۔ یہ سارے کام سکام (کامنا والے) ہی ہوتے ہیں۔ نشکام نہیں۔ کسی اچھا اور واسنا کی پورتی کے واسطے ہوتے ہیں۔ اس لئے کرتا کو مجبور اور قید کرتے ہیں۔ وہ انہی کے چکر میں پڑا رہتا ہے۔ اپنا وقت اپنا دھن اور شاریرک بل سب اس لئے خرچ کرتا ہے۔ تاکہ اس کو مان مل سکے۔ بڑائی حاصل ہو دوسرے اس کی تعریف کریں۔ رجوگن حرکت کا پرتیک ہے۔ اس واسطے رجوگنی ایک منٹ کے لئے شانت نہیں ہو سکتا۔ ورتی کی چنچلتا ہی اس کا زیور ہے۔ وہ سوئم چنچل رہتا ہے اور جو بھی اس کے نزدیک جاتے ہیں۔ چنچل ہو جاتے ہیں۔

اب تموگن کا حال سنو۔ تموگن دراصل اگیان کا ہی دوسرا نام ہے اسی کو فارسی میں قوت حاجبہ اور سنسکرت میں آورن شکتی کہتے ہیں۔ اس کا کام ڈھک دینا ہے۔ چونکہ یہ منش کے گیان کو ڈھک دیتا ہے اسی واسطے تموگن کہلاتا ہے۔ تم کے معنی اندھیرا بھی ہے جس طرح اندھیرے میں کچھ دکھائی نہیں دیتا۔ اسی طرح تموگنی کے اندر موڑھ دشا پردھان ہوتی ہے اس کا گیان اگیان سے ڈھکا ہوتا ہے وہ جو جانتا ہے الٹا ہی جانتا ہے۔ اے ارجن جہاں تم آلسی اور پرماد دکھائی دیں وہاں تم تموگن کو پردھان سمجھو۔ جس طرح نشے کے عادی انسان آلسی اور پرمادی ہوتے ہیں اسی طرح تموگنی بھی آلسی اور پرمادی ہوتے ان کو سوائے اپنے شریر کے سکھوں کے اور کسی شے کا دھیان نہیں ہوتا۔ وہ سدا موڑھتا اور اگیان سے سنے ہوئے ہوتے ہیں۔ ان سے گیان کوسوں دور بھاگتا ہے ؎

ستوگن کا رہتا ہے سکھ سے لگاؤ — رجوگن کا شوقِ عمل ہے سبھاؤ
تموگن کا پردہ پڑے گیان پر — تو غفلت مسلط ہو انسان پر

---

دوہا۔ رجگن تمگن پیل کے رہے ستوگن پور
رج ست پیلے تموگن۔ ست تم رج سے دور (۱۴ - ۱۵)

---

بھاوارتھ۔ ہے ارجن۔ رجوگن اور تموگن کو دباکر ستوگن بڑھتا ہے۔ رجوگن اور ستوگن کو دباکر تموگن بڑھتا ہے ویسے ہی تموگن اور ستوگن کو دباکر رجوگن بڑھتا ہے۔

(شرح) یہ کرنی کے تین گنوں کا ورنن ہو رہا ہے۔ بھگوان نے ابھی ابھی ارجن کو ان گنوں کا پھل الگ الگ بتلایا۔ جس کا مطلب صرف یہی تھا کہ منش ان گنوں کو اُن کے لکشنوں کو اور ان کی کریا کو جان کر ساودھان ہو جاوے اور پھر ان میں پھنسنے نہ پاوے۔ بلکہ ان سے اوپر اُٹھ جاوے۔ یہ گن شریر کے سوبھاؤ میں کام کرتے ہیں۔ منش شریر ماتر نہیں ہے بلکہ شریر کا سوامی۔ ساکشی درشٹا بلکہ شریر سے بالاتر ہے۔ شریر کے وکار جنم مرن وغیرہ ساکشی میں راہ نہیں پاتے۔ شریر کا گنوں سے لگاؤ ہوتا رہے۔ شاریری ان سے آزاد ہے۔ جو ایسا سمجھتا ہے وہی گیانی ہے۔ وہی آزاد ہے۔ اسی سلسلہ کلام کو بڑھاتے ہوئے بھگوان ارجن سے یوں گویا ہوئے۔ اے متر۔ یہ تینوں گن سنسار کے اندر یا اس شریر کے اندر کارکناں ہیں۔ لیکن یہ اپنی اپنی دھاندلی نہیں مچاتے۔ بلکہ ایک وقت میں ایک گن پردھان روپ سے کام کرتا ہے اور باقی کے دو اس کے زیر اثر دبے رہ کر اس کی امداد کرتے ہیں۔ عین اسی طرح جس طرح کسی حکومت کے اندر وزیر اعظم ہی حکومت کی پالیسی وغیرہ بناتا ہے اور باقی وزرا اسی پالیسی کے مطابق کام کرتے ہیں۔ جب ستوگن بڑھ جاتا ہے۔ اس وقت رجوگن اور تموگن دب جاتے ہیں اور اس کے زیر کام کرتے ہیں۔ اس وقت شریر کے اندر سکھ شانتی کا دَور دورہ ہوتا ہے۔ جب رج اور ست زیر ہو جاتے ہیں تو تموگن بڑھ جاتا ہے۔ وہ اپنی حکومت چلاتا ہے۔ جس کا نتیجہ آلس ندرا کلہ کلیش ہی ہوتا ہے اور اگر ست اور تم کا زور کم ہوتا ہے تو رجوگن باگ ڈور سنبھال لیتا ہے۔ جس سے شریر میں اہنکار۔ نئے نئے کام کرنے کی ہمت۔ چستی چیرائی وغیرہ ظاہر ہوتے ہیں۔

ستوگن کا جس وقت بالا ہو دست ۔۔۔ رجوگن تموگن رہیں اس سے پست
رجس سے ستوگن تموگن دبے ۔۔۔ تمس سے رجوگن ستوگن گھٹے

دوہا۔ سب دوارن میں دیہہ کے جو پرکاشت گیان
تنہے بڑھیو ست گن تاں، ارجن ایہہ تو مان (۱۴ - ۱۱)

---

بھاوارتھ۔ جس وقت اس شریر کے سب دوارن میں یعنی انتہ کرن اور اندریوں میں گیان اور پرکاش ظاہر ہوتا ہے۔ تب ایسا جاننا چاہیئے کہ ستوگن کی بردھی ہو رہی ہے۔

(شرح) بھگوان بڑے سندر ڈھنگ سے ارجن پہ گنوں کے بھید کو کھول کر بیان کر رہے ہیں۔گن کتنے ہیں۔کیونکر نمودار ہوتے ہیں اور ان میں سے ہر ایک کا کیا کیا خاص کام ہے اور وہ کیونکر اپنے اپنے کاموں سے منش کو باندھتے ہیں اور اس شریر کے اندر کس طرح مل کر کام کرتے ہیں۔ان کے کاموں کا پھل علیحدہ علیحدہ کیا ہوتا ہے۔ یہ سب آپ ورنن کر چکے ہیں۔اب انہی گنوں کے پہچان کے ڈھنگ بتلاتے ہیں۔تاکہ جگیاسو سدا چوکس رہ کر اپنے شریر کو دیکھتا رہے اور جانے کہ اس وقت کون سا گن اس میں کام کر رہا ہے۔تاکہ شریر کی کسی بھی اچھی یا بُری دشا سے موہت ہو کر برباد نہ ہو۔ بلکہ ساکشی کا شاکشی بنا رہے۔ بھگوان نے کہا۔ ارجن۔ تو نت ہی اپنی دیہہ کا شاہد بنا رہ۔اس کی تبدیلیوں میں اپنے کو تبدیل ہوتا ہوا نہ مان۔کیونکہ ہو سکتا ہے کہ ایک وقت اس پر بہت اچھی حالت وارد ہو۔طبیعت میں سکون اور شانتی ہو۔ باتوں میں مٹھاس ہو۔کریا میں سو چھند تا اور شدھتا ہو۔من پالتو کتے کی طرح دُم ہلاتا ہو۔بُدھی دوربین کے شیشہ کی طرح علم کو زیادہ سے زیادہ پرگٹ کر رہی ہو۔ حتیٰ کہ شریر کے تمام دواروں سے پرسنتا خوشی گیان اور پرکاش پھوٹ رہا ہو۔تو تم اپنے سروپ کو بھول نہ جائیو اور شریر کی اس دشا پر بھول نہ جائیو۔کیونکہ یہ عارضی حالت ہے۔اس سے صرف یہی ظاہر ہوتا ہے کہ اس وقت شریر میں ستوگن بڑھا ہوا

ہے اور رجوگن اور تموگن دبے ہوئے ہیں۔ اے جگیا سوتم کو یہی سبق پکا کرنا ہے کہ تم شریر نہیں ہو۔ نہ ستھول نہ سوکشم نہ کارن شریر ہو۔ نہ تم پانچ کوش ہو۔ نہ تم دس اندریہ ہو۔ نہ تم انتہ کرن ہو۔ نہ تین اوستھا ہو۔ نہ تین گن ہو۔ نہ پانچ نت ہو۔ نہ پانچ تن ماترا ہو۔ نہ تم ایشور ہو نہ جیو ہو نہ سرو گیہ ہو نہ الپگیہ ہو بلکہ ان تمام اُپادھیوں سے رہت۔ محض محض اور صرف صرف ذات پر نور اور بحر سُرور ہو۔ تمہارے اندر نہ کلپنا تھی نہ ہے نہ ہوگی سدا نرو کلپ جوں کے توں اپنے آپ میں المست قائم رہو۔ اوم اوم۔ صرف اسی لئے بھگوان بار بار ارجن سے کہہ رہے ہیں۔ جو ان گن کرم دبھاگ کو جان جاتا ہے۔ وہ مجھی میں واصل ہوتا ہے۔ اس کا پھر جنم نہیں ہوتا۔ وہ مکت ہو جاتا ہے ؎

بدن ہے مکاں اور حواس اسکے در ۔۔۔ اگر در ہے روشن تو روشن ہے گھر
اگر گیان کا نور ہو ضو فشاں ۔۔۔ ستوگن کے غلبے کا ہے یہ نشاں

---

دوہا۔ بڑھت رجوگن ہے جہاں ۔ نرسنگ ایہہ رمیائی
لوبھ کرم اُوم اشم ۔ انھیں دیت پرگٹائی (12-14)

---

بھاوارتھ۔ اے ارجن۔ جب رجوگن بڑھتا ہے تو منش کے اندر لوبھ۔ پرورتی۔ سوارتھ یا سکام کرم۔ اشانتی اور وشے بھوگوں کی لالسا پیدا ہو جاتے ہیں۔

(شرح) اے ارجن جن پانچ مہا بھوتوں نے اس شریر کی رچنا کی ہے۔ انہی کے سوکشم انش سے ہی ان تینوں گنوں کی اُتپتی ہوئی۔ چونکہ یہ مہا بھوت سدا ایک رس نہیں رہتے۔ بلکہ ہمیشہ زیر تبدیل ہیں۔ اس لئے شریر اور گن بھی تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ ماتا پتا کے رج اور ویریہ سے ہی کہنی کو ایک خاص گن پردھا ن روپ سے پراپت ہوتا ہے۔ لیکن وہاں بھی گاہ بگاہ دوسرے گن اپنا اظہار کرتے رہتے ہیں بات ٹھیک ہے کہ ایک وقت میں

ایک ہی گن وشیش روپ سے ظاہر ہوتا ہے۔ ’یتھا راجا تتھا پرجا‘ کے انوسار جیسا جیسا گن شریر میں پردھان ہوتا ہے۔ اسی قسم کے لکشن بھی وہاں آموجود ہوتے ہیں۔ اسی سلسلے میں ایک اور بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ خواہ کسی بھی شرینی کا شریر ہو۔ اور اس میں کیسے بھی لکشن ہوں اور کوئی اس میں پردھان ہوں۔ گن کرم اور شریر یہ سب ایک ہی تھیلی کے چٹّے بٹّے ہیں۔ سب مہا بھوتوں کی رچنا اور بھوتوں کا کھیل ہے۔ بھوت ہی بھوتوں میں پرورت ہوئے ہیں۔ گن ہی گنوں میں برت رہے ہیں۔ سوپن سنسار کی مانند محض ایک تماشہ ہے جو حقیقی نہیں۔ ان کا داننده بینندہ اور روشن کنندہ ست ہے اور وہی اے ارجن تم ہو۔ تم شریر نہیں ہو۔ نہ ان کے رچیتا مہا بھوت ہو نہ تین گن ہو۔ تم ان کے جاننے اور پرکاش کرنے والے سوئم سِدھ آتما ہو۔

اے ارجن۔ جس طرح ستوگن کی بردھی میں شانتی۔ گیان۔ آنند اور پرسنتا شریر میں بھرپور ہوتے ہیں۔ اسی طرح اگر منش کے اندر لوبھ لالچ کی برتی زوروں پر ہو۔ وہ چاہے کہ تمام دُنیا کی دولت اپنے خزانہ میں جمع کر لوں۔ بس چلے تو دوسروں کی آنکھوں میں دھول ڈال کر ان کا دھن ہڑپ لوں۔ اس کے ساتھ نام پیدا کرنے کی خواہش آموجود ہو۔ تو اپنی شہرت کے لئے محل اٹاری مندر تالاب باولی وغیرہ بنوانے میں دھن کا خرچ کرے اپنے تمام کام سوارتھ بُدھی سے کرے۔ اس کا انت اتر پت من سدا ہی وشے واسناؤں کی اگنی میں جلتا رہے۔ کھانے کا شوق غالب ہو تو دن رات رنگا رنگ کے کھانوں سے ہی فرصت نہ ملے اور اگر پوشاک کا شوق ہو تو بڑھیا سے بڑھیا کپڑے اعلیٰ سے اعلےٰ درزی سے سلوا کر پہنے۔ شریر کو عطر وغیرہ سے سجاتا رہے۔ اور اپنے دل میں آپ کو بہت بڑا بارعب اور باوقار انسان جانے اور دوسروں سے عزت افزائی کی اُمید رکھے۔ راگ رنگ کا شوق غالب ہو تو ساری ساری رات اُستادان موسیقی میں گذار دے اور رونگ روپ دیکھنے کا خیال ہو آئے تو سینما تھیٹر کے مستقل پاس ہی

خریدکر کے رکھ لے۔ علیٰ ہذالقیاس جس طرح آندھی کے زور سے سوکھا پتا کہیں کا کہیں اُڑایا جاتا ہے۔ اسی طرح وشیوں کا غلام منش واسناؤں کی آندھی کے زور سے مارا مارا پھرتا ہے اور کبھی ترپتی نہیں پاتا ہے۔ اسی لئے وہ سداہی اشانت رہتا ہے۔ شانتی کے درشن اس کو سوپن میں بھی نہیں ہوتے۔ اے ارجن جہاں تم کو اس قسم کے لکشن دکھائی دیں۔ تم فوراً سمجھ لوکہ اس شریر میں رجوگن پردھان ہے۔ یہی اس گن کی سبھاؤ کریا ہے سے

رجوگن کا غلبہ ہو ارجن اگر
تو ہو جائیں حرص و ہوا زور پر
تمنا ہو جوشش ہو اور پیچ و تاب
رہے شوق کردار میں اضطراب

---

دوہا۔ ارجن جب ہی کرت ہے تمگن آئے پرکاس
آلس موہ اگیان تب۔ من میں کرت بلاس
(13-14)

---

بھاوارتھ۔ اے ارجن۔ تموگن کے بڑھنے پرانتہ کرن اور اندریوں میں اندھیرا۔ کرتویہ کرموں میں پرورتی نہ ہونا (لاپرواہی)، پرماد اور موہ کی برتیاں پیدا ہوتی ہیں۔

(شرح) اے ارجن۔ جس وقت ستوگن اور رجوگن دونو ہی دب جاتے ہیں اور تموگن منش شریر میں راج کرتا ہے۔ اس وقت انتہ کرن میں گیان روپی پرکاش اُدے نہیں ہوتا۔ اندریوں میں مریادہ نہیں ہوتی۔ اپنے فرض اور دھرم کے پورا کرنے میں پرورتی نہ ہوکر لاپرواہی ہوتی ہے۔ پرماد اور نیند ہر وقت غالب رہتے ہیں۔ آلس اور موہ یا آگیان بڑھ جاتا ہے ایسی دشا میں شریرابھمان بہت بڑھ جاتا ہے۔ خودغرضی زوروں پہ ہوتی ہے۔ اپنے ایک شریر کو عیش و آرام میسر ہو جادیں۔ باقی لوگوں کا خدا حافظ۔ جس طرح وہ لوگ جن کو شراب بھنگ

وغیرہ سیون کی عادت ہو جاتی ہے۔ ان کے بال بچے خواہ بھوکوں مریں۔ ان کا نشہ ضرور پورا ہونا چاہئے۔ انہی کیلئے کہا ہے سہ یون بھنگا سوؤں باگس + باقی جیون آپنے بھاگیں (پنجابی)۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ وہ خود تو بھنگ پی کر باغوں میں نیند کا آرام لیں۔ اور باقی کنبہ اپنی قسمت کے اوپر زندگی بسر کرے یہ تموگنی پرماد کا نمونہ ہے۔ ایک شخص کو شراب کی عادت ہو گئی تو وہ اپنی ماں سے کسی نہ کسی بہانے روپیہ اینٹھ کر نشہ کر لیتا تھا۔ جب کبھی ماں نے پیسہ دینے سے انکار کر دیا تو وہ اس بوڑھی ماں کو بُری طرح زدوکوب کرتا اور مار پیٹ کر روپیہ چھین کرلے جاتا۔ موہ کے بندھن میں منش اپنا دھرم بھی بھول جاتا ہے۔ کہاں ماں جنم داتا۔ اپنا تمام آرام بچے پر قربان کر کے پال پوس کر بڑا کرنیوالی ہر حال میں اپنے بچوں کا شبھ چاہنے والی۔ کہاں تو وہ پوجا کے یوگیہ ماں اور کہاں اس کو بچوں سے ہی مار پیٹ۔ یہ ہے تموگن کا تماشا۔ اسی طرح سے تموگنی پرشوں میں کھانے کی بھی مریادہ نہیں۔ جیسا کیسا بھوجن ملا۔ کھا گئے۔ خوب پیٹ بھر کر کھالیا۔ باسی۔ گلا سڑا۔ بھکشیہ ابھکشیہ کا کوئی وچار نہیں۔ سب سے پہلے اور سب سے زیادہ وہ خود کھائیں جو بچ جاوے وہ باقی گھر والے کھائیں۔ اچھے سے اچھے کپڑے پہن کر بھی ان کو سنبھال نہیں سکتے۔ مزاج میں چڑچڑا پن۔ نہ بزرگوں کی عزت نہ بچوں کی قدر اور پروا۔ جہاں تک اپنا عیش و آرام ٹھیک مل رہا ہے تو سب ٹھیک۔ ورنہ راکشس بُدھی ان کا بکرال سروپ پرگٹ کر دیتی ہے۔ جہاں اس طرح کی دشا موجود ہو۔ وہاں تموگن بڑھا ہوا جاننا چاہیئے۔ اسی آشئے سے بھگوان نے ارجن کو کہا سہ

تموگن جب انسان میں ہو زوور پر — تو ہو موہ غالب کور و کے بسر
اندھیرا طبیعت پہ چھا جائے گا — جو داس کو غافل بنا جائے گا

دوہا۔ جو ست گن کی برت میں تجے جیو نج دیہہ
سو گیانن کے لوک میں جائے کرے سو گیہہ (۱۴-۱۴)

---

بھاوارتھ۔ جب ستو گن کی دشا میں یہ جیو شریر تیاگ کرتا ہے تو وہ اوتم کرم کرنیوالے مل رہت سوچھ لوکوں کو پراپت ہوتا ہے۔

(شرح) اب تک بھگوان شری دل میں ست رج تم کے لکشن گن کرم اور پربھاؤ کا ودیچن کر رہے تھے۔ جس طرح یہ گن اپنے سوکشم پربھاؤ سے شریر کے اندر خاص خاص لکشن پیدا کر دیتے ہیں۔ مثلاً ستو گن سے گیان۔ ترپتی۔ شانتی اور پرسنتا پرگٹ ہوتی ہے اور رجوگن سے کام کرودھ لوبھ وغیرہ کی برتیاں اُتپن ہوتی ہیں۔ اسی طرح جو گن دیہہ پات یا مرتیو کے سمے شریر میں پردھان ہوتا ہے۔ وہ جیو کے لئے آئندہ شریر کی رچنا میں کافی حد تک ذمہ دار ہوتا ہے۔ جیو آتما موجودہ شریر جب ناکارہ ہو جاتا ہے یا اس میں وہ ضروری کارروائی جس کے لئے وہ رچا گیا تھا۔ پوری نہیں ہو سکتی تو اس کا تیاگ کر دیا جاتا ہے اور چونکہ واسنا ہی شریر کی رچنا کرتی ہے اور واسنا شریر کے اندر کام کرنیوالے گنوں کے انوسار ہی پرگٹ ہوتی ہے۔ اس لئے واجب ہے کہ پنر جنم کا شریر ہمارے ان گنوں کے انوسار ہو۔ جو بوقت نزع ہمارے جسم میں کارکناں تھے لہذا بھگوان اب یہ بھی ارجن پر واضح کر رہے ہیں کہ آواگون کے چکر پر ان گنوں کا پورا پورا اثر ہوتا ہے۔

انھوں نے کہا۔ ارجن۔ جو منش ستو گن کی دشا میں شریر چھوڑتا ہے جب کہ اس کے ہردیہ میں شانتی کا راج ہوتا ہے۔ انتہ کرن گیان کے پرکاش سے منور ہوتا ہے۔ پرسنتا کی یہ اوستھا کہ شریر کے ابھمان سے مکت ہی

ہوتا ہے۔ نہ لوبھ۔ نہ لالچ۔ نہ ایرشا۔ نہ دویش۔ نہ کلمہ کلیش۔ اسی اوستھا میں ایسی
کون سی واسنائیں ہیں جو منش کے خیال میں آسکتی ہیں۔ گیان اور شانتی آتما
پرماتما کا ہی خیال سب سے زیادہ غالب ہو سکتا ہے کیونکہ وہاں ایسی ویسی
خواہشات کا کام ہی کیا ہو سکتا ہے اس لئے ضروری ہے "انت متی سوگتی"
اس مقولہ کے مطابق اس کا نیا شریر گیانوان لوگوں کے گھر میں ہو۔ جہان
دھن دھان کی کمی نہ ہو۔ جہاں اوتم کرم کرنے والے ہوں۔ جہاں اس نئے پرانی
کے ستوگن انش میں اور بردھی ہو سکے۔ اس طرح منش اپنے پوروکے ابھیاس
سے ہی اپنے آیندہ جنم کو پرابت کرتا ہے اور اپنی قسمت کا خود معمار ثابت
ہوتا ہے۔ اسی لئے بھگوان کہتے ہیں ؎

ستوگن جو غالب ہو انساں پر  اسی حال میں موت آئے اگر
مکیں تن کا پائے پوتر مقام  وہ بدھوں کی دُنیا میں جائے مدام

---

دوہا۔ رج میں تجے پران جو کرم ونت گھر جائی
تمگن میں جو مرت ہے پشو مانجھ پہ گتائی (15-14)

---

بھاوارتھ۔ رجوگن کی بردھی والی اوستھا میں اگر دیہہ پات ہو تو جیو کرم
آسکت لوگوں میں پیدا ہوتا ہے۔ اور تموگن کی حالت میں مرنیوالا
پرش پشو آدی موڑھ یونیوں میں اُتپن ہوتا ہے۔
(شرح) اے ارجن مرتیو کال میں جن لوگوں کے شریر میں رجوگن بڑھا ہوا
ہوتا ہے ان کے دماغ پر اس وقت اپنے جیون کی ادھوری کارروائیوں
کے نقشے اور جو جو کام اس نے مکمل کئے ہیں ان کا خیال ضرور اثرانداز ہوتا
ہے۔ زندگی کے پلان سوچتا ہوا ہی وہ جیو اس شریر کو تیاگ کرتا ہے۔ اسلئے

جو نیا شریر تیار ہوگا وہ انہی کریاؤں کے انوسار شکتی والا اور اسی قسم کے لوگوں میں اُتپن ہوگا اور تموگن چونکہ موڑھ دشا کا نام ہے اور پشو آدی جونیاں سب موڑھ دشا میں رہتی ہیں۔ اس لئے ایسا پرانی جو تموگن میں شریر تیاگ کرتا ہے وہ نچلی جونیوں میں پرویش کر جاتا ہے۔ یہی قانون قدرت ہے۔

رجوگن میں انسان اگر جان دے
جنم اہلِ کردار میں آکے لے
تموگن میں مر کر جو نردوں میں آئے
درندوں پرندوں چرندوں میں آئے

---

دوہا۔ سکرت کرم تے ہوت ہے سانک پھل اتی سوچھ
رجگن کو پھل دُکھ ہے۔ تم اگیان پھل تچھ (۱۴- 16)

---

بھاوارتھ۔ ساتوک کرموں کا ساتوک اتھوا نرمل پھل ہوتا ہے۔ راجس کرم کا پھل دُکھ اور تامس کرم کا پھل اگیان کہا ہے۔

---

دوہا۔ لوبھ رجگن تے بھیو ست گن تے ہے گیان
تم گن سے دیا کلتا۔ موہ اور اگیان (۱۴ - 17)

---

بھاوارتھ۔ ستوگن سے گیان اُتپن ہوتا ہے۔ رجوگن سے لوبھ اُتپن ہوتا ہے اور تموگن سے پرماد موہ اور اگیان پیدا ہوتے ہیں۔

---

دوہا۔ سانتک ادھ نچے جات ہیں۔ راجس مدھیم لوگ
تامس جات ادھو گتن۔ پاوت بہو بدھ سوگ (۱۴ - 18)

بھاوارتھ۔ ستوگنی پرش اوپنچے لوکوں کو جاتے ہیں۔ رجوگنی مدھم لوکوں کو پراپت ہوتے ہیں اور تموگنی پرش ادھوگتی کو پراپت ہوتے ہیں۔

---

دوہا۔ گن ہی کو کرتار کر جانے گیانی کوئی
لکھے مو ہے گن سے پرے موہیں لین سو ہوئی (۱۴-۱۹)

---

بھاوارتھ۔ اے ارجن۔ جس سمے درشٹا پرش ساکھشی روپ سے ستھت ہوکر گنوں کو ہی گنوں میں برتتا دیکھتا ہے اور تینوں گنوں سے پرے مجھ سچدانند پرماتما کو جانتا ہے اس وقت وہ پرش میرے سروپ میں داخل ہوتا ہے۔

---

دوہا۔ دیہہ کرت جو تین گن۔ تن کو دے تیاگ
جنم مرت دُکھ تے چھٹے۔ رہے مکت میں پاگ (۱۴-۲۰)

---

بھاوارتھ۔ تتھا یہ پرش شریر کے کارن ان تینوں گنوں کو پار کر کے جنم جرا اور مرتیو آدی کے دُکھوں سے خلاصی پاکر پرمانند سروپ کو پراپت ہوتا ہے۔
(شرح سلوک ۱۶ تا ۲۰) بھگوان اب گنوں کے وویچن کا اُپسنگھار کر رہے ہیں۔ اسلئے خلاصہ کر کے پھر دُہرایا ہے کہ ساتوک کرموں کا پھل شدھ اور ستوگنی ہوتا ہے یعنی وہ گیان سکھ شانتی کی ایزادی میں مددگار ہوتے ہیں۔ منش کے جیون کو سکھی اور سوچھ بناتے ہیں۔ رجوگنی کرم کا نتیجہ دُکھ۔ تکلیف اور کشٹ ہی ہے۔ کیونکہ انکی پریرنا کام کرودھ اور لوبھ سے ہوتی ہے جو رجوگن کی پیداوار ہے۔ جیسا بیج ہوتا ہے ویسا ہی پھل ہوتا ہے۔ جیسا اَن کھایا جاتا ہے ویسا ہی من یا انتہ کرن ہوتا ہے۔ جیسا انتہ کرن ہوتا ہے ویسے ہی وچار ہوتے ہیں۔ انہی کے انوسار شریر کی

رچنا ہوتی ہے اور پھر شریر سے ویسے ہی کرم ہوتے ہیں اور ضروری ہے کہ ان کرموں کا نتیجہ ویسا ہی ہو جیسا کہ ہم نے اُن کھایا تھا۔ اسی لئے جہاں بیج شدھ اور ساتوک ہے پھل بھی شدھ اور کلیان مئی ہوگا۔ جہاں بیج راجس اور کام کرودھ سے سنا ہوا ہے وہاں اس کا پھل بھی ویسا تیز کوڑ کشٹ دینے والا ہوگا اور یدی تمو گنی کرم ہوں گے جو نیک و بد کا خیال نہ کر کے انجام کو نہ سوچ کر کئے جاویں گے۔ وہ اگیان۔ موڑھتا پیدا کریں گے۔

اتنا کہہ کر پھر بھگوان بولے ارجن۔ ستو گن سے گیان بڑھتا ہے۔ رجو گن سے لوبھ بڑھتا ہے اور تمو گن سے وکھشپ موہ اور اگیان بڑھتے ہیں۔ دراصل گیان اور ستو گن ایک ہی شے کے دو نام ہیں۔ جس پرش میں گیان بڑھتا جاتا ہے وہ زیادہ ستو گنی ہوتا جاتا ہے۔ جو ستو گنی ہے وہی گیانی ہے۔ اسی طرح لوبھ کرودھ اور کام رجو گن کا کاریہ رجو گن سروپ ہی ہیں۔ جہاں رجو گن ہوگا وہاں یہ تینوں ہوں گے۔ لوبھ کے اندر ہی کام کرودھ کو آپ سمجھ لیں۔ کیونکہ لوبھی کی ترشنا کی حد نہیں ہوتی اور کام اس کو نت ستاتا ہے۔ اور جب کامنا پوری نہیں ہوتی تو کرودھ بھی آکر حاضر ہوتا ہے۔ اس لئے جہاں ان میں ایک بھائی جاتا ہے وہاں باقی کے دو بھی جاکر موجود ہو جاتے ہیں۔ گویا ایک ہی وستو کی تین علٰحدہ علٰحدہ شکلیں ہوں۔ اس لئے رجو گن سے لوبھ کی اُتپتی کہی گئی ہے۔ تمو گن کا سروپ ہی ہے اگیان۔ موہ۔ موڑھتا۔ پرماد۔ وپاکلتا وغیرہ۔ اسی واسطے تمو گن سے اگیان موہ اور وپاکلتا اُتپن ہوتی ہے۔ ایسا کہا جاتا ہے۔ یہ سب لکشن گنوں کے اندر موجود ہیں۔ کہیں باہر سے پیدا نہیں ہوتے۔ یہی گن ہی شریر کی رچنا کرتے ہیں اور تمام رگ اس کے اندر کاریہ کرتے رہتے ہیں۔ ان کے لکشن کہیں باہر سے آکر شریر میں پرویش نہیں کرتے۔ بلکہ پہلے ہی وہاں موجود ہوتے ہیں اور موقعہ پہ ظاہر ہو جاتے ہیں۔

اے ارجن۔ جس پر کا پدارتھوں میں بھی تین شرنیاں ہوتی ہیں۔ اوتم۔ مدھم اور کنشٹ۔ اسی طرح یہ گن بھی تین پرکار کے اوتم مدھم اور کنشٹ ہیں۔ ستوگن اوتم ہے رجوگن مدھم ہے اور تموگن کنشٹ ہے۔ ویسے اپنی اپنی جگہ سب ضروری ہیں۔ اور ان کی یہ تقسیم محض ذہنی اور فرضی ہے۔ لیکن جزوی طور پر ان کے پھل پر وچار کر کے ان کی وبھاگ کلپنا کی گئی ہے۔ ساتوک پرش اونچے لوکوں کو جاتے ہیں۔ راجس مدھم اور تامس ادھوگتی کو۔ درحقیقت اس کا مطلب یہ ہے کہ جہاں ستوگن کی بردھی ہوتی ہے۔ وہاں انتہ کرن بہت شفاف شدھ اور سوکشم ہوتا ہے اور وہ منش روپ میں دیوتا ہوتا ہے۔ رجوگن کی حالت میں عام انسانوں کی سی دشا ہے کبھی خوش کبھی ناراض کبھی کرودھ کا آدیش ہے تو کبھی کام تنگ کرتا ہے اور کبھی لوبھ کے جنگل میں مجبوری ہو رہی ہے۔ اگر ستوگنی کی زندگی سورگ یا دیو لوک سے مشابہت کھاتی ہے تو رجوگنی صرف مات لوک میں رہتا ہے اور دکھ سکھ سہتا ہے تموگنی کا انتہ کرن پرماد اور موہ سے ڈھکا ہوا موڑھ ہوتا ہے۔ اس لئے وہ منش شکل میں پشو سمان ہی ہے۔ اس واسطے وہ ادھوگنی کو پراپت ہوا کہا گیا ہے۔

اس ترگن متی رچنا کی جانچ کرنے کے بعد جب کوئی جگیا سو پرش اپنے آپ کو شریر سے الگ نیارہ جانتا ہے اور یہ اچھی طرح سمجھ لیتا ہے کہ شریروں کے اندر پانچ مہا بھوت ہی اپنے گنوں میں برت رہے ہیں۔ یہ ساری بھوتک رچنا بھوتوں کا کھیل ماتر ہے۔ یا گن گنوں میں برت رہے ہیں۔ ساکشی چدا کاش سچدانند پرماتما ان سے پرے نیارہ اکرتا ابھوگتا اسنگ ہے اور وہی میں ہوں۔ ایسا نشچہ کرتا ہے۔ وہ یقیناً ہی میرے سروپ میں واصل ہوتا ہے۔ بھگوان کے سروپ میں واصل ہونا کوئی اس قسم کا فعل نہیں۔ جس طرح دریا سمندر میں داخل ہوتا ہے۔ یا ایک شے دوسری بڑی شے کے اندر سما جاتی ہے۔ بلکہ خیال کے اندر ہی جو جدائی ہوئی تھی جس سے دویت

کھڑا ہو گیا تھا۔ جس غلط فہمی کی وجہ سے اپنے کو تچھ جیو اور اپنے سے بھن پرماتما کو سمجھا تھا اس غلط فہمی کا دُور ہو جانا ہی آتما پرماتما کی ایکتا سِدھ کر کے پرماتما کے سروپ میں لین ہونا ہے۔ شریر کے ناش سے تو سب ہی برہم لین ہو جاتے ہیں۔ لیکن شریر کے ہوتے ہوئے صرف وہی اس دشا کو پراپت ہوتے ہیں جو اس سرالہی کو افشا کر پاتے ہیں۔ اپنے سروپ کو جان کر اس میں نشٹھا حاصل کرتے ہیں۔ انہی کی طرف اشارہ کر کے بھگوان نے ارجن سے کہا کہ جو ان گنوں کو ہی کرتا جان لیتے ہیں اور مجھے ان سے پرے اکرتا سمجھتے ہیں۔ وہی مجھے حاصل کرتے ہیں۔

اب سارے اُپدیش کا ماحصل بیان کرتے ہیں۔ اے ارجن۔ تو نے دیکھ لیا کہ یہ تین گن اس شریر کے اندر کس طرح کارکنان ہیں۔ انہی نے اس کی رچنا کی ہے۔ انہی سے یہ قائم ہے اور انہی سے اس کا ناش بھی ہو جائے گا۔ تو یہ شریر نہیں ہے۔ تُو تو شریر کا درشٹا ساکھشی آتما چدا کاش سروپ ہے۔ تیرا ان گنوں سے ان کی رچنا (شریر سنسار) سے کوئی لگاؤ نہیں تو ان سے نیارہ ست سروپ ہے۔ یہ وکاری ہیں تو نروکار ہے یہ آدانت والے ہیں تو انادی انت ہے تو ست ہے یہ تیرا سایہ است اور متھیا ہیں۔ اس لئے تو ان سے الگ ہو جا۔ اپنا ابھمان ان میں نہ کر۔ نہ شریر کو اپنا نہ شریر کے کاموں کو۔ یہ دُکھ سکھ۔ یہ بھوک پیاس۔ یہ جنم مرن اس شریر کے دھرم ہیں تیرے نہیں۔ جو نہی تو شریر ابھمان سے رہت ہو گا۔ جنم مرن آدی دوندوں سے آزاد ہو گا اور ہر پرکار کے بندھنوں سے مکت ہو کر جیون مکتی کا آنند لابھ کریگا۔ بھگوان نے پھر کہا ؎

| | |
|---|---|
| جو کرتا ہے انساں ستوگن عمل | تو پاتا ہے پاکیزہ اور نیک پھل |
| رجوگن عمل سے ملے ہیچ د تاب | تموگن عمل میں جہالت کا باب |
| ستوگن سے عرفاں کا پیدا ہو نور | رجوگن سے حرص و ہوا کا ظہور |

تموگن سے دھوکا بھی غفلت بھی ہو | طبیعت پہ غالب جہالت بھی ہو
ستوگن سے جائیں سوئے آسماں | رجوگن سے لٹکے رہیں درمیاں
تموگن کا گن ہے جو سب سے رذیل | یہ پستی میں ڈالے یہ کردے ذلیل
جو اہلِ بصیرت ہیں اہلِ نظر | گنوں کو سمجھتے ہیں جو کارگر
مجھے مانتے ہیں گنوں سے بلند | تو واصل مجھی سے ہوں وہ ارجمند
بدن کا ہے تینوں گنوں پر مدار | مکینِ بدن گر کرے ان کو پار
وہ چکھتا ہے امرت وہ پاتا ہے امرت | نہ جینا نہ مرنا۔ نہ پیری نہ دُکھ

---

دوہا۔ جن لنگھے ہیں تین گن۔ تا کے لچھن کون
تاں کو کیسے آچرن۔ موسوں کہئے جَون (14 - 21)

---

بھاوارتھ۔ ارجن نے پوچھا۔ بھگوان ان تین گنوں سے اتیت پُرش کن گنوں سے یکت ہوتا ہے اور اس کا آچرن کیسا ہوتا ہے۔ اور گنوں سے اتیت کیونکر ہوا جاتا ہے۔

(شرح) پرکرتی کے تین گنوں کے متعلق بھگوان کا یہ وچن سن کر ارجن کو سخت حیرت ہوئی اور اس نے جاننا چاہا کہ منش کیونکر گنوں کی حد سے اوپر اُٹھ جاتا ہے اور وہ لوگ جو گنوں کو لانگھ جاتے ہیں۔ جن کو گناتیت کہا گیا ہے۔ ان کی نشانیاں کیا کیا ہیں۔ جن سے ان کی پہچان ہو سکے اور جیون بھر وہ کیونکر برتاؤ کرتے ہیں۔ اُن کا آچرن کس پرکار کا ہوتا ہے۔ اسی لئے انھوں نے بھگوان سے پرارتھنا کی۔ ہے ترلوکی ناتھ۔ جگت پتے۔ آپ سوئم ان تینوں گنوں سے پرے ہیں میری جانکاری کے لئے براہِ کرم گناتیت پرشوں کے لکشن اور آچرن تو درنن

کریں۔ آپ کے امرت جیسے سمان پاون وچنوں کو سن کر میری ترپتی نہیں ہوتی۔ نیز یہ بھی بتلانے کی کرپا کریں۔ یہ گناتیت اوستھا کیونکر پراپت ہوتی ہے۔ دوسرے ادھیائے کا ستھت پرگیہ۔ بارہویں کا بھگت اور چودھویں کا گناتیت پرش بھگوت گیتا کے مطابق آدرش پرش ہیں۔ جو جس مزاج کا انسان کسی ایک راستے سے چلے گا وہ ان میں کسی ایک کو لکش کر کے اس اوستھا تک جا پہنچے گا۔ یہی معراج ہے۔ ارجن نے کہا ؎

پھر ارجن نے پوچھا کہ اے کردگار — وہ انسان جو تینوں گنوں سے ہو پار
چلن کیا ہے اس کا علامات کیا — وہ تینوں گنوں سے ہو کیونکر رہا

---

دوہا۔ گیان کرم اور موہ کو جانے ہردیہ ماہیں
دویش کرے نہ پائے کر ہیں پائے چھہے ناہیں (14-22)

---

بھاوارتھ۔ اے ارجن۔ جو پرش گیان (پرکاش)۔ پرورتی (کرم) اور موہ کی پرورتی میں دویش نہیں کرتا اور نورت ہونے پر ان کی اچھا نہیں کرتا۔

---

دوہا۔ اُداسین بیٹھا رہے۔ سکھ دُکھ چپل نہ ہوئی
گن سب کارج کرت ہیں۔ ایوں جانے جو کوئی (14-23)

---

بھاوارتھ۔ جو ساکشی بھاؤ میں ستھت رہ کر گنوں سے چلائیمان نہیں ہوتا۔ اور گن ہی گنوں میں برت رہے ہیں۔ اس بھاونا سے نج سروپ میں ایکی بھاؤ سے ستھت رہتا ہے۔

دوہا۔ دُکھ سکھ کو سم کر گنے۔ کنچن مائی بھائے
پر یہ اپریہ کو تل گنے۔ استت نندا اک را ئے (24 - 14)
تل مان اپمان اور متر ستر سم جا ہیں
سب آر نبھن کو تجے گنا تیت لکھو تا ہیں (25 - 14)

---

بھاوارتھ۔ جو دُکھ اور سکھ کو سمان سمجھنے والا ہے۔ مٹی پتھر اور سونے میں سم بھاو والا ہے۔ جو پریہ اپریہ کو برابر جانتا ہے اور اپنی نندا استت میں بھی سمان بھاو والا ہے۔ تتھا جو مان اور اپمان میں سم ہے متر اور ویری کے پکش میں بھی سم ہے سمپورن کاریوں میں کرتا پن سے رہت ہے وہی پرش گنا تیت کہا جاتا ہے۔

(شرح) بھگوان شری کرشن اب اس پرش کے لکشن بتانے جا رہے ہیں۔ جس نے گنوں کی حد کو پار کر لیا ہے جو اپنے آپ کو گنون کے اثر سے مبرّا جانتا ہے جس کو گیتا نے گنا تیت کا خطاب دیا ہے۔ پرکرتی کے ان تین گنوں کو پرکاش کرتے ہوئے۔ دیکھتے ہوئے جانتے ہوئے وہ اپنے کو ان سے الگ تھلگ جانتا اور پہچانتا ہے۔ جس کے وویک کا سورج نصف النہار پر روشن ہے۔ جس کی بُدھی ستھر اور اڈول ہے۔ جس کا ویراگ تر تیبر ہے۔ جس کا دچار بہت پختہ ہے جس نے یہ نشچہ پکا کر لیا ہے کہ وہ شریر نہیں ہے۔ آتم وستو ہے جو آد' انت' مدھ سے رہت ہے۔ جو نت ایک اکھنڈ اور سناتن ہے۔ جو جلنے گلنے سڑنے کٹنے اور مرنے سے بالا تر ہے۔ آتم نیشٹھی پرش ہی گنا تیت ہو سکتا ہے دوسرا نہیں بھگوان نے کہا۔ اے ارجن۔ تم سوال کرنا خوب جانتے ہو۔ تم نے بہت اچھا پرشن کیا ہے۔ ہمیں تمہارے اس پوچھنے میں بہت آنند آتا ہے۔ کیونکہ اے دوست ایک

طرح سے تم نے یہ سوال ہماری ذات کے متعلق کر دیا ہے۔ کیونکہ ہم نے ہی تو یہ کہا تھا جو منش ان گنوں کی حد سے لانگھ جاتا ہے وہ میرے سروپ سے واصل ہوتا ہے اس لئے دراصل گنوں سے پرے اک میں ہی ہوں اور دوسرا کوئی نہیں۔ گنوں کی حد کے اندر ہی ساری سرشٹی اور اس کے پدارتھ بلکہ کرم دوندوں کے موجود ہیں۔ گنوں کے اندر میں ہی انیک روپوں میں تماشا۔ تماشا بیں اور تماشا گر ہوتا ہوں اور گنوں سے باہر کیول میں آتم سروپ سے موجود ہوتا ہوں۔ جہاں بانی کی گم نہیں۔ کیول کیولی بھاؤ ہے میں تو یہ وہ وہاں کچھ بھی نہیں۔ خود پرکرتی بلکہ تین گنوں کے وہاں بے نام و نشان ہوتے ہیں۔ اب میں تم کو گیا تیت پرش کے للشن سناتا ہوں سنو اے پیارے۔ مانو محض شریر ماتر نہیں۔ اس میں شک نہیں کہ منش کا ظاہری طور پر ایک شریر ہی دکھائی دیتا ہے اور شریر کے علاوہ کچھ دکھائی نہیں دیتا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ شریر بمانند ایک کل یا مشین کے ہیں جو اپنے آپ نہیں چلتی بلکہ چلائی جاتی ہے اور اس کا چالک اس کی رگ رگ میں سمایا ہوا ہے۔ وہ ہردیہ میں آرام کرتا ہے۔ دماغ میں جلوہ افروز ہوکر جاگرت میں کارکنان ہوتا ہے۔ گلے میں رہ کر وہ سوپن سنسار رچتا ہے۔ جاگرت ہو یا سوپن یا سوشپتی وہ ان تینوں کا گیاتا اور درشٹا ان سے نیارہ ہوتا ہے۔ ہونا اور جاننا اس کے ذاتی خواص ہیں اور جہاں یہ دونوں ست اور چت مل جاتے ہیں۔ وہاں تیسرا خاصہ ذاتی آنند آموجود ہوتا ہے۔ اس طرح سے ظاہری شاریرک ڈھانچے کے اندر ست چت آنند روپ ستا دیا یک روپ میں ودیمان ہے اور وہی ہمارا آتما ہے۔ وہ ہم ہیں۔ لہذا منش میں دو اشیا ہیں۔ ایک روح دوسرا جسم۔

اے پانڈو۔ روح یا آتما سوکشم نرآکار نرو کار اور نرلیپ ہے۔ لیکن جسم بھوتوں کا ایک مرکب نسخہ ہے۔ پرکرتی کے نیم انوسار یہ پرگٹ ہوتا ہے اور انہی نیموں کے

الوسار قائم رہ کر لیلا کرتا ہے اور بالآخر اپنے کارن بھوتوں میں لے ہو جاتا ہے۔ جب تک موجود رہتا ہے۔ پرکرتی کے گن ست۔ رج۔ تم۔ اس کے اندر باری باری کارکناں رہتے ہیں۔ جس سے وقتاً فوقتاً اس کی اوستھا ستھتی کاریہ بھن بھن روپ سے بھاست ہوتے ہیں۔ جیسا کہ پہلے میں کہہ چکا ہوں۔ ستوگن کے زیر اثر گیان اور پرکاش رجوگن کا پھل پرورتی کام وغیرہ اور تموگن سے موہ اور آگیان ظاہر ہوتے ہیں۔ جس سے شریر کے اندر مان اپمان دُکھ سکھ دھرم ادھرم آدی کی برتیاں اُٹھتی رہتی ہیں۔ جس پرش کو شریر اور آتما میں وویک نہیں ہوا۔ وہ اپنے کو صرف شریر ماتر ہی جانتا ہے۔ اس لئے وہ تو ان برتیوں کے ساتھ ایکی بھاؤ کو پراپت کر کے دُکھی سکھی ہوتا ہے اور ان سے چھٹکارا پانے کا یتن کرتا ہے۔ جیون پرینت نشچل اور شانت نہیں ہو سکتا۔ لیکن اس کے برعکس وویکی پرش اپنے آپ کو آتما مانتا ہے اور شریر کو اپنے سے بھن جانتا ہے۔ وہ شریر کے اندر گنوں کی پرورتی کو دیکھ کر ان سے اوبتا نہیں۔ ان کے کاریوں کو بطور تماشا دیکھتا ہے لیکن ان سے متنفر نہیں ہوتا۔ یا ان سے دُور بھاگ جانا نہیں چاہتا اور اگر کسی وقت من چاہے گن کا پربھاؤ پرگٹ نہیں ہوتا تو اس کی اچھا بھی نہیں کرتا۔ مطلب یہ کہ اس کو گنوں میں نہ راگ ہے نہ دویش۔ وہ درشٹا محض رہ کر اپنے شریر کی سو بھاوک کارروائی کو دیکھتا رہتا ہے۔ اس لئے وہ نشچل نشچیشٹ اور شانت رہتا ہے۔

اے ارجن۔ ایسا پرش درشٹا بھاؤ کو گرہن کر کے اور آتم وچار کے ذریعہ یہ انوبھو کر لیتا ہے کہ شریر بھوتوں کا کاریہ ہے۔ ان بھوتوں میں پرکرتی کے تین گن ہی پرورت ہو رہے ہیں اور بھوت سوئم پرکرتی کا کاریہ ہیں۔ اس لئے بھوت اور گن ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہیں۔ ان کے

آپس کے بیوہار سے ہی جگ رچنا کا کاریہ ہوتا ہے۔ تمام شریروں کے
کاریہ سوبھاوک گنوں کے آسرے ہو رہے ہیں۔ نیک طبع انسانوں سے
نیک کام ہوتے ہیں۔ بدطینت برائی کرنے پر مجبور ہیں۔ جاہل لوگ اپنی
جہالت کا مظاہرہ کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ اپنے ایک ہی شریر میں کسی وقت
بڑی اچھی سکھدائیک برتیاں اُٹھتی ہیں۔ کسی وقت راگ دویش اور کرودھتا
اور بدلہ لینے کی بھاونائیں اُٹھتی ہیں۔ کسی وقت اسن موہ پرماد اور
موڑھتا کی دشا آوارد ہوتی ہے۔ جس طرح دُکھ کوئی نہیں چاہتا۔ لیکن
دُکھ آجاتا ہے۔ اسی طرح بغیر وساطت ارادہ یہ دشائیں آتی اور جاتی
رہتی ہیں۔ ان کو دیکھ کر دیکی جانتا ہے کہ ان کے ساتھ اس کا کوئی سمبندھ
نہیں۔ ندی کا جل میلا ہے یا صاف ہے۔ کھڑا ہے یا تیز بہاؤ والا ہے ہمیں
اس سے کیا غرض۔ ہم تو کنارے پر کھڑے ہو کر اس کی بہار کا لطف
لے رہے ہیں۔ یہ جان کر کہ پرکرتی کے گن ہی گنوں میں برت رہے ہیں۔ ستا
سامانیہ میں ان کی مطلق کوئی حقیقی ہستی ہی نہیں۔ شریر کے وکاروں سے
بےلوث رہتا ہے۔ جس طرح سمندر کے جل کے اندر انیک ترنگ اور
بُدبُدے اُٹھتے اور بیٹھتے رہتے ہیں۔ لیکن وہ سب جل کا ولاس ماتر ہی ہے
کوئی کاریہ وشیش نہیں۔ اسی طرح شریروں کی چیشٹا چیتن روپی سمندر
کے جل میں ترنگوں اور بلبلوں کا ولاس ماتر ہے۔ جس کو بادرائن رشی نے "لوک
لیلاوت کیولیم" کے سوتر میں بیان کیا ہے۔ یہ سنسار کیول کی لیلا ماتر ہے۔ جس
طرح مٹی کے تمام برتن مٹی ہی کا کھیل ہے۔ اسی طرح سارے اجسام اور ان
کے کام محض کھیل ہیں۔ اس سے زائد کچھ نہیں۔ اس گیان سے منش کسی بھی
حالت میں چلائمان نہیں ہوتا اور سدا اپنے آتم سروپ میں ایکی بھاؤ سے

قائم رہتا ہے۔

اے ارجن۔ گنا تیت پرش سب سے پہلے گنوں میں راگ دویش سے رہت ہو جاتا ہے اور اس کے بعد وہ اپنے نشچل سوبھاؤ میں قائم ہو جاتا ہے۔ اپنا درشٹا ساکھشی بھاؤ بنائے رکھتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس کی بدھی ستھر اور اڈول ہو جاتی ہے۔ گنوں کی پرورتی سے شریر میں دکھ سکھ بیماری صحت بھوک پیاس گرمی سردی مان اپمان وغیرہ جب جب پرگٹ ہوتے ہیں۔ وہ ان کو نہ اپنا کر ان سے نیارہ اور نرلیپ رہتا ہے دکھی سکھی نہیں ہوتا۔ بلکہ دکھ سکھ کی سمان اوستھا میں اڈول قائم رہتا ہے۔ اس کی صرافی نظر یا پارمارتھک درشٹی اس آتم درشی کو ادویت درشن کرا دیتی ہے۔ جب وہ "ایشا واسیم سروم" سب کچھ میں ایشور واس کرتے ہیں۔ ایسا انوبھو کرتا ہے اور اپنے آپ کو شریر سے پرتھک علیحدہ ساکشی جانتا ہے۔ اس کی لوبھ کی ورتی کا سروتھا ناش ہو جاتا ہے۔ شریر یاترا اور تھوہی بیوہار میں پرورت ہوتا ہے۔ وہ نہ سونا مٹی اور پتھر کو ایک برابر جانتا ہے۔ یہ نہیں کہ سونا چاندی دیکھ کر اس کے منہ میں پانی بھر آوے۔ بلکہ جس طرح مٹی اور پتھر کو دیکھ کر آدمی لوبھ اور لالچ سے رہت اُداسین رہتا ہے۔ اسی طرح گنا تیت سونا چاندی آدی دروبیہ دیکھ کر ڈولتا نہیں بلکہ اُداسین رہتا ہے۔ سونا آدی حاصل کر کے خوش نہیں ہوتا۔ اور اگر نقصان ہو جاوے تو دکھی نہیں ہوتا۔ دونوں اوستھا میں سم رہتا ہے۔ اسی طرح مرغوب اور نامرغوب اشیا کی پراپتی میں بھی وہ یکساں حال رہتا ہے۔ کیونکہ اس کو سبھی اشیا ایک جیسی ہیں۔ کیا پریہ کیا اپریہ۔ اس کی پری بھاشا میں اس قسم کا بھید موجود نہیں رہتا۔ وہ سب جگہ سب اشیا میں

ہر وقت ایک ہی ست وستو کا درشن کرتا ہے۔ وہاں پر یہ اپریہ کی تقسیم کیونکر ہو سکتی ہے۔ وہ جانتا ہے کہ سنسار کا سارا ویوہار صرف شبد باتر ہے۔ اگر اس دُنیا سے شبد کو حذف کر دیا جاوے تو غور کریں کس قدر شانتی ہو جاویگی۔ ہر قسم کا شور وغل شانت ہو جائیگا۔ سوائے انسان کے باقی ساری کائنات میں شبد بہت کم ہوتا ہے۔ اسی واسطے ان کی دُنیا میں شانتی زیادہ ہے شور وغل کم ہے۔ ساری کارروائی انسانی صرف آواز سے سرانجام پا رہی ہے۔ استتی اور نندا محض آواز ہے اور آواز آکاش کا گن ہے۔ آکاش خلا کو کہتے ہیں۔ اسلئے تمام صدا محض خالی ہے جس کا کچھ مطلب نہیں۔ اس سمجھ سے گناتیت پرش جہاں پریہ اپریہ کو برابر جانتا ہے وہاں استت اور نندا کو بے معنی آواز جان کر یکساں حال رہتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ بھی انوبھو اس کو پراپت ہے کہ وہ شریر نہیں ہے۔ نندا اُستتی دونو شریر کی ہوتی ہیں۔ شریر دراصل وکاری دوش یکت اور ناشوان ہے۔ اس لئے اگر اس کی نندا کی جائے تو ٹھیک ہی ہے اور آتما نروکار اور ناشی دوش سے رہت ہے۔ اس لئے اس کی نندا اُستتی بنتی نہیں۔ لہذا وہ استتی اور نندا دونو حالتوں میں برابر رہتا ہے۔ نندا کرنیوالوں پر کرودھ نہیں کرتا اور استت کرنیوالوں پر خوش نہیں ہوتا۔ سب کے ساتھ یکساں سلوک کرتا ہے کیونکہ وہ سب میں اپنے آتم دیوہی کو دیکھتا ہے۔ دوسرا اُس کی درشٹی میں رہا ہی نہیں۔ جس پر وہ کرودھ کرے۔ اس کا نہ کوئی شترو ہے نہ متر ہے۔ وہ اس قسم کا بھید نہیں رکھتا۔ لیکن دوسرے جو اپنے من میں اس کے ساتھ متر تا اور شترو تا کا بھاؤ رکھتے ہوں ان دونو کے برکار لوگوں سے اس کا برتاؤ ایک جیسا ہوتا ہے۔ جس طرح نندا استت میں وہ سم رہتا ہے اسی طرح وہ مان اپمان میں چلایمان نہیں ہوتا کیونکہ مان اپمان بھی شریر کا ہوتا ہے۔ آتما کا نہیں ہوتا اور وہ آتما ہے شریر نہیں۔ اسلئے وہ شریر کے مان اپمان سے اپنے کو مانی یا اپ مانت نہیں سمجھتا اور یکساں قائم رہتا ہے اور مان اپمان کرنیوالوں

کے ساتھ ایک جیسا برتاؤ کرتا ہے۔ ان کے اندر بدلہ یا انتقام کا جذبہ بالکل نہیں ہوتا۔ وہ سب کا بھلا چاہتے ہیں اور سب سے پریم کرتے ہیں۔ سب سے دمرتا سے برتاؤ کرتے ہیں۔ اپنے کو آتما جان کر بھی سب سے نیچا سب کا داس ہی مانتے ہیں۔ کسی پرکار کا جھوٹا اہنکار ان کے آچرن سے پرکٹ نہیں ہوتا۔ اہم برہم اسمی روپی شدھ اہنکار کو وہ اپناتے ہیں اور سدا اپنی مہما میں قائم رہتے ہیں۔ اپنے نج سروپ میں وہ کوئی کریا نہیں دیکھتے اور نہ کرم کا بھرم ہی ان کو ہوتا ہے۔ اس لئے وہ کرتاپن کی اُپادھی سے فارغ ہمیشہ نشکریہ سروپ میں براجتے ہیں۔ ان کے شریر سے ساری کریا سوبھاوک ہوتی رہتی ہیں۔ لیکن وہ ان میں کرتاپن کا ابھمان نہیں کرتے۔ وہ صرف پرمیشور کو ہی کرتا مانتے ہیں۔ یا حقیقت کی رو سے یہی جانتے ہیں کہ کچھ ہوا ہی نہیں۔ نہ کچھ ہو رہا ہے نہ ہوگا۔ کرم کوئی شے ہی نہیں۔ جیسے ہمار اشواس پرشواس کوئی کرم ہی نہیں اسی طرح باقی کاریہ بھی کرم نہیں۔ جب کرم ہی ثابت نہیں ہوتا تو اس کا کرتا کہاں سے آئیگا۔ اسی طرح گناتیت پرش سونا مٹی پریہ اپریہ استت نندا مان اپمان متر شترو ہرش شوک اتیادی تمام وندوں سے نیالہ اسنگ نشنک اور نردوند وچرتا ہے۔ جس میں مندرجہ لکشن دکھائی دیں۔ اے ارجن تم اس کو گناتیت جان لینا۔

گورو تیغ بہادر صاحب نے بھی اسی آشئے کو پرگٹ کرتے ہوئے یوں فرمایا ہے

دوہا۔ سکھ دکھ جیہ پرسے نہیں۔ لوبھ موہ ابھمان
کہو نانک سن رے منا۔ سو مورت بھگوان
استتی نندا ناہیں جیہیں۔ کنچن لوہ سمان
کہو نانک سن رے منا۔ مکت ناہی تے جان
ہرش شوک جاکے نہیں۔ بیری میت سمان
کہو نانک سُن رے منا۔ مکت تاہی تے جان

دیگر -

دوہا۔ سکھ دُکھ دونو سم کر جانے اور مان اپمانا
ہرش شوک سے رہے اتیتا تن جگ تتو پچھانا
استت نندا دوؤ تیاگے۔ کھوجے پد نربانا
جن نانک ایہ کھیل کٹھن ہے۔ کنہوں گورمکھ جانا

خواجہ دل محمد دل نے ان شلوکوں کا ترجمہ یوں کیا ہے ۔

سن ارجن ستوگن سے حاصل ہو نور — رجوگن سے قوت تمس سے فتور
ہے کامل جسے ان کی چاہت نہیں — جو ہوں تو اُسے ان سے نفرت نہیں
جو انساں گنوں سے رہے بے غرض — نہ بے کل ہو ان سے نہ رکھے غرض
سمجھے کہ کرتے ہیں گن ہی یہ کام — رہے پر سکوں خود میں قائم مدام
جو سکھ دُکھ میں یکساں جو ہے مستقل — برابر جسے زر ہو مٹی کہ سِل
مساوی پسندیدہ و ناپسند — ہو تحسین و نفرت وہ سب سے بلند
نہ ذلت کی پرواہ نہ عزت کی بھوک — کرے دوست دشمن سے یکساں سلوک
غرض تیاگ دے جو یہ سب کاروبار — سمجھ لو گنوں سے وہ ہوتا ہے پار

---

دوہا۔ موکو درڑھ بھگتی سیوں سیوے چت کے چائے
سو گن تینوں کو لنگھے۔ رہے پرم گت پائے (14-26)

---

بھاوارتھ۔ جو پرش اننیہ بھگتی یوگ سے سدا مجھ کو بھجتا ہے وہ ان تینوں گنوں کو اچھی طرح پار کر کے سچدانند پار برہم سے واصل ہونے کے قابل ہوتا ہے۔

(شرح) ارجن نے گناتیت کے لکشن جاننے کے ساتھ ہی یہ بھی جاننا چاہا تھا کہ یہ

اوستھا کیونکر پراپت ہوتی یا دوسرے لفظوں میں گنوں کو پار کرنے کا سادھن کیا ہے۔ اس کا جواب بھگوان اس شلوک میں دے رہے ہیں۔ جواب بالکل مختصر اور صاف ہے۔ انھوں نے کہا۔ اے ارجن۔ ان تینوں گنوں کو پار کرنے کا سب سے سرل نسخہ پرم پتا پرماتما کی اننیہ (بلا شرکت غیرے) بھگتی ہے۔ جو لوگ کیول ایک پرماتما کا بھروسہ رکھتے ہیں۔ اسی کی یاد دل میں ہردم تازہ رہتی ہے۔ اسی کے درشن اور اسی کی سیوا میں رت رہتے ہیں۔ اپنے ہردیہ گپھا میں اسی یار غار سے ہم کلام ہوتے ہیں۔ وہی ان گنوں کو لانگھ کر برہم سروپ کی پراپتی کے ادھکاری ہوتے ہیں۔ گویا وہ ساروپ مکتی کو لابھ کر لیتے ہیں۔ ؎

جو خادم میرا ہی پرستار ہے ۔۔۔ جو میری ہی بھگتی میں سرشار ہے
ہو تینوں گنوں سے نہ کیوں پار وہ ۔۔۔ ہے وصلِ خدا کا سزاوار وہ

---

دوہا۔ ارجن وہی برہم ہوں مکت جو میرو روپ
ہوں اناشی دھرم ہوں آنند پرم انوپ (14 ـ 27)

---

بھاوارتھ۔ ہے ارجن۔ اس اوناشی پار برہم کا امرت کا تھانت دھرم اکھنڈ ایک رس آنند کا میں ہی آشرہ ہوں۔

(شرح) بھگوان اب اپنے نج سروپ کا تھوڑا ورنن کر رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میرا اپنا آپ وہ ادویتہ چیتن ستا ہے۔ جس کے آشرے تمام شبد اور ارتھ یا تمام پد اور پدارتھ سدھ ہوتے ہیں۔ مَیں سے مراد وہی آتم ستا ہے۔ اگر مَیں غیر حاضر ہو۔ یا موجود نہ ہو تو ان تمام ویوہاروں کو۔ ویوہار کے شبد ارتھوں کو۔ پار برہم امرت دھرم اور آنند آدی کو کون جان سکتا ہے اور ان کے ہونے کی شہادت کیسے مل سکتی ہے۔ تمام شبدوں سے پہلے مَیں موجود ہوتی ہے اور شبد روپ سنسار ہے۔ شبد روپ بیوہار ہے۔ شبد روپ گیان

ہے۔ یہ تمام بعد میں ثابت ہوتے ہیں۔ ان کو ثابت کرنیوالی طاقت "میں" ہے اور کوئی نہیں۔
جب تک میں بچہ کے روپ میں پیدا نہیں ہوتی۔ ماتا ماتا نہیں اور پتا پتا نہیں کہلاتا۔ اسلئے
ماتا اور پتا روپی شبد ویوہار بچہ روپی "میں" کے وجود میں آنے کے بعد ہی اُتپن ہوتا ہے۔
یہی حال باقی شبدوں کا ہے۔ اسی آشے سے بھگوان نے ارجن کو کہا کہ برہم امرت دھرم
اور آنند روپی تمام شبدوں کا میں ہی آشرہ اور ادھشٹاں ہوں۔ کیونکہ آپ غور کریں۔
جب تک بندہ نہ ہو تو خدا کہاں سے ثابت ہوگا۔ بندہ ہی خدا کو قائم کرتا ہے۔ ورنہ ع
میں نہ بندہ نہ خدا تھا مجھے معلوم نہ تھا۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے

ماناکہ حق نے خلق کو پیدا کیا ولے — میں وہ خالق ہوں کہ کُن میری سے خدا پیدا ہوا

بڑے ڈھنگ سے بھگوان نے ارجن سے آتما کا اُپدیش کر دیا۔ پہلے تو تمام دُنیا کو گنوں کا کھیل
ثابت کیا۔ پھر کہا کہ جو گنوں کو پار کر جاتے ہیں۔ وہ میری ذات سے واصل ہو جاتے۔
پھر گنوں کو پار کرنے کا سادھن اپنی اننیہ بھگتی بتلایا اور اب آخر میں اپنی ذات پاک کا تذکرہ
نہایت مختصر طور سے کر دیا تاکہ ارجن جواب تک سوال پر سوال کرتا آیا ہے۔ وہ ابھی سے
اس کو بھانپ لے اور کرتیہ کرتیہ ہو جاوے۔ اس لئے انھوں نے یوں کہا

میری ذات ہی برہم کا ہے مقام — ثبات و بقا کا مجھی میں قیام
میں دینِ ازل کا بھی ہوں آسرہ — میری ذات عالی میں راحت سدا

---

گن ترے یوگ نامی چودھواں ادھیائے ختم ہوا۔

25 9/61